یا الٰہی نور کی ہر دم بہار
ہو مزار عبد جیلاں پر نثار

حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی
سروری سرمدی جیلانی قادری
اور
حضرت پیر عطا محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ
کے سوانح حیات طیبہ پر مشتمل کتاب

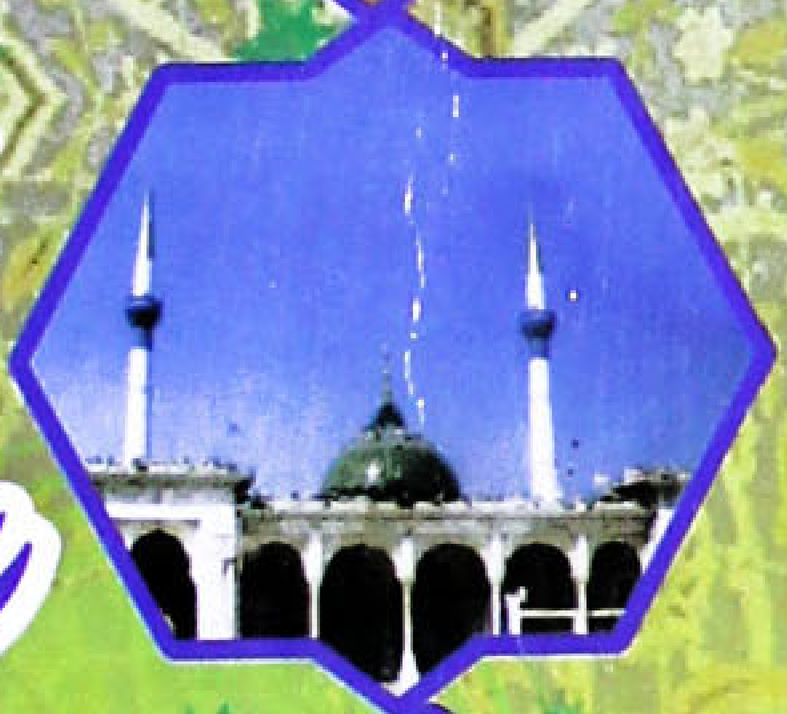

گلستان جیلاں

(جلد دوم)

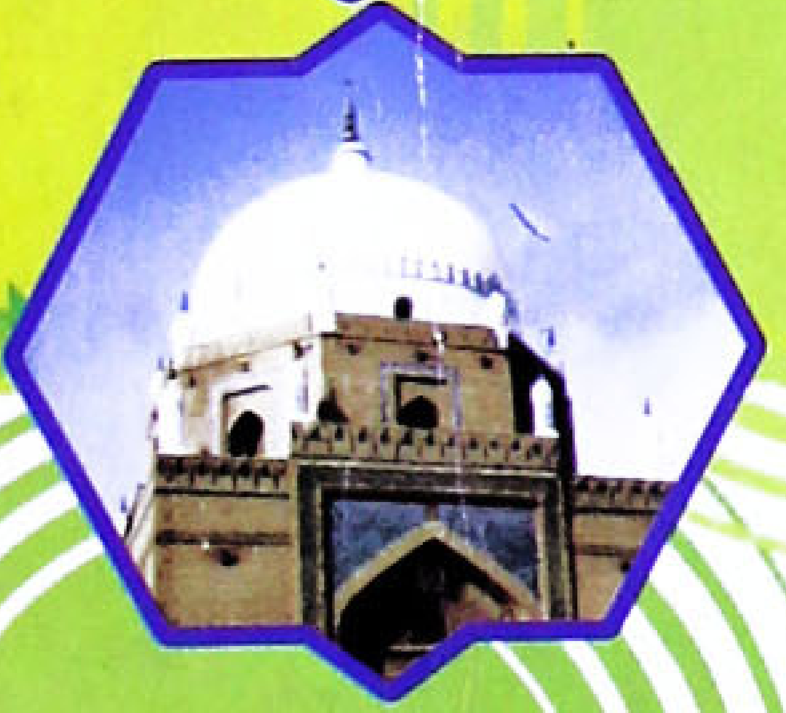

قبر مبارک: حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

دربار مبارک حضرت مولوی عطا محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف و مصنف
جاوید احمد بٹ
خلیفہ الجیلانی قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد دوم

گلستان جیلاں

سوانح حیات وقلائد الجواہر

مظہر غوث اعظم حضرت قبلہ مولوی عطا محمد صاحب

المشہور بابا جی جھنڈے والی سرکار۔ رائے ونڈ [illegible]

لاہور [illegible]

مؤلف و مصنف: جاوید احمد بٹ
خلیفہ الجیلانی قادری

Marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶	کریم النفسی	۳۴
۱۷	گھر کا سارا مال واسباب اللہ کی راہ میں دے دینا	۳۵
۱۸	خدمت شیخ	۳۶
۱۹	سرکار غوث پاک کی طرف سے بطور منتظم منتخب	۳۹
۲۰	سفر متھرا اور متھرا میں ستائیس دن کا فاقہ	۴۲
۲۱	دریا کے اندر دعاء سریانی کا چلہ کروانا	۴۵
۲۲	دعائے سریانی	۴۷
۲۳	بندر کے بچے کو کنویں سے نکالنا	۵۹
۲۴	بکرماجیت کا فزانہ	۶۱
۲۵	حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ مبارک پر حاضری	۶۲
۲۶	پیرومرشد کا ملک عرب بھیجنا	۶۳
۲۷	مسافر خانے کے ہندو برہمن کو آپ کے متعلق اطلاع دینا	۶۵
۲۸	بمبئی جانے کا حکم	۶۶
۲۹	پیرومرشد کا خواب میں نام اور حلیہ کوئلہ کے ٹھیکیدار کو بتانا	۶۷
۳۰	پیرومرشد کا خواب میں قاتل کا بتانا	۶۸
۳۱	اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار پر حضرت علی شیر خدا کا بشکل شیر آنا	۶۹
۳۲	خوبصورت ہندو لڑکی کا پتھر میں تبدیل ہونا	۷۱
۳۳	بمبئی میں بابا پرتومن صاحب کے مزار مبارک پر حاضری	۷۲
۳۴	پیر بھائی سیٹھ مہر بخش سے ملاقات کا واقعہ	۷۳

Marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۵	دودھ تو اچھا کڑھا ہے	۷۴
۳۶	سی آئی ڈی انسپکٹر کا تفتیش کرنا	۷۴
۳۷	بمبئی میں سے بازسیٹھوں کا تنگ کرنا	۷۶
۳۸	قبلہ پیرومرشد سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کا ضعیف العمر شخص کے روپ میں آنا۔ کھانا کھلانا اور غائب ہو جانا	۷۶
۳۹	جنات کی مسجد میں بطور امام نماز پڑھانا اور قیام اور جس پھل کی طرف نگاہ کرتے پھل خود بخود پاس آجاتا	۷۸
۴۰	حضور پُرنور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت	۸۰
۴۱	آپ کے پیرومرشد سلطان پیر شاہ غلام جیلانی کا چالیس ابدالوں کی امامت کرنا	۸۲
۴۲	نواب بہاولپور کا مدینہ منورہ ساتھ لے جانا	۸۲
۴۳	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے عالم بیداری میں ملاقات	۸۳
۴۴	سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چستی اجمیری قدس سرہ کے مزار مبارک پر حاضری اور آزمائش	۸۵
۴۵	تشریح	۸۸
۴۶	سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ کا خصوصی آپ کو مزار مبارک پر بلوانا	۸۸
۴۷	سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ سے عالم بیداری میں ملاقات	۹۱

Marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۸	حوالدار کا تنگ کرنا اور معتقد ہونا	۹۵
۴۹	ہندو عورت کا مسلمان ہوکر مرنے کی التجاء	۹۶
۵۰	سونا بنانے کا تجربہ	۹۷
۵۱	سکھ ذیلدار نی بیوہ کا مسجد کے لئے زمین دینا	۹۸
۵۲	اولیاء اللہ کے زندہ ہونے کا ثبوت	۹۹
۵۳	وزیر اعلیٰ سر سکندر حیات ٹوانہ کا آپ کے پاس آنا	۱۰۰
۵۴	شیخ نیاز علی کا نعمت حضوری کا واپس لینا	۱۰۳
۵۵	بزرگ مجذوب کی گفتگو	۱۰۵
۵۶	مؤکل عطا فرمائیں	۱۰۷
۵۷	حضوری غوث پاک کا منقطع ہونا	۱۰۹
۵۸	انسان بحیثیت کنکر	۱۱۰
۵۹	ماریں پیٹیں اور میرے چپ نکالیں	۱۱۲
۶۰	امام مسجد کے لئے نشان قبر	۱۱۴
۶۱	بھتیجا اللہ دین کا چارپائی سے جڑے رہنا	۱۱۵
۶۲	اژدھے کا رقص وجد	۱۱۶
۶۳	سکھوں کا ارادہ قتل	۱۱۷
۶۴	دل کا قرآن پاک پڑھنا	۱۱۹
۶۵	دل کا درود شریف پڑھنا	۱۲۱
۶۶	کوئٹہ جانا	۱۲۳

Marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۷	کوچوان اور تانگہ	۱۲۵
۶۸	تشریح کوچوان اور تانگہ	۱۲۷
۶۹	رجال الغیب کی اقسام	۱۲۸
۷۰	امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کرنے والا ابدال کے مقام پر فائز ہوتا ہے	۱۳۱
۷۱	اصلاح معاشرہ	۱۳۱
۷۲	اخلاق حُسنہ	۱۳۴
۷۳	مقام مرشد وعطاء مرشد	۱۳۸
۷۴	شہنشاہ ولیاں مخدوم سیخاں سید علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش صاحب سے عالم بیداری میں ملاقات	۱۵۱
۷۵	خلیفہ تاج الدین صاحب کی بیعت کا واقعہ	۱۵۵
۷۶	خلیفہ تاج الدین صاحب کی دومرتبہ روحانی تجدید بیعت	۱۵۸
۷۷	شاعرانہ کلام	۱۶۶
۷۸	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۱۶۶
۷۹	غزل	۱۶۸
۸۰	مناجات	۱۶۹
۸۱	فریاد غلام	۱۷۰
۸۲	غزل	۱۷۲
۸۳	خلفاء صاحبان	۱۷۳

Marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۴	خلفاء صاحبان صاحبِ خرقہ	۱۷۳
۸۵	مریدین	۱۷۴
۸۶	مقامات فیض سلسلہ قادریہ	۱۷۸
۸۷	شجرہ شریف دربار عالیہ قادریہ خلیفہ جناب عبدالغنی صاحب گجرات	۱۸۱
۸۸	شجرہ شریف دربار عالیہ قادریہ قبلہ و کعبہ خلیفہ مولوی عطا محمد صاحب۔ رائے ونڈ	۱۸۷
۸۹	شجرہ شریف دربار عالیہ قادریہ خلیفہ شیخ بدرالدین صاحب۔ وہاڑی	۱۹۳
۹۰	شجرہ شریف دربار عالیہ قادریہ پیرومرشد شیخ محمد ذوالفقار خان آفریدی۔ بمقام جنت المعلیٰ مکہ المکرمہ	۲۰۰
۹۱	رحلت	۲۰۶
۹۲	ہدیہ سلام	۲۰۷

Marfat.com
Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد وثنا

ہر قسم کی حمد وستائش اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی تعریف سے ہر تحریر کا آغاز ہوتا ہے، اس کے ذکر سے گفتگو شروع ہوتی ہے اسی کی حمد کے ساتھ قیامت کے دن اہلِ جنت کو نعمتیں حاصل ہوں گی اسی کے اسم گرامی کے توسل سے ہر بیماری سے شفاء حاصل ہوتی ہے اسی کے سبب ہر اندوہ وغم زائل ہوتا ہے، سختی ونرمی اور خوشی وتکلیف میں آہ وزاری اور دعا کے ساتھ اسی کی طرف ہاتھ اٹھتے ہیں۔ وہی مختلف زبانوں میں گونا گوں خطابات کے ساتھ تمام آوازوں کو سنتا ہے۔ وہی حیران وپریشان انسان کی دعا قبول کرنے والا ہے۔ وہی لائق حمد ہے کہ اس نے احسان کیا اور مقصود تک پہنچایا۔ اس کا شکر ہے کہ اس نے انعامات وعطیات سے نوازا اور دلیل وہدایت کو واضح کیا۔

رحمت کاملہ نازل ہو اللہ تعالیٰ کے محبوب اور رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے ذریعے اس نے گمراہی سے بچا کر ہدایت فرمائی۔ آپ کے آل واصحاب آپ کے پیغمبر بھائیوں اور مقرب فرشتوں پر اور خوب خوب سلام ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب قبلہ وکعبہ سرکار رائے ونڈ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کی سوانح طیبہ میں نعت شامل کرنے کا دل میں خیال پیدا ہوا تو اس ناچیز کو مولانا جامی نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ کی وہ نعت یاد آ گئی جو انہوں نے سرکار دو جہاں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اور عشق نبوی کے جذبہ کے ساتھ لکھی اور جس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کا ایمان افروز واقعہ پیش آیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔ دعا گو ہوں کہ رب العزت جل شانہٗ مجھے اور تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق نبوی کے جذبہ کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا جامی نور اللہ مرقدہٗ واعلی اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینۂ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو، امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، ان

Marfat.com
Marfat.com

پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم

آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین رحم فرمایئے۔

نہ آخر رحمۃ للعالمینی زمحروماں چرا غافل نشینی

آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

زخاک اے لالۂ سیراب برخیز چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خواب نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمایئے۔

بروں آور سر از بُردِ یمانی کہ روئے تست صبح زندگانی

اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

شب اندوہ مارا روز گرداں
زر دیت روز ما فیروز گرداں

ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمال جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بسر بر بند کافوری عمامہ

جسم اطہر پر حسبِ عادت عنبر بز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

فرود آویز از سر گیسواں را
فگن سایہ بپا سروِ رواں را

اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تا کہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے)

ادیم طائفی نعلین پا کُن
شراک از رشتۂ جانہائے ماکن

حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنیئے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتۂ جاں سے بنایئے۔

جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند
چو فرش اقبالِ پابوسِ تو خواہند

تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

زحجرہ پائے در صحن حرم نہ
بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ

حجرۂ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھئے راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔

Marfat.com
Marfat.com

بدہ دستی زپا افتادگاں را بکن دلداریئے دل دادگاں را

عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

اگرچہ غرق دریائے گناھم فتادہ خشک لب برخاک راھم

اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں ازسرتاپا غرق ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ وخشک لب پڑے ہیں۔

تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے کنی برحال لب خشکاں نگاہے

آپ ابر رحمت ہیں شایان شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم بار ڈالی جائے۔

خوشاکز گردرہ سویت رسیدیم بدیدہ گرد از کویت کشیدیم

ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم چراغت راز جاں پروانہ کردیم

مسجد نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے۔ سجدۂ شکر بجا لاتے روضۂ اقدس کو شمع روشن کا اپنی جان حزیں کو پروانہ بناتے۔

بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ

آپ کے روضہ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

Marfat.com
Marfat.com

زویم از اشک ابر چشم بے خواب　　　حریم آستاں روضہ ات آب

حریم قدس اور روضۂ پُرنور کے آستانۂ محرم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

گہے رفتیم زاں ساحت غبارے　　　گہے چیدیم زوخاشاک وخارے

کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

ازاں نورِ سواد دیدہ دادیم　　　وزیں برریش دل مرہم نہادیم

گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردمکِ چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس وخاشاک زخموں کے لیے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحتِ دل کے لئے مرہم بناتے۔

بسوئے منبرت رہ برگرفتیم　　　ز چہرہ پایہ اش در زر گرفتیم

آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مَل مَل کر زرین وطلائی بناتے۔

زمحرابت بسجدہ کام جُستیم　　　قدم گاہت بخون دیدہ شُستیم

آپ کے مصلّائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلے میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

بپائے ہر ستون قدر است کردیم　　　مقام راستاں درخواست کردیم

آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست ودعا کرتے۔

Marfat.com
Marfat.com

زداغ آرزویت بادلِ خوش زدیم از دل بہر قندیل آتش

آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

کنوں گرتن نہ خاک آں حریم ست بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم ست

اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

بخود در ماندہ ام از نفس خود رائے ببیں در ماندۂ چندیں بہ بخشائے

میں اپنے خود بین و خود رائے نفسِ امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بیکس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

اگر نہ بود چو لطفت دست یارے زدست ما نیاید ہیچ کارے

اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہوجائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

قضامی افگند از راہ مارا خدارا از خدا در خواہ مارا

ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم و راہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے دہد آنگہ بکار دیں ثباتے

(یہ دعا فرمایئے) کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

Marfat.com
Marfat.com

چو ہول روز رُستاخیز خیزد   بآتش آبروئے ما نہ ریزد

جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن ورحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

کند با ایں ہمہ گمراہیٔ ما   ترا اذنِ شفاعت خواہی ما

اور ہماری غلط روی اور صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

چو چوگاں سرفگندہ آوری روے   بمیدانِ شفاعت اُمتی گوے

ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

بحسن اہتمامت کار جامیؔ   طفیل دیگراں یابد تمامی

آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامیؔ کا بھی کام بن جائے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

سلسلہ نسب

سلسلہ طریقت

دربار مبارک: قطب الاقطاب شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں سید علی ہجویری الحسینی سرکار داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ بمقام بیرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور

Marfat.com
Marfat.com

اظہار تشکر

سب سے پہلے پروردگار عالم جل شانہ کا شکر گزار ہوں جس کی توفیق سے اپنے بزرگوں کی سوانح عمری اور سفرانابت کے نصیحت آموز واقعات لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور مشکور و ممنون ہوں قبلہ و کعبہ سرکار حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ اور سرکار رائے ونڈ قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب سروری قادری جیلانی قدس سرہ اور پیر و مرشد محمد ذوالفقار خان آفریدی صاحب سروری قادری جیلانی قدس سرہ کہ جن کی راہنمائی اور مددگیری سے میرے لیے سفرانابت کے نصیحت آموز واقعات کو لکھنا آسان ہوا۔ اور خصوص بالخصوص سرکار فیض عالم و شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں قطب الاقطاب جناب سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر اس کتاب گلستان جیلاں پر نظر ثانی فرمائی اور واقعات کو صحیح انداز اور رخ پر ڈال دیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز نے راقم الحروف کی آسان رسائی کے لیے محترم منیر احمد سیال صاحب الیکٹرک انجینئر اور سرکار داتا گنج بخش صاحب کے خادم اور مرید ہیں، کو ذمہ داری سونپی۔ اس پر سرکار رائے ونڈ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ نے کمال مہربانی فرما کر محترم منیر احمد سیال صاحب کو اپنے پاس حاضری کا موقع دیا اور کتاب پر نظر ثانی کا حکم دیا۔ جس پر سرکار داتا گنج بخش صاحب رحمہ اللہ کے حضور اور حضوری میں بیٹھ کر یہ کام مکمل کیا گیا۔

ظہر کے وقت جب راقم الحروف اور محمد منیر صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو سرکار داتا گنج بخش رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com
Marfat.com

اس کتاب پر نظر ثانی تم نہیں کر رہے ہم کر رہے ہیں چونکہ اوّل ایڈیشن میں کتابت اور تاریخ کے حوالہ جات سے کچھ کمی رہی گئی تھی۔ اب الحمدللہ دوسرے ایڈیشن کے موقع پر سرکار داتا گنج بخش صاحب قدس سرہ نے دوبارہ محترم منیر احمد سیال صاحب کو حوالہ جات کو مکمل کروانے کی ذمہ داری سونپی جو کہ الحمدللہ سرکار رائے ونڈ قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے حضور اور حضوری میں بیٹھ کر تاریخی حوالہ جات اور کتابت کی غلطیوں کو درست کیا گیا اور سرکار رائے ونڈ قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کے حکم پر دوبارہ ایڈیشن چھپنے کے لئے دیا گیا۔

بعدہ ناچیز ان تمام دینی بھائیوں اور بہنوں کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے دامے درمے سخنے اس کام میں میری مدد کی۔ خاص طور پر محترم جناب زین العابدین صاحب سجادہ نشین جنہوں نے کتاب کے لکھنے کی ذمہ داری سونپی اور محترم خلیفہ میاں تاج الدین صاحب اور خلیفہ محترم محمد علی صاحب رحمہ اللہ کہ جنہوں نے جدہ سعودی عرب تشریف لا کر واقعات کو ریکارڈ کروایا۔ اور سوانح حیات کو تحریر کرنے اور کتابی شکل دینے کی ذمہ داری کا کام راقم الحروف کو سونپا۔

یا الہ العالمین و یا اکرام اکرامین و یا ارحم الراحمین ان سب پر اپنے فضل و کرم کی بارش فرما اور انہیں ہر بلائے ناگہانی آفت مصیبت پریشانی محتاجی بیماری رجعت دین ذکر و فکر اور نماز کی غفلت سے محفوظ فرما اور انہیں اس معاونت کا اجر عظیم عطا فرما۔

آمین

دعا گو اور دعا جو

خادم الفقراء جاوید احمد بٹ

خلیفہ الجیلانی قادری

Marfat.com
Marfat.com

سبب تالیف

راقم الحروف کو ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ بمطابق ۲۷ اپریل ۱۹۷۲ء میں سلسلہ قادریہ میں قبلہ و کعبہ پیرومرشد محمد ذوالفقار خان آفریدی ملتان جو کہ خلیفہ حضرت مولوی عطا محمد قادری خلیفہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی خلیفہ سید مصطفیٰ کلیدار بغداد شریف کے دست شفقت پر بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیعت ہونے کے بعد سلسلے کے بزرگوں کے حالات سنے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ باتیں اللہ والوں کی جو ہیں کیوں نہ اس کو لکھ کر کتاب میں محفوظ کیا جائے۔ بڑے شوق اور جذبہ محبت سے سرکار علیگڑھ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب و سرکار رائے ونڈ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب اور اپنے پیرومرشد قبلہ و کعبہ شیخ محمد ذوالفقار خاں صاحب آفریدی و دیگر سلسلے کے بزرگوں کے واقعات سنتا اور لکھنے کی کوشش کرتا لیکن قلم سے لکھ نہ پاتا۔ بات ادھوری رہ جاتی۔ لیکن شوق اور جذبہ لکھنے کا بدستور قائم رہتا۔ اگست ۱۹۷۹ء میں ناچیز کو ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب کے شہر الخبر میں جانا پڑا۔ دوران ملازمت ۱۹۸۹ء میں میری ملازمت کا سلسلہ الخبر سے جدہ شہر ہو گیا اور مجھے جدہ آئل ریفائنیری میں ملازمت مل گئی۔

۱۹۹۲ء میں قبلہ و کعبہ پیرومرشد محمد ذوالفقار خاں صاحب آفریدی ملتان سے بغرض عمرہ و حج کرنے سعودی عرب تشریف لاتے ہیں اور ناچیز کے پاس جدہ میں قیام پذیر ہوئے۔ جدہ میں ہونے کے باعث کئی مرتبہ قبلہ و کعبہ خاں صاحب کے ساتھ بیت اللہ شریف جانے کا اتفاق ہوا۔ عمرے ادا کئے۔ اس کے بعد جب مدینۃ المنورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے گئے۔ تو وہاں پر دو باتوں کا خصوصی ذکر کروں گا۔ ایک تو یہ کہ تقریباً ایک ہفتہ مدینہ طیبہ میں قیام کیا اور ماہ رمضان کا مبارک مہینہ تھا۔ افطار سے پہلے کالے سیاہ بادل آتے اور گرمی ہونے کے باعث

Marfat.com
Marfat.com

بہت ہی خوشگوار ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی اور بادل اس قدر کالے ہوتے کہ نماز عصر کے بعد مسجد نبوی میں ایسا محسوس ہوتا جیسے رات ہوگئی ہے۔ بادل پورا ہفتہ روزانہ معمول کے مطابق آتے۔ جیسے کسی نے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ بادلوں کے آنے اور جانے کا۔ مغرب سے پندرہ بیس منٹ پہلے بڑی زوردار موسلا دار بارش ہوتی۔ ایسا لگتا کہ جیسے مسجد نبوی کا صحن پانی سے بھر جائے گا۔ اور جو بادلوں کی خصوصی بات دیکھی وہ یہ تھی کہ برسنے سے پہلے بادلوں سے بڑی ہی پیاری آواز آتی اور دل کو یوں محسوس ہوتا جیسے بادل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پیش کر رہے ہوں اور برسنے کی اجازت طلب کر رہے ہوں۔ آپ لوگوں نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بادل اتنے زور سے کڑکتے ہیں کہ آدمی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ڈر جاتے ہیں۔ لیکن بادل وہاں مؤدب اور اونچی آواز نہیں نکالتے۔ دوسری بات قبلہ وکعبہ سرکار معظم خان صاحب کے متعلق ہے وہ یہ کہ جب جالی مبارک کے سامنے گئے صلوۃ وسلام پیش کرنے کے بعد آپ نے عرض کی حضور آپ نے اپنے در پر بلوایا ہے۔ آپ کے پاس آ گیا ہوں۔ تو میری التجا ہے کہ اپنے قدموں میں ہی جگہ دے دیجئے۔ واپس لوٹ کر پاکستان جانا نہیں چاہتا۔ جدہ واپس آنے پر ناچیز کو فرماتے ہیں کہ بٹ صاحب میں جا رہا ہوں۔ میرے جانے کا وقت آ گیا ہے۔ جو التجا کی تھی۔ وہ منظور ہوگئی ہے۔ مجھے بہت ساری دعائیں دیں۔ اور فرمایا تمہیں اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں اور فرمایا کہ اپنی والدہ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ کو ہر سال عمرہ کرواتے رہنا۔ اس کے دوسرے دن جب میں جدہ ریفائیزی سے واپس گھر آیا تو مسلسل تعویذ مجھ سے لکھواتے رہے اور رات کے تقریباً ۱۲ بجے کا وقت ہوگا امی جان نے قبلہ خان صاحب سے کہا کہ رات کافی ہوگئی ہے جاوید نے صبح ڈیوٹی پر بھی جانا ہے۔ سارے دن کا تھکا ہوا ہے۔ اس کو اجازت دیں کہ جا کہ سو جائے۔ اجازت ملنے پر میں اپنے کمرے میں جا کر سو گیا۔ رات کے تقریباً ڈیڑھ بجے اپنی

Marfat.com
Marfat.com

اہلیہ سے فرماتے ہیں کہ میں جا رہا ہوں میں نے تم کو معاف کیا۔ اور تم بھی مجھ کو معاف کر دو۔ اور تازہ وضو کے لیے غسل خانہ میں جاتے ہیں۔ امی جان نے بتایا کہ وضو غالبا پورا نہیں کر پاتے کیوں کہ موت کی کیفیات شروع ہو چکی تھیں۔ واپس کمرے میں آ کر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ موت سے پہلے جو آخری پسینہ آتا ہے۔ وہ مجھے آ گیا ہے۔ اس لیے جاوید کو اٹھاؤ کہ میرے پاس آئے۔ امی جان مجھے یہ کہہ کر اٹھاتی ہیں۔ کہ قبلہ خان صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اس لیے جلدی جلدی خان صاحب کے پاس آؤ۔ میں جلدی سے اٹھ کر سرکار قبلہ خان صاحب کے پاس آتا ہوں آپ کے بدن مبارک کو ہاتھ لگاتا ہوں تو ایسا لگا جیسے پانی کی بھری ہوئی بالٹی کسی نے ان کے اوپر ڈال دی ہے۔ میں حیرانی سے امی جان سے عرض کرتا ہوں کہ یہ کیسے ہوا۔ اتنا پانی بدن مبارک پر کیسے ہے۔ امی جان فرماتی ہیں کہ یہ ان کو آخری موت سے پہلے کا پسینہ ہے۔ اس کے بعد قبلہ وکعبہ خان صاحب مجھے فرماتے ہیں کہ سیون اپ کی بوتل میرے لیے لاؤ۔ میری عادت تھی کہ بوتلوں کے ڈالے ایک سیون اپ کا ایک مرنڈا کا ایک پیپسی کا بھروا کے رکھتا تھا اسی رات دیکھتا ہوں کہ ایک بھی بوتل نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں سرکار گھر میں کوئی بوتل نہیں ہے۔ باہر سے جا کر لاتا ہوں۔ اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ رات کے دو بجے ہیں پتہ نہیں بوتل ملتی ہے یا نہیں۔ بہر حال گھر سے باہر مجھے ایک دکان کھلی ہوئی مل جاتی ہے۔ جلدی سے بوتل لے کر سرکار معظم خان صاحب کے پاس آتا ہوں۔ اور چمچے کے ساتھ بوتل ان کو پلانے کی کوشش کرتا ہوں بوتل کا مشروب آپ کے گلے میں ڈالتا ہوں تو گلے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے آپ کچھ کلمات پڑھ رہے ہوں۔ امی جان فرماتی ہیں کہ مزید مشروب نہ پلاؤ کہ یہ وقت مشروب پینے کا نہیں ہے۔ جاوید! خان صاحب جا رہے ہیں۔ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ آپ کی آواز جو آ رہی تھی بند ہو جاتی ہے اور آپ کی روح جسم اطہر

Marfat.com
Marfat.com

سے رب العزت کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔قبلہ سرکار خان صاحب کی خواہش جو کہ آپ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کی تھی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مکۃ المکرّمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفنانے کے لیے امی جان سے مشورہ کرتا ہوں جس پر وہ راضی ہو جاتی ہیں۔

اور جنت المعلیٰ مکہ المکرّمہ میں سپرد خدا کر دیا جاتا ہے۔آپ کی فاتحہ خوانی کے لیے اور میری دلجوئی کے لیے جدہ میں سب سے پہلے پاکستان (وہاڑی) سے قبلہ و کعبہ شیخ بدر الدین صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشین محترم خلیفہ میاں تاج الدین صاحب اور ان کے ہمراہ خلیفہ محمد علی صاحب تشریف لاتے ہیں۔لاہور سے محترم فضل کریم صاحب بھی جدہ میں افسوس کے لیے آتے ہیں فضل کریم صاحب تو افسوس کرنے کے بعد چلے جاتے ہیں لیکن محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور خلیفہ محترم محمد علی صاحب میرے پاس جدہ میں رہتے ہیں۔ان سے گذارش کرتا ہوں کہ میں اکیلا سعودی عرب میں ہوں اور سلسلہ کے سب حضرات پاکستان میں ہیں۔میرے پیرومرشد قبلہ محمد ذوالفقار خان صاحب دنیا سے پردہ فرما گئے۔اور پاکستان میں بھی وہ حضرات جو سلسلہ میں ہیں آہستہ آہستہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔اور ابھی تک سلسلہ کے بزرگوں کے حالات و واقعات کسی نے تحریر نہیں کیے۔کہ آنے والے مریدین کو کیا بتائیں گے کہ قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے اور سرکار محترم خلیفہ عطا محمد صاحب قدس سرہ اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں نے اس سلسلہ کے لیے کتنی محنت کی۔کیسے انہوں نے دنیا میں مجاہدات و زہد و تقویٰ کے ساتھ زندگی گزاری۔سرکار علیگڑھ قبلہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب قدس سرہ اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے کہ روزے ہم نے رکھے ہیں عیدیں آپ کریں گے اور یہی بات قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اپنے مریدین سے فرماتے تھے۔آپ

8/15/14

Marfat.com
Marfat.com

اتفاق سے جدہ میں میرے پاس آئے ہیں۔ کیوں نہ سلسلہ کے بزرگوں کے حالات و واقعات کو آپ سنائیں تاکہ میں ریکارڈ کرلوں۔ جس پر محترم خلیفہ تاج الدین صاحب فرماتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ ابھی تک کتابی شکل نہیں دی گئی۔ اس سلسلے میں محترم خلیفہ رحمت علی صاحب نے قبلہ مولوی عطاء محمد قدس سرہ کے پردہ فرمانے سے پہلے واقعات اور حالات تحریر کیے تھے لیکن کتابی شکل نہیں دے سکے۔ اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اور فرمایا کہ جب خلیفہ رحمت علی صاحب کی لکھی ہوئی سوانح عمری میرے بیٹے اسحٰق صاحب (جو اس وقت خلافت سے نواز دیئے گئے ہیں) نے دیکھی تو عرض کیا کہ اس کو ضرور تحریر میں لانا چاہیے کیونکہ شجرہ شریف تو ہمارے پاس ہے لیکن آنے والے مریدین کو کیا بتائیں گے کہ ہمارے سلسلے کی بزرگ ہستیوں نے کیسے زندگی گذاری۔ قبلہ و کعبہ خان صاحب پردہ فرما گئے ہیں۔ اور اس طرح دوسرے خلفاء بھی ایک ایک کرکے مقام فنا سے کوچ کرتے جارہے ہیں۔ اس کو کتابی شکل دینے کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال محترم خلیفہ تاج الدین صاحب اور محترم خلیفہ محمد علی صاحب واقعات جو ان کے علم میں تھے ریکارڈ کروانے کے لیے رضامند ہو گئے۔ جس پر ریکارڈنگ شروع کردی۔ تقریباً سات راتیں بمعہ جمعرات اور جمعہ کے دن کے مسلسل ریکارڈنگ کی گئی اور تقریباً سات آڈیو کیسٹ پر ریکارڈنگ ہوئی۔ انہی کیسٹ سے سنا ہوا مواد اور خلیفہ برکت علی صاحب و خلیفہ رحمت علی صاحب کی تحریروں اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں سے سنے ہوئے واقعات کو الحمدللہ! تحریر میں لانے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ الحمدللہ گلستان جیلاں کا دوسرا ایڈیشن انشاءاللہ ماہ صفر ۱۴۳۰ھ بمطابق فروری ۲۰۰۹ء کو شائع کررہا ہوں۔

دعاؤں کا طالب و دعاگو

احقر العباد جاوید احمد بٹ

Marfat.com
Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی مولوی عطا محمد المشہور بابا جی جھنڈے والی سرکار اور والد محترم کا نام گرامی مولانا وہاب الدین تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد منہالہ خان خاناں تحصیل وضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ ''پاتھی'' قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جدامجد مغلیہ دور میں ہندوستان آ کر منہالہ کے مقام پر آباد ہوئے۔ آپ کے والد محترم تحصیلدار تھے۔ اور علاقہ کبیر والا میں لگے ہوئے تھے۔ وہیں والدہ اور والد محترم نے وفات پائی اور وہیں مدفن ہیں۔

ولادت مسعود:

آپ کی ولادت لاہور کے مشرق کی طرف جلو اسٹیشن سے کوئی چار میل کے فاصلے پر گاؤں منہالہ خان خاناں میں ہوئی۔ آپ کی پیدائش ماہ رجب ۱۳۰۸ھ بمطابق ۱۸۹۱ء میں ہوئی آپ کی والدہ محترمہ کا نام زینب بی بی تھا۔ آپ بچپن سے ہی عارفانہ گفتگو فرماتے تھے۔ ضرب المثل ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ آپ کی طبیعت اور رفتار بچپن سے کچھ عجیب قسم کی نرالی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کسی صاحب نظر کی نظر کا شکار ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے عاشقانہ گفتگو پائی جاتی تھی۔ آپ کے والد محترم آپ کی چھوٹی عمر میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ اپنی والدہ کا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے ایک دن اپنی والدہ ماجدہ سے فرمانے لگے کہ میں آپ کے گھر تو پیدا ہوا ہوں۔ لیکن میں آپ کے گھر نہیں رہوں گا۔

والدہ محترمہ نے بڑی محبت سے پوچھا! بیٹا تم میرے لال ہو اپنی ماں کے ساتھ نہیں رہو گے تو کس کے ساتھ رہو گے اور کہاں چلے جاؤ گے۔ فرمانے لگے میں

Marfat.com
Marfat.com

سیدوں کے گھر رہوں گا' اور جہاں میری خوشی ہوگی چلا جاؤں گا۔ دراصل بچپن سے ہی آپ سے درویشی صفت اور بزرگی کا اظہار رہو رہا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ والدہ محترمہ کا آخری دم تک ساتھ نہ چھوڑا۔ ہر طرح ان کو خوش رکھتے اور فرمانبرداری کرتے۔ آپ کے تین بھائی تھے۔ ایک کا نام غلام محمد اور دوسرے بھائی کا نام دین محمد اور تیسرے بھائی کا نام سلطان محمد تھا۔ جو مستری سلطان کے نام سے سلسلہ میں جانے جاتے تھے ٹھیکدار اور سب سے چھوٹے تھے۔

تعلیم و تربیت:

صاحب نظر ہر علم میں صاحب فراست ہوتا ہے آپ نے طبیہ کالج دہلی سے طب میں اعزازی ڈگری حاصل کی تھی۔

نکاح:

آپ کا نکاح ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۸ء اٹھارہ برس کی عمر میں مہتاب بی بی صاحبہ دختر امیر بخش صاحب سے ہوا۔ آپ کے سسرال راجہ جنگ ضلع قصور کے رہنے والے تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے اپنی پوری زندگی بڑے صبر و شکر کے ساتھ درویشانہ انداز میں بسر کی دوران ملازمت جب کہ آپ بطور فور مین لوکو کیرج ورکشاپ مغلپورہ میں تھے آپ کی معقول تنخواہ تھی۔ اس وقت بھی میانہ روی اختیار کی۔ کبھی زیور اور عام عورتوں کی طرح نئے نئے کپڑوں کی فرمائش نہ کرتیں۔ اور جب سرکار نے ملازمت چھوڑ کر درویشی اختیار کی تو زوجہ محترمہ سے فرمانے لگے کہ میں تو اپنے پیر صاحب کی خدمت میں جاؤں گا۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ میری خواہش ہے کہ اللہ کی طرف ہجرت کے اس سفر میں تم میرا ساتھ دو ورنہ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے آپ کی پاک دامن نیک سیرت زوجہ محترمہ کے آنسو نکل آئے۔ عرض

Marfat.com
Marfat.com

کرنے لگیں! مجھے خداوند کریم نے آپ کے سپرد کیا ہے۔اور میرا دانہ پانی آپ کے ساتھ لکھ دیا ہے۔تو میں نہیں چاہتی کہ میں آپ سے جدا ہوں۔خداوند کریم مجھے صبر عطا فرمائے۔میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔مجھے ہر طرح کی تکلیفیں منظور ہیں۔آپ اگر دھونی رچا کر بیٹھیں گے تو میں آپ کے ساتھ شامل ہوں گی۔میں آپ کی جدائی برداشت نہیں کرسکتی۔مجھے خدا کے لیے اپنے سے جدا ہونے کا خیال بھی نہ کریں۔قبلہ عطا محمد صاحب کے بھی آنسو نکل آئے۔اور فرمانے لگے۔کہ بسم اللہ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو الحمد للہ!۔خداوند کریم تمہیں صبر عطا فرمائے۔

آپ نے گھر کا سارا مال و اسباب حتیٰ کہ زوجہ محترمہ کا جو زیور تھا سب کا سب اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔جس گھر میں رہتے تھے اس میں آپ کے ساتھ آپ کا بھائی مستری سلطان بھی رہتا تھا۔گھر اپنے بھائی کو دے کر دونوں میاں بیوی اس راہ پر چل دیئے کہ جس راستے پر چل نکلنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہے۔قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے انتقال کے بعد محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ نے مریدین اور سلسلہ کا ہر طرح سے خیال رکھا۔اور اسی طرح خدمت کرتی رہیں جس طرح قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے ہوتے ہوئے کرتی تھیں۔قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے بھی ساری زندگی ان کو اپنے ساتھ رکھا۔اور آپ کی خدمت کا صلہ یہ دیا کہ آخرت میں بھی اپنے سے جدا نہیں کیا۔اپنے مزار مبارک کے ساتھ اپنی زوجہ محترمہ کو جگہ دی۔دونوں میاں بیوی کی قبریں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔

دوسرا نکاح:

آپ کے دوسرے نکاح کے راوی سجادہ نشین محترم بشیر احمد صاحب ہیں ان کے بقول جب ان کے چھوٹے بھائی غلام محمد صاحب کا انتقال ہو گیا تو آپ نے اپنی بھاوج کو معاشی اور معاشرتی تحفظ دینے کے لیے اس سے نکاح کر لیا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

اولاد:

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد تو تھی مگر بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو نرینہ اولاد عطا نہیں کی شاید اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی۔ بلکہ ایک مرتبہ اماں جی سرکار (مہتاب بی بی صاحبہ) نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند درجات عطا فرمائے ہیں جس چیز کو حاصل کرنے کی چاہت کی آپ کو مل گئی۔ کیا تھا اگر اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگ لی ہوتی۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ کیا میرے مرید ہی تو میری اولاد ہیں اس سے بڑھ کر اور زیادہ تمہاری اولاد نہ ہی خدمت کرتی اور نہ اتنا ادب جتنا کہ مریدین کرتے ہیں۔

ملازمت:

۱۳۲۸ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں ملازمت کے سلسلے میں منہالہ خان خاناں سے موضع گنج پورہ مغلپورہ لاہور آ گئے ریلوے کی لوکو کیرج ورکشاپ میں دس آنے یومیہ اجرت پر ملازم ہوئے۔ آپ نے اٹھارہ برس کی عمر میں ہی ملازمت شروع کر دی تھی۔ بطور فورمین اپنے کام میں پابند تھے۔ اسی طرح نماز روزہ میں بھی اللہ کی عبادت میں یکتا تھے۔ کارخانہ میں جو آدمی آپ کے ماتحت یا ساتھ کام کیا کرتے تھے ان کے ساتھ بڑا رسوخ تھا۔ اور جب بھی نائٹ شفت میں کام کرتے تو ورکشاپ کے اندر ہی لنگر خانہ بنا دیتے۔ رات کو کہیں مرغ پک رہے ہیں۔ حلوے اور روٹیاں پک رہی ہیں۔ کھا پی رہے ہیں۔ اور ساتھ کام بھی جاری ہے۔ شفیق بھی بڑے تھے۔ اگر کوئی ماتحت ڈیوٹی پر سو گیا ہے تو اس کو کچھ نہ کہتے۔ آپ کے ماتحت جو کام کر رہے ہوتے ان کے ساتھ برابر شریک رہتے مگر دل میں اللہ کا ذکر جاری رہتا۔ پنجابی زبان کی مثال ہے:

ہتھ کار ول تے دل یار ول

Marfat.com
Marfat.com

دل میں وہ شعلہ حقیقی تو بچپن سے ہی چمک رہا تھا۔لیکن ابھی آگ بھڑکی نہیں تھی جب ذرا شعلے بلند ہوئے تو لگے مرشد کامل کی تلاش کرنے۔کوئی کہتا کہ فلاں جگہ بڑے اچھے بزرگ ہیں بس وہیں پہنچ جاتے۔لیکن کوئی نگاہ میں نہ جچتا۔ واپس آجاتے۔اسی طرح کراچی بمبئی تک سفر کیا۔اور مختلف جگہوں پر جاتے۔لیکن کہیں دل سیر نہ ہوتا۔کسی جگہ دل کو تسلی نہ ہوتی۔ واپس لوٹ آتے۔ دن بدن اسی فکر میں سرگرداں رہتے۔کہ کوئی اللہ کا بندہ ملے تو ان سے بیعت کروں۔ دوران ملازمت ہی ایک مرتبہ آپ اپنی پھوپھی صاحب کے گھر تشریف لے جارہے تھے۔ جو ان کے گاؤں سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک جامن گاؤں میں رہتی تھیں۔راستے میں جاتے جاتے ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا۔جس پر کہ شجرہ شریف قادری خاندان کا لکھا ہوا تھا۔آپ نے اٹھا کر دیکھا تو اس میں بزرگوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔چوما بوسہ دیا اور بڑی عقیدت اور محبت سے پڑھنے لگے۔بڑے خوش ہوئے اور اپنی پنجگانہ نماز کے ساتھ اس کو بھی بلا ناغہ پڑھنا شروع کردیا۔آخر وہ وقت بھی آگیا کہ اس درد بھرے دل کی کوئی دوا کرتا۔اوران انتظار والی آنکھوں میں کوئی جمتا۔اللہ بڑا بے نیاز ہے۔کرم نوازی کردی۔

آپ کا بیعت ہونا:

۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۳ء میں ازلی پریت نے جب اپنا رنگ دکھایا تو بہت پریشان اور عشق حقیقی میں مستغرق رہنے لگے۔ایک دن لوکو کیرج ورکشاپ میں کھانے کے وقفے کے دوران آپ ورکشاپ سے باہر آئے تو ایک چھوٹا لڑکا آپ کے پاس آیا۔اور ایک کارڈ آپ کو دے کر چلا گیا۔کارڈ کے اوپر آپ کا نام مبارک لکھا ہوا تھا۔لیکن کارڈ بھیجنے والے کا نام درج نہ تھا۔کارڈ پر فقط یہی لکھا ہوا تھا کہ ''جس کی آپ کو تلاش تھی۔وہ جناب داتا گنج بخش صاحب رحمہ اللہ کے دربار پر تشریف لائے ہوئے

Marfat.com
Marfat.com

ہیں۔ وہاں جا کر ان سے ملاقات کرو'' آپ نے کارڈ پڑھ کر چوما۔ اور کوئی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ فرمانے لگے سبحان اللہ پیاسے کو پانی خود یاد کر رہا ہے۔ غلام کو آقا بلا رہے ہیں۔ اسی وقت کارخانہ سے چھٹی لی اور سیدھے دربار داتا گنج بخش پہنچے۔ یہاں آ کر تلاش کرنے لگے۔ چونکہ پیر صاحب کو دیکھا ہوا نہیں تھا پورے دربار میں سب طرف نظر دوڑائی۔ وہ صورت جس کی تلاش تھی۔ جب نظر نہ آئی۔ تو بڑے ناچار واپس لوٹے۔ بھاٹی دروازہ کے چوک تک آئے۔ تو دل میں خیال آیا کہ ایک مرتبہ پھر اچھی طرح سے دیکھتا ہوں۔ پھر دوبارہ دربار میں آئے۔ دوسری مرتبہ بھی اچھی طرح سے تلاش کرنے میں کوئی صورت دل کو نہ لگی مایوس ہو کر داتا صاحب کے مزار مبارک پر آئے اور سلام کرنے کے بعد دربار سے نکل کر بھاٹی چوک تک آئے تو دل میں پھر خیال پیدا ہوا کہ دربار کے اندر تو تلاش کر لیا ہے کیوں نہ دربار کے ملحقہ مسجد میں بھی دیکھوں۔ شاید وہیں تشریف فرما ہوں۔ واپس دربار پر آئے۔ سلام عرض کرنے کے بعد جب ساتھ والی مسجد جس کا نام جامع مسجد ثریا شمس ہجویری ہے اندر گئے تو دیکھا کہ اللہ کی ایک بزرگ ہستی بیٹھی ہوئی ہے اور ان کے ارد گرد چند درویش بھی بیٹھے ہوئے ہیں جا کر السلام علیکم کہا بزرگ ہستی (پیر صاحب) نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور سلام کا جواب دیتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا آیئے بیٹا آ گئے ہو بیٹھ جاؤ۔ بس نگاہ تھی یا تیر تھا جو دل کے پار ہو گیا۔ دل میں قرار آ گیا کہ جس بزرگ ہستی اور مرشد کامل کی تلاش تھی وہ نظروں کے سامنے تشریف فرما تھے بڑے ادب کے ساتھ شام تک بیٹھے رہے کوئی بات چیت نہ کی رات کو واپس گھر تشریف لے آئے مگر رات کو نیند کہاں صبح اٹھتے ہی ورکشاپ جانے کی بجائے سیدھے داتا گنج بخش صاحب کی ساتھ والی مسجد میں پیر صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ سارا دن مرشد کامل کی صحبت میں بیٹھے گفتگو ہوتی رہی۔ نماز ظہر کے بعد آپ نے ارادہ بیعت ظاہر کیا۔ قبلہ پیر و مرشد نے فرمایا بیٹا ہم

Marfat.com
Marfat.com

نے تو بہت مدت سے تمہیں بیعت کیا ہوا ہے آپ حیران ہوئے اور محبت بھری گفتگو کے لہجہ میں عرض کرنے لگے مجھے تو نہیں پتہ آپ نے کب بیعت کیا ہے۔

پیر صاحب مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں وہ شجرہ شریف جو تم پڑھا کرتے ہو وہ تمہیں کس نے دیا ہے آپ پھر اسی محبت بھری گفتگو میں عرض کرتے ہیں کہ مجھے نہیں پتہ کونسا شجرہ شریف اور کیا پڑھتا ہوں۔ جب آپ نے بہت اصرار کیا تو پیر و مرشد سرکار غلام جیلانی صاحب فرمانے لگے اچھا اٹھو اور وضو کرو۔ اور وضو کرنے کے بعد دوگانہ نماز استغفار پڑھو۔ آپ نے وضو کیا اور دوگانہ پڑھا۔ اور ۱۹۱۳ء میں شہنشاہ جیلاں حضرت غوث الاعظم سے اویسی صاحب نسبت جناب حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی قادری جیلانی قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور بیعت کے بعد آپ کو وظائف پنجگانہ یعنی ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لیے وظیفہ دیا گیا۔ اور شجرہ شریف دیا گیا جب آپ نے شجرہ شریف دیکھا تو عرض کرنے لگے کہ یہ تو میرے پاس پہلے سے موجود ہے تو پیر و مرشد فرمانے لگے بیٹا اس لیے تو کہتا تھا کہ تمہیں بیعت کیا ہوا ہے۔ ہم شجرہ شریف اسی کو دیتے ہیں جو ہمارا مرید ہو۔

علی گڑھ بلانے کے لئے مسلسل بیدار رکھنا:

آپ کے پیر و مرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز علی گڑھ واپس تشریف لے گئے اور آپ اپنی ڈیوٹی پر آ گئے۔ بیعت ہونے کے چار پانچ دن کے بعد ان کے ساتھ ایک یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک دفعہ رات اپنے گھر سو رہے تھے کہ چارپائی کے پاؤں کی طرف ایک زور سے چیخ کی آواز نکلی جس سے آنکھ کھل گئی اللہ اللہ کیا استغفار پڑھا پھر سو گئے بس آنکھ کا بند ہونا ہی تھا کہ پھر زور کی ایک چیخ نکلی۔ پھر بیدار ہو گئے اور سوچنے لگے کہ کیا معاملہ پیش آیا ہے پھر اللہ اللہ کی اور استغفار پڑھا اور سو گئے بس نیند کا آنا ہی تھا کہ اب ان کے کانوں کے پاس سے ہی پھر زور سے چیخ

Marfat.com
Marfat.com

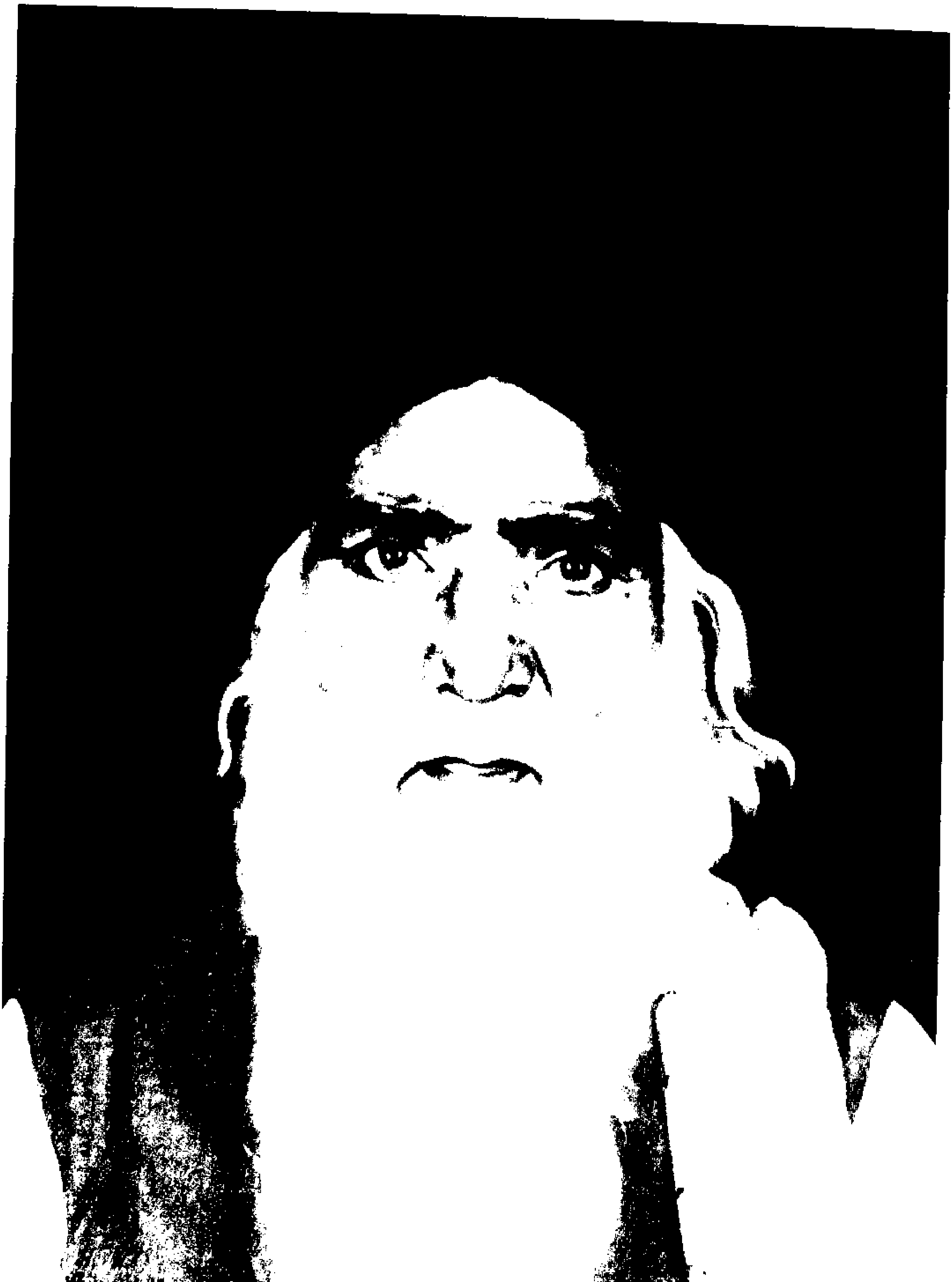

زبدۃ السالکین امام شریعت وطریقت رہبر حقیقت مطلع انوار عرفانی واقفِ اسرار رحمانی مرشد کامل
مولوی عطامحمد جیلانی قادری المشہور باباجی جھنڈے والے۔رائے ونڈ۔پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

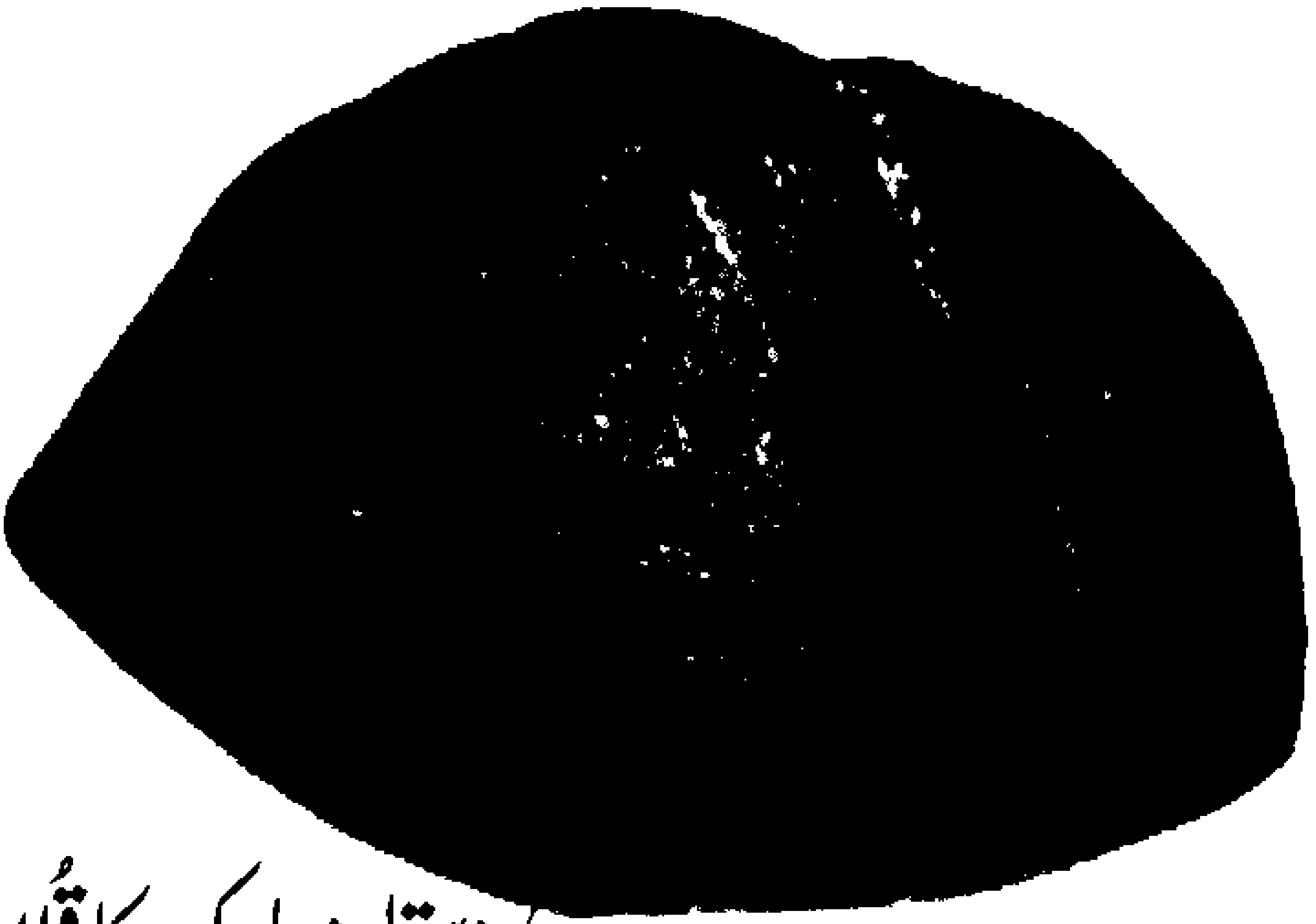

دستار مبارک کا قُلا شریف

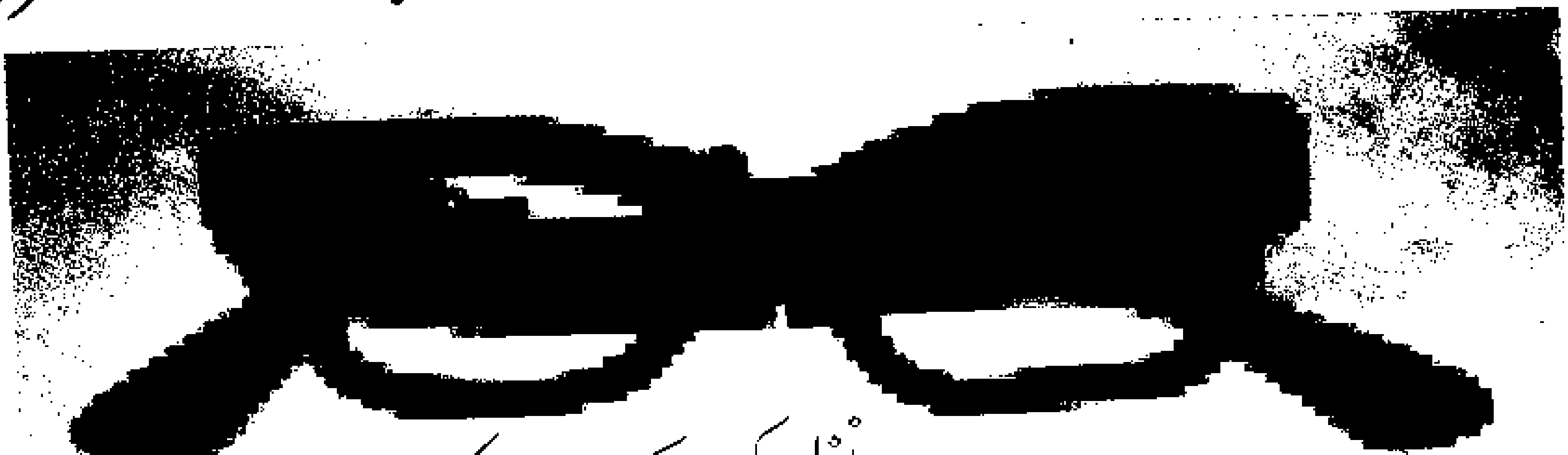

نظر کی عینک مبارک

لونگ اور سپاری والی تھیلی

تسبیح مبارک، قلم، گھڑیاں اور سٹریپ

مرشد کامل حضرت مولوی عطا محمد جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات

Marfat.com
Marfat.com

نکلی اٹھ بیٹھے تمام رات چارپائی پر بیٹھے رہے اور صبح کو کام پر چلے گئے رات کی بیداری کا خمار آنکھوں میں بھر رہا تھا کام پر بار بار نیند آتی تھی ایک دفعہ سو گئے بس سونا تھا کہ پھر چیخ کی آواز نکلی اور بیدار ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ جس وقت سوتے چیخ کی آواز نکلتی اور بیدار ہو جاتے۔ اسی حالت میں پندرہ دن گذر گئے ناچار تنگ ہو کر دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں چلیں اور جا کر عرض کریں کہ یہ کیا معاملہ درپیش آیا ہے آپ نے چار یوم کی رخصت لی اور گاڑی پر سوار ہو گئے علی گڑھ گاڑی سے اتر کر شہر کی طرف ہو لئے جگہ کا پتہ تو نہ تھا جس جگہ پر آپ کے سرکار پیرومرشد رہتے تھے اللہ کی قدرت اسی گلی کی طرف ہو لئے جہاں پر آپ کے قبلہ پیرومرشد تشریف رکھتے تھے۔ محفل خانہ کے سامنے آئے تو وہی آدمی بیٹھے ہوئے نظر آئے جو لاہور جناب داتا گنج بخش صاحب کے دربار قبلہ پیرومرشد کے ساتھ آئے ہوئے تھے پہچان کر اندر چلے گئے۔ اور السلام علیکم کہا بیٹھ گئے دل کو تسلی ہوئی تھوڑی دیر بعد پوچھا کہ حضرت صاحب کہاں ہیں انہوں نے سرکار کو بلایا اور آپ سے ملاقات کرائی ظہر کی نماز کے بعد سرکار آپ کو فرمانے لگے کہ اچھا بیٹا تم بیٹھک میں ایک طرف ہو کر سو جاؤ کیونکہ تم بہت دنوں سے بیدار ہو آپ ایک کمرے میں جا کر سو گئے ہفتہ کا دن تھا کہ جب آپ نماز ظہر پڑھ کر سوئے تھے آپ متواتر تین دن سوئے رہے سوموار کے دن شام کے وقت بیدار ہوئے۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ نماز عصر قضا ہو گئی ہے کیونکہ نماز ظہر پڑھ کر سوئے تھے اٹھ کر اپنے پیرومرشد کے پاس آئے اور آداب عرض کیا اور فرمانے لگے کہ نماز عصر قضا ہو گئی ہے سرکار سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے کہ ایک عصر قضا ہو گئی ہے ذرا یہ تو بتاؤ کہ آپ آئے کس دن تھے اور آج کیا روز ہے آپ نے فرمایا میں ہفتہ کے روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا سرکار فرمانے لگے کہ اچھا کسی سے پوچھو کہ آج کیا دن ہے آپ نے عرض کی سرکار

Marfat.com
Marfat.com

آپ ہی بتا دیں سرکار فرمانے لگے کہ آج تو سوموار کا دن ہے آج تم تیسرے دن بیدار ہوئے ہو۔ قبلہ پیرومرشد اس وقت علی گڑھ شریف میں برمکان لنگا ٹولہ ہوا جی وکیل کے مکان میں رہتے تھے۔ خیر آپ اپنی نیند کا سن کر حیران ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد یہ درخواست پیش کی کہ سرکار مجھے یہ تو بتایا جائے کہ مجھے اتنے دن بیدار کیوں رکھا گیا ہے آپ کے پیرومرشد فرمانے لگے کہ میں نے آپ سے پتہ نہیں پوچھا تھا اگر آپ کی طرف کارڈ ڈالنا ہوتا تو کس پتہ پر ارسال کرتے آپ سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے واہ سرکار! آپ کا پتہ پوچھنا بھی تو بہت اچھا۔ اگلے کو لاپتہ کر دینا چین ہی نہ آنے دینا۔ سرکار سن کر ہنس پڑے اور فرمایا کہ ہمارا پتہ پوچھنا ایسا ہی ہوتا ہے کچھ دن قیام کے بعد آپ باآ اجازت شیخ واپس گھر لاہور تشریف لے آئے۔ دنیا کی کثافت سے نکالنے کے لیے ایک کامل شیخ اپنے مرید پر ایک ماہر سرجن کی طرح ہر نشتر استعمال کرتا ہے کہ اسے پاک کیا جا سکے۔

کریم النفسی:

ملازمت کے دوران جب گھر سے ریلوے لوکو کیرج ورکشاپ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں کوئی فقیر برہنہ سردی کے موسم میں لیٹا ہوا ملتا۔ آپ اپنا کمبل اتار کر اسے اوڑھ دیتے۔ بہت رحمدل اور خدا ترس تھے۔ ایک مرتبہ اپنے گاؤں منہالہ کے مین بازار میں جا رہے تھے ایک گھر سے رونے کی آواز آئی وہاں تشریف لے گئے اور دیکھا کہ ایک عورت رو رہی ہے اور بڑی پریشان ہے آپ نے اس سے پوچھا مائی کیا بات ہے آپ کیوں اتنی رو رہی ہیں وہ مائی کہنے لگی بیٹا عید آ رہی ہے میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے اس کی بیوی اور تین بچے ہیں ہمارے پاس اتنا خرچہ نہیں ہے کہ ان بچوں کے لئے کچھ نئے کپڑے بنا لیں اور عید کریں۔ آپ فرمانے لگے۔ کہ اللہ مالک ہے روتی کیوں ہو۔ صبر سے کام لو۔ اللہ بڑا کارساز ہے۔ آپ گھر تشریف لائے گھر میں جو رقم

Marfat.com
Marfat.com

تھی لی اور اسی وقت ان بچوں کے نئے کپڑے بنوائے۔ اور باقی نقد رقم اور نئے کپڑے لے کر اس بیوہ عورت کے گھر تشریف لے گئے اور جا کر نقدی اور نئے کپڑے اس کو دیئے وہ بہت خوش ہوئی اور دعا دی اسی طرح انہیں دنوں آپ کے پاس ایک اُورکوٹ جو اس وقت کے مطابق ساٹھ ستر روپے کا تھا اللہ واسطے کسی کو دے دیا۔ جو چیز ہاتھ میں آئی خدا کی راہ میں دے دیتے۔ بلکہ ملازمت کے دوران اپنی تنخواہ میں سے اخراجات کے علاوہ باقی تمام رقم غرباء میں بانٹ دیتے۔

گھر کا سارا مال واسباب اللہ کی راہ میں دے دینا:

بیعت ہونے کے بعد سال میں ایک دفعہ یا جب بھی موقعہ پیش آتا جا کر پیرومرشد کی زیارت کر آتے چار سال کے بعد یہ حالت ہوگئی کہ ہاتھوں سے کام کر رہے ہیں اور خیال کسی اور طرف لگا ہوا ہے اور معلوم نہیں کہ میں کیا کام کر رہا ہوں۔ جو کام کرتے ٹھیک نہیں ہوتا۔ دیکھنے والے یہ کہتے تھے کہ کسی وقت مشین میں ہاتھ کٹوا بیٹھے گا ہر وقت خیال کسی اور طرف بدلا جا رہا تھا۔ اور بے چینی کی حالت ہوتی جاتی تھی انہیں دنوں میں ایک دفعہ آپ کے پیرومرشد قبلہ حضرت غلام جیلانی سروری سرمدی لاہور تشریف لائے اور دربار داتا صاحب قیام کیا اس وقت آپ کی زوجہ محترمہ آپ کے پیرومرشد کے پاس تشریف لائیں اور بڑی پریشانی کی حالت میں یہ عریضہ پیش کیا کہ سرکار مولوی صاحب کی حالت تو کچھ اور ہی ہوگئی ہے کام کرنے لگتے ہیں تو خیال کسی اور طرف ہوتا ہے ہر وقت بے چین رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ چلا جاؤں گا حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں ان کو بلا کر ان سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کا ارادہ کیا ہے پھر آپ اپنے پیرومرشد حضرت صاحب کے پاس آئے اور باادب بیٹھے آپ کے پیرومرشد آپ سے دریافت کرنے لگے کہ کہو بیٹا کیا بات ہے بے چین کیوں ہو آپ نے عرض کی مجھے مکہ معظمہ جانے کی اجازت دیجئے۔ میرا دل اس

Marfat.com
Marfat.com

طرف جانے کو کرتا ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے بڑی محبت بھرے لفظوں سے کہا۔ بیٹا ہمارے ساتھ نہیں چلو گے۔ ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے خیر آپ کا ارادہ اپنے پیرومرشد کے ساتھ جانے کا ہی ہولیا پیر صاحب تو علی گڑھ تشریف لے گئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ کے دل میں پیرومرشد کی سنگت اور لگن نے جوش مارا تو آپ نے قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب کو خط لکھا جس میں گذارش کی کہ میں علیگڑھ آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں تو قبلہ سرکار پیرومرشد نے جواب ارسال کیا کہ بیٹے فارغ ہو کر آجاؤ۔ خط کا ملنا تھا کہ آپ نے اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور آخر کار ۱۹۱۷ء میں اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ آؤ جس کو جس چیز کی ضرورت ہو لے جائے۔ ہم آج راہ خدا میں اپنا گھر لٹا رہے ہیں کوئی لینے والا ہے تو آئے۔ جب سارا مال و اسباب لوگ لے گئے تو اپنے بیوی کے چھ سات سو روپے کے جو زیور تھے وہ بھی راہ خدا میں دے دیئے۔ آپ کے گھر میں آپ کے چھوٹے بھائی مستری سلطان صاحب رہتے تھے گھر ان کو دے دیا۔ اور آپ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ گھر بار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خالی ہاتھ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں علی گڑھ تشریف لے گئے اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور مجھے ان کے سایہ میں رکھے۔ آمین

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

خدمت شیخ:

آپ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں چودہ سال رہے جس میں باجازت شیخ بارہ سال متواتر روزے رکھے اور معمولی اور قلیل مقدار سنگارہ کے آٹے کی روٹی سے روزہ افطار فرماتے اڑھائی سال مختلف ممالک میں شعائر اللہ کی زیارت اور سلوک و معرفت کی اعلیٰ ترین بلندیوں کو حاصل کرنے میں گذارے اس دوران آپ نے بمبئی

Marfat.com
Marfat.com

میں دس ماہ قیام کیا۔ سعودی عرب میں آپ نے دو حج ادا کیے جب پیرومرشد نے حج کا ارشاد فرمایا تو ہر وقت دل میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی تڑپ رہتی عالم بیقراری میں مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورۃ میں مقدس مقامات کی زیارتیں کیں۔ مدینۃ منورۃ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے گئے تو وہاں سوائے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باقی تمام مقدس مقامات اور مزارات کو گرا دیا گیا ہوا تھا۔ جس کو دیکھ کر آپ کو بہت تکلیف اور پریشانی ہوئی۔ تو آپ گورنر مدینہ کے پاس اس کی وجہ دریافت کرنے کے لیے گئے کہ مقدس مقامات اور مزارات کو گرانے کا سبب کیا ہے۔ تو گورنر مدینہ آپ کی بات سن کر کمرے میں چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے اور آپ کو وہ تمام فتویٰ دکھائے جو انڈیا کے مختلف اضلاع کے کچھ علماء نے مزارات مسمار کرنے کے سلسلے میں جاری کیے تھے۔ اور کہنے لگا کہ یہ تو انڈیا کے علماء کے کہنے پر ہم نے مزارات مسمار کئے ہیں یہ ۳۶۔۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔

جب قبلہ وکعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب مکۃ المکرّمۃ تشریف لے گئے تو مکۃ المکرّمۃ کا واقعہ جو سلسلے کے بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ کہ آپ جدہ سے مکہ مکرمہ گئے راستے میں پتھریلے پہاڑ ہیں۔ صحرائی علاقہ اور سخت گرم ہونے کے باعث پہاڑوں پر سبزہ نہیں ہوتا۔ پہاڑ ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے پتھر کے اوپر پتھر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ قافلے کے ساتھ راستے اور موسم کی تمام سختیاں برداشت کرتے ہوئے مکۃ المکرّمۃ پہنچے آپ جب بیت اللہ شریف کی حدود میں داخل ہوئے دیکھا کہ یہ عمارت بھی پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ پتھروں کو دیکھتا ہوا آیا ہوں اور یہ بھی ویسے ہی پتھروں کی عمارت ہے۔ تو پتھروں کو سجدہ کیوں کروں۔ گھر والا گھر آئے گا تو سجدہ کروں گا۔ آپ گھر والے (اللہ جل شانہ) کی انتظار میں کھڑے

Marfat.com
Marfat.com

ہو گئے اور اب آپ کھڑے ہیں اور دھوپ بہت تیز ہے۔ مخلوق خدا آ جا رہی ہے۔ اور آپ کو دیکھتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ اور حیران بھی ہوتے ہیں کہ بابا جی دھوپ میں کافی دیر سے کھڑے ہیں۔ کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔ بہر حال آپ کھڑے ہیں اور نگاہیں کعبۃ اللہ پر جمی ہوئی ہیں اس انتظار میں کہ گھر والا گھر آئے تو سجدہ کروں۔ آخر وہ وقت بھی آ گیا کہ گھر والا گھر آیا اور آپ دوڑے بیت اللہ کے اندر داخل ہوتے ہی سجدہ ریز ہو گئے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے گھر والے کو دیکھا تو آپ کیا یہ بتائیں گے کہ گھر والے کو کیسی صورت میں دیکھا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ گھر والے کو صورت شیخ میں دیکھا:

گھر والے کی صورت عالی تھی
اور میرے مرشد والی تھی
ہر کہ پیر و ذات حق را یک نہ دید
نے مرید و نے مرید و نے مرید
پیر کامل صورت ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

خلیفہ محترم رحمت علی صاحب کی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ بنگال بھی گئے۔ خلیفہ رحمت علی صاحب نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ سرکار اب تو آپ کے بال سفید ہو گئے ہیں فرمانے لگے بیٹا کیا کریں اتنی ابھی عمر تو نہیں لیکن خدا کے راستے میں مشقتیں اٹھاتے ہوئے جنگلوں میں رہ کر کئی طرح کے خوف و خطر اور تکلیفوں سے یہ حالت ہو گئی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

سرکار غوث پاک کی طرف سے بطور منتظم منتخب ہونا:

علی گڑھ پیرومرشد کی خدمت میں جانے سے پہلے قبلہ سرکار غلام جیلانی قدس سرہ کے پاس ان کی بھانجی رام دلاری بٹو صاحبہ جن کا خطاب داروغہ تھا رہتی تھیں جو کہ صاحب نظر تھیں۔ اپنے ماموں صاحب سے فرمانے لگیں ماموں جی غوث پاک آپ کے لیے ایک خادم بطور منتظم بھیج رہے ہیں جو عنقریب جلد ہی آجائیں گے۔ اس کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ علی گڑھ شریف شیخ کی خدمت میں مقیمی تشریف لے گئے اور سرکار کی بھانجی جنہوں نے فرمایا تھا کہ غوث پاک ایک منتظم بھیج رہے ہیں آپ سے بغلگیر ہو کر ملیں اور فرمانے لگیں ماموں جی یہی ہیں جو غوث پاک نے بھیجے ہیں سرکار کو خبر تو تھی لیکن ویسے ہی فرمانے لگے اچھا بیٹی دیکھیں گے کیسا منتظم ہے۔ انہیں دنوں سرکار کے پاس درویشوں میں سے ایک درویش عبدالکریم بزرگ تھے جو کہ لنگر تقسیم کیا کرتے تھے اور منتظم تھے ہر ایک درویش کو دو دو روٹی دیا کرتے تھے۔ جب آپ منتظم مقرر ہوئے تو آپ نے درویشوں سے فرمایا کہ یہ غوث پاک کا لنگر ہے جتنا تمہارا جی چاہے اتنا کھاؤ۔ دوسرے دن میاں عبدالکریم صاحب لنگر تقسیم کرنے لگے۔ تو آپ نے روٹیوں کا دسترخوان ان سے لے لیا۔ اور درویشوں میں کھلی روٹیاں رکھ دیں اور فرما دیا۔ جتنا کسی کا جی چاہے اتنا کھاؤ۔ یہ غوث پاک کا لنگر ہے۔ ہم تو اس کے دروازے کے خادم ہیں جب تک پیٹ بھر کر کھانا ملے گا کھائیں گے جس دن نہ ملا صبر کریں گے۔ میاں عبدالکریم صاحب کو قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کا روٹیوں کا دسترخوان لینا اچھا نہ لگا اور ناراض ہو کر شکایت کرنے قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس آ گیا اور عرض کرنے لگا سرکار مولوی صاحب نے تو میری ملازمت چھین لی ہے مجھ سے روٹیاں لے کر خود بانٹ رہے ہیں۔ خیر اس دن درویشوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور سارے مل کر دعا کرنے لگے۔ کہ یا اللہ آج سے ہمارے لئے

Marfat.com
Marfat.com

لانگری یہی مولوی صاحب ہو جائیں۔ میاں عبدالکریم صاحب نے جب سرکار کے روبرو شکایت پیش کی تو سرکار غلام جیلانی صاحب فرمانے لگے بلاؤ مولوی صاحب کو۔ اس نے یہ کیا کیا ہے۔ ہم ان سے پوچھیں گے مولوی صاحب کو بلایا گیا۔ آپ جب سامنے ہوئے تو سرکار ہنس پڑے اور فرمانے لگے مولوی صاحب یہ تم نے کیا کیا ہے۔ عبدالکریم کی تم نے خدمت کیوں چھین لی۔ آپ بھی ہنس پڑے اور محبت بھرے انداز میں گفتگو میں فرمانے لگے۔ ہم نے تو بھائی عبدالکریم سے کوئی چیز نہیں چھینی سرکار ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ہمیں پیٹ بھر کر کھانا کیوں نہیں دیا جاتا۔ غوث پاک کا لنگر ہو اور درویش بھوکے ہوں۔ سرکار علیحدہ بات ہے اگر کسی دن کھانا ہمیں نہ ملے گا تو ہم صبر کر لیں گے جب کھانا موجود ہے تو ہم بھوکے کیوں رہ جائیں۔ سرکار ہنس پڑے اور فرمانے لگے ہاں بات تو ٹھیک ہے اچھا جاؤ۔ آپس میں سلوک سے رہا کرو۔ اُس دن سے میاں عبدالکریم اور آپ کی کچھ آپس میں بگڑ گئی۔ دراصل میاں عبدالکریم کو یہ دکھ تھا کہ مولوی صاحب نے میرے کام میں دخل کیوں دیا۔ اس لئے کچھ بگڑ گئی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کو میاں عبدالکریم صاحب فرمانے لگے کہ مولوی صاحب اچھا میں تمہیں دیکھ لوں گا۔ جناب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے عبدالکریم کی باتوں پر صبر کیا یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے فیصلے کی گھڑی آ گئی۔ چنانچہ ایک رات دونوں ہی اپنا اپنا کام لے کر بیٹھ گئے چونکہ توجہ تو دونوں بھائیوں کی ایک ہی مقام پر جاتی تھی۔ اور سرکار کو دونوں کا حال معلوم تھا جو کچھ کر رہے تھے دو بجے رات کے تھے سرکار بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ رنجش کی حالت میں فرمانے لگے۔ بلاؤ مولوی صاحب کو اور عبدالکریم کو۔ آخر دونوں کو بلایا گیا۔ سرکار نے اور کوئی بات نہیں پوچھی۔ میاں عبدالکریم سے فرمانے لگے عبدالکریم جاؤ اپنا بستر لاؤ۔ میاں عبدالکریم اپنا بسترہ لے کر حاضر ہو گئے۔ پھر مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے مولوی صاحب کچھ

Marfat.com
Marfat.com

کھانا ہے تو لاؤ۔ مولوی صاحب دو روٹی لے آئے اور سرکار نے اپنے ہاتھوں سے عبدالکریم کو دیتے ہوئے فرمایا۔ عبدالکریم میں تجھے شہر بدر کرتا ہوں اور ایک سال تک تمہیں بھوک کی سزا دیتا ہوں۔ اور آپ کو فرمایا: مولوی صاحب اس کے ساتھ جاؤ اور اس کو سورج نکلنے سے پہلے شہر کی حدود سے باہر نکال دو۔ سرکار کا آرڈر تھا۔ آپ نے اسی طرح ہی کیا اس کے بعد آپ ہی سرکار کے پاس لانگری اور منتظم رہے اور سرکار کی آپ سے خاص الفت تھی۔ بلکہ قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب کی زبان پر آپ کا نام زیادہ رہتا تھا۔ رات کو سب درویش سو جاتے تو آپ کو اپنے ساتھ اپنی آرامگاہ پر لے جاتے آپ سرکار کو پنکھا کرتے ہی رات گذار دیا کرتے جب کبھی نیند آتی تو اپنے پیرومرشد کے قدموں میں ہی چارپائی کے نیچے لیٹ جایا کرتے تھے۔ خدا کی شان عبد الکریم کو گئے ہوئے چھ ماہ گذر گئے تھے آپ کی طبیعت رحمدل بھی تھی خیال آیا اپنے بھائی کی طرف کہ ان کو سرکار غلام جیلانی صاحب سے کہہ کر منگایا جائے بیچارہ خدا جانے کہاں مارا مارا پھر رہا ہوگا۔

چنانچہ ایک دفعہ سرکار خوشی میں بیٹھے ہوئے تھے اور درویش بھی سب بیٹھے ہوئے تھے آپس میں بات چیت ہو رہی تھی آپ بھی آگے بڑھ کر سرکار کو ہاتھوں سے ذرا دبانے لگے۔ اور فرمایا سرکار میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سرکار فرمانے لگے کیا بات ہے مولوی صاحب۔ آپ فرمانے لگے۔ سرکار بھائی عبدالکریم کی خطا معاف کی جائے اور اسے صحیح سلامت واپس بلایا جائے۔ سرکار یہ سن کر خوش ہوئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے اچھا میں نے عبدالکریم کی خطا معاف کی اور اس کے لیے دعا کرو اور ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ اسے خداوند کریم جلدی واپس لائے۔ بس میاں عبدالکریم کی خطا معاف ہونی تھی تیسرے روز ہی آ پہنچے اور آپ سے خوب بغلگیر ہو کر روئے۔ اور اپنی خطا مانی۔ اس کے بعد پھر آپس میں خوب محبت سے رہنے لگے بلکہ

Marfat.com
Marfat.com

سرکار غوث پاک رحمہ اللہ: تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ میرا وظیفہ ہے۔

مولوی عطا محمد صاحب: جی ہاں! بسر وچشم تسلیم کرتا ہوں کہ یہ آپ کا ہی وظیفہ ہے۔

سرکار غوث پاک رحمہ اللہ: اچھا اگر ہمارا وظیفہ ہے تو ہماری مرضی ہم اس کا فیض جاری کریں یا نہ کریں۔

مولوی عطا محمد صاحب: اچھا سرکار آپ کی مرضی۔

سرکار غوث پاک رحمہ اللہ: ہماری یہی مرضی ہے کہ تم بھوکے مرو اور ہم دیکھیں۔

مولوی عطا محمد صاحب نے اسی لہجہ میں عرض کیا کہ اچھا سرکار آپ کی یہی مرضی ہے۔ تو ہم بھی آپ کی رضا پر ہی بھوکے مریں گے۔

فقیر نے اپنا مصلہ لپیٹا اور ہاتھ میں تسبیح پکڑی اپنی رہائش پر آ گیا فقیر نے دیکھا کہ سرکار پیرومرشد ابھی بیدار ہی تھے۔ جا کر سلام عرض کیا۔ آپ کے پیرومرشد نے آپ کو دور سے ہی آتے دیکھ کر مسکرا کر فرمانے لگے۔ کیوں بیٹا کیا بات ہے آج جلدی کیوں آ گئے ہو۔ آپ نے جو جو کچھ واقعہ ہوا تھا۔ بیان کر دیا۔ پیرومرشد غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ پھر مسکرا کر فرماتے ہیں۔ کہ فقیر نے تو تمہیں کہا تھا کہ وہ نہیں مانیں گے۔

خیر اللہ اللہ کر کے رات گذری۔ دوسرے روز صبح ہی ریاست اندھور کا راجہ سیٹھ آیا۔ اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے پیر غلام جیلانی صاحب کہاں ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں اندر جا کر پیر صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا ہوں۔ جا کر سرکار کے پاس عرض کیا کہ سرکار ایک سیٹھ صاحب آئے ہیں اور آپ کو یاد کرتے ہیں۔

سرکار پیرومرشد راجہ کو ملنے کے لئے باہر تشریف لائے۔ بعد فراغت بات چیت کے راجہ صاحب نے بارہ سو روپے سرکار کی نذر کیے۔ اور عذر و معذرت چاہی اور

Marfat.com
Marfat.com

چلے گئے۔

قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ راجہ اندھور نے بارہ سو روپے نظر کیے ہیں تو بہت خوش ہوئے۔ اور خیال کہ اب کچھ دن پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے۔ اسی رات خواب میں بڑی سرکار جناب غوث الثقلین پیران پیر قدس سرہ العزیز کی زیارت ہوئی۔ اور فرمانے لگے کہ مولوی صاحب اب تو خوش ہو۔ گیاراں راتوں کا بارہ سو روپیہ مل گیا ہے۔ قبلہ مولوی صاحب نے عرض کیا۔ سرکار آپ کی کرم نوازی ہے۔

دوسرے دن علی الصبح پیر و مرشد صبح کے وظائف سے فارغ ہوتے ہی فرماتے ہیں۔ بلاؤ مولوی صاحب کو۔ جب خادم ان کے پاس گیا۔ تو پیر و مرشد فرمانے لگے۔ مولوی صاحب لاؤ قلم دوات۔ آپ نے قلم دوات لا دی۔ سرکار نے ایک کاغذ کا ٹکڑا اٹھا کر لکھ دیا کہ اتنے کے چاول۔ اتنے کی چینی۔ اتنے کا گھی۔ اتنے کا نمک۔ اتنے کا مصالحہ۔ اتنے کا یہ۔ اتنے کا وہ۔ بس جی بارہ سو کا ہی سودا لکھ دیا۔ اور فرمایا کہ باورچی کو بلاؤ۔ اور کھانا تیار کراؤ۔ اور شہر کے سب یتیم اور غربا اور مسکینوں کو بلا کر دعوت دے دو۔ بس جی کیا تھا۔ تین چار دن خوب لنگر چلتا رہا اور کھاتے پیتے رہے۔ پھر کیا تھا۔ بس وہی دن۔ وہی راتیں۔ وہی باتیں۔

دریا کے اندر دعاء سریانی کا چلہ کروانا:

سرکار حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے خلیفہ مجاز محترم مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ ایک مرتبہ ذکر کرتے ہیں کہ وہ جب متھرا ہندوستان میں اپنے شیخ پیر و مرشد کے ہمراہ تشریف لے گئے تو وہاں پیر و مرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ نے دریائے جمنا میں دعائے سریانی کا چلہ کرنے کے لیے

Marfat.com
Marfat.com

فرمایا۔ میں نے شروع کر دیا۔ دریا کے مابین کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ پڑھتے پڑھتے چار دنوں کے بعد رات کو کوئی ایک دو بجے کے قریب ایک جانور آیا۔ اور میرے نزدیک ہو کر پانی میں پر مار کر پانی کے چھینٹیں مجھ پر ڈال دیں۔ اسی طرح روزانہ دو چار دن گذر گئے روز پانی کی چھینٹیں مجھ پر ڈال جائے۔ چونکہ سردی کا موسم تھا۔ میرے اوپر جب پانی پڑتا تو مجھے سردی محسوس ہونے لگتی۔ فقیر نے ایک دن پیرو مرشد سے پڑھائی کے دوران بذریعہ روحانی ڈاک یہ شکایت کی کہ سرکار رات کو ایک جانور آتا ہے اور مجھ پر پانی ڈال جاتا ہے جس سے مجھے سردی لگتی ہے۔ اور پڑھائی میں تھوڑی مشکل پیش آتی ہے۔ نا معلوم کہ وہ کون سا جانور ہے۔ پیرومرشد سرکار غلام جیلانی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اچھا بیٹا اس کا بندوبست کر دیں گے۔ وہاں دریا کے کنارے ایک بزرگ شاہ دولا مولا رحمہ اللہ کا مزار شریف تھا۔ میرے پیرومرشد وہاں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر وہاں مراقبہ کیا اور فرمایا کہ بیٹا آج رات تمہیں تکلیف نہیں ہوگی۔ فوراً بعد کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب مزار اپنی قبر سے تلوار لیے ہوئے نکلے اور اس جانور کو فرمایا کہ او خبیث اگر اب پھر پانی ڈالا تو سرتن سے جدا کر دوں گا۔ قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد رحمہ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک تو صاحب مزار بزرگ ہستی کی زیارت ہوئی۔ اور آپ دیکھیں کہ نیک لوگ ایک دوسرے کی کس طرح سے مدد کرتے ہیں اس رات دریا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اردگرد دو مگرمچھ (Crocodile) گھوم رہے ہیں۔ جب تک میں پڑھتا رہا مگرمچھ اردگرد چکر لگاتے رہے اس کے بعد وہ جانور جو پانی کی چھینٹیں ڈال رہا تھا۔ دفع ہو گیا۔ اس دن کے بعد روز رات کو جب فقیر پانی میں جا کر کھڑا ہوتا تو دو مگرمچھ بھی آ جاتے اور جب تک میں پڑھتا رہتا میرے اردگرد گھومتے رہتے۔ اس روز سے پھر وہ جانور بھی نہ آیا۔ لیکن جب سے مگرمچھ آنے شروع ہوئے تو لوگ دریا کے کنارے جو موجود ہوتے وہ ان

Marfat.com
Marfat.com

کے متعلق شور مچاتے اور مگرمچھوں کو مارنے کے لیے بندوق تک لے آئے۔ چونکہ میرے پیر و مرشد میرے پاس دریا کے کنارے پر موجود ہوتے تھے انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ جب تک میرا بیٹا دریا میں موجود ہے اور پڑھ رہا ہے گولی نہ چلانا۔ جب میرا بیٹا پڑھائی ختم کر کے دعا مانگ لے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر مل لے۔ یعنی آمین کہہ دے تو تم لوگوں کو اجازت ہے کہ گولی چلا دو اور مگرمچھوں کو مار دو۔ لیکن ہوتا ایسا کہ لوگ بندوق تانے کھڑے ہوتے جیسے میں آمین کہتا مگرمچھ دریا میں غوطہ لگاتے اور غائب ہو جاتے۔ دریا کے کنارے پر موجود لوگ حیران اور پریشان ہوتے کہ مگرمچھ مجھ کو ایذا کیوں نہیں دیتے۔ اور ایک دم پڑھائی ختم ہونے پر کہاں غائب ہو جاتے ہے یہ معاملہ ان کی سوچ اور سمجھ سے بالاتر تھا۔

دُعائے سُریانی

اس متبرک دُعا کو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عربی زبان میں نظم فرمایا ہے۔ اصل دُعا سریانی زبان میں تھی اس لیے اب تک دُعائے سُریانی کے نام سے مشہور ہے بزرگوں کا ارشاد ہے کہ عہدِ قدیم کی کتابوں میں اس دُعاء کا وہی درجہ تھا جو قرآن مجید میں سورۂ رحمٰن کا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جب کوئی مشکل پیش آتی تھی تو سربسجود ہو کر دعائے سریانی پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مشکل آسان کر دیتا تھا۔ دعائے سریانی ہر جائز مقصد کے لیے مجرب ہے۔ روزانہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ حصول مقصد کے لیے پڑھتا رہے اور سربسجود ہو کر دعا کرے، ان شاءاللہ دعا قبول ہوگی۔

جو شخص اس دعا کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے گا اسے اللہ کا قرب حاصل ہوگا اور اُس پر توحید اور رسالت کے انوارات اور اسرار منکشف ہوں گے، اچھی اور

Marfat.com
Marfat.com

سچی خوابیں آئیں گی۔ اگر کوئی جنگل میں راستہ بھول جائے تو اس دعا کو پڑھے ان شاءاللہ غائبانہ راہنمائی ہوگی اور صحیح راستے کا پتہ چل جائے گا اگر بارش نہ ہوتی ہو تو مجلس میں بیٹھ کر ۱۴۱ مرتبہ اسے پڑھیں، ان شاءاللہ کی رحمت سے بارش ہوگی، اگر کسی ملک میں قحط پڑ گیا ہو اور لوگ تنگی کا شکار ہو گئے ہوں تو آبادی کے باہر لوگ جمع ہو کر ننگے سر اس دعا کو ۵۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ ان شاءاللہ قحط دور ہو جائے گا اگر کسی کو کوئی دشمن ناحق تنگ کرتا ہو تو اس دعا کو آدھی شب کے بعد گیارہ مرتبہ ننگے سر پڑھے اور اکیس ۲۱ دن تک اسی طرح کرے ان شاءاللہ دشمن سے نجات مل جائے گی، غرضیکہ اس دُعا کو پڑھنا دینی اور دنیوی نقطۂ نظر سے بہت ہی سودمند ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَنَا الۡمَوۡجُوۡدُ فَاطۡلُبۡنِیۡ تَجِدۡنِیۡ

میں موجود ہوں میری طلب کر مجھے پا لے گا

فَاِنۡ تَطۡلُبۡ سِوَائِیۡ لَمۡ تَجِدۡنِیۡ

پس میرے علاوہ طلب کرے گا تو نہیں پائے گا

اَنَا الۡمَقۡصُوۡدُ لَا تَقۡصُدۡ سِوَائِیۡ

میں مقصود ہوں میرے سوا قصد نہ کر

کَثِیۡرُ الۡخَلۡقِ فَاطۡلُبۡنِیۡ تَجِدۡنِیۡ

کثیر مخلوق والا میری طلب کر پا لے گا

اَنَا الرَّبُّ الَّذِیۡ یَخۡشٰی عَذَابِیۡ

میں رب ہوں میرے عذاب سے ڈرو

Marfat.com
Marfat.com

جَمِيعُ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

تمام مخلوق ڈرتی ہے پس میری طلب کر پا لے گا

اَنَا الْمَلِكُ الْمُهَيْمِنُ جَلَّ قَدْرِيْ

میں نگہبان مالک ہوں بڑی قدرت والا

عَظِيْمُ الْمُلْكِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

بڑی بادشاہی والا پس میری طلب کر پا لے گا

اَنَا الْمَعْبُوْدُ لَا تَعْبُدْ سِوَائِيْ

میں معبود ہوں میرے سوا کسی کی عبادت نہ کر

اَنَا الْجَبَّارُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

میں جبّار ہوں پس طلب کر مجھے پا لے گا

اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِيْهِ

میں بندے پر بھائی سے زیادہ رحم کرتا ہوں

وَ مِنْ اَبَوَيْهِ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ

اور اس کے باپ سے بھی پس طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِيْ وَاحِدًا صَمَدًا عَظِيْمًا

پائے گا مجھے واحد صمد عظیم

Marfat.com
Marfat.com

كَثِيْرَ الْبِرِّ فَاطْلُبْنِىْ تَجِدْنِىْ

زیادہ نیکی والا پس طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِىْ مُسْتَغَاثًا لِّىْ مُغِيْثًا

پائے گا مجھے فریاد رس جب فریاد کرے گا

اَنَا الْقَهَّارُ فَاطْلُبْنِىْ تَجِدْنِىْ

میں قہار ہوں پس میری طلب کر پا لے گا

وَاَرْحَمُ مِنْ عِبَادِىْ مَنْ عَصَانِىْ

اور رحم کرتا ہوں اپنے بندوں پر خواہ نافرمانی کریں

بِجَهْلٍ مِّنْهُ فَاطْلُبْنِىْ تَجِدْنِىْ

اپنی جہالت کی بنا پر، پس میری طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِىْ فِىْ سَوَادِ الَّيْلِ عَبْدِىْ

میرے بندے رات کی تاریکی میں مجھے پائے گا

قَرِيْبًا مِّنْكَ فَاطْلُبْنِىْ تَجِدْنِىْ

تیرے قریب ہوں پس میری طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِىْ رَاحِمًا بَرًّا رَّءُوْفًا

پائے گا مجھے مہربان بھلائی کرنے والا رؤف

Marfat.com
Marfat.com

بِكُلِّ الْخَلْقِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

تمام مخلوق کے ساتھ پس میری طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِیْ وَاسِعًا بِالْخَلْقِ عَبْدِیْ

اے میرے بندے مجھے مخلوق کے ساتھ واسع پائے گا

اَنَا الْمَذْكُوْرُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میرا ذکر کیا جاتا ہے پس میری طلب کر پا لے گا

تَجِدْنِیْ فِیْ سُجُوْدِكَ حِیْنَ تَدْعُوْا

تو مجھے سجدے میں پائے گا جب پکارے گا

وَحِیْنَ تَقُوْمُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اور جب تو کھڑا ہو گا پس طلب کر پا لے گا

اِذَا الْمُهْقَافِ نَادَانِیْ كَظِیْمًا

جب کوئی پریشانی میں مجھے پکارتا ہے

اَقُوْلُ لَبَّیْكَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں کہتا ہوں حاضر ہوں پس طلب کر مجھے پا لے گا

اِذَا الْمُضْطَرُّ قَالَ لَا تَرَانِیْ

جب مضطرب کچھ کہتا ہے مجھے نہیں دیکھتا

Marfat.com
Marfat.com

نَظَرْتُ اِلَیْہِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں اس کی طرف دیکھتا ہوں پس میری طلب کر پالے گا

اَتَعْرِفُ مَنْ یُّغِیْثُ الْخَلْقَ غَیْرِیْ

کیا تو جانتا ہے میرے سوا مخلوق کی کون مدد کرتا ہے

سَرِیْعُ الْاَخْذِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

جلدی پس میری طلب کر پا لے گا

اَتَعْرِفُ مُنْقِذًا غَیْرِیْ سَرِیْعًا

کیا تو جانتا ہے میرے سوا جلدی نجات دینے والا کون ہے

مِنَ الْھَلَکَاتِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

ہلاکتوں سے پس طلب کر پا لے گا

اَتَعْرِفُ مَنْ یَّقُلْ لِلشَّیْءِ غَیْرِیْ

کیا تو جانتا ہے جو کہتا ہے میرے سوا کسی چیز کو

یَکُنْ فَیَکُوْنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے پس طلب کر پا لے گا

اَتَعْرِفُ سَاتِرًا لِّلْعَیْبِ غَیْرِیْ

کیا جانتا ہے کہ تیرا عیب پوش کون ہے

Marfat.com
Marfat.com

اَنَا السَّتَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں ستار ہوں پس طلب کر پائے گا

فَاِنْ تَابَ اَتُوْبُ عَلَیْهِ عِنْدِیْ

پس اگر کوئی توبہ کرے میں توبہ قبول کرتا ہوں

اَنَا التَّوَّابُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں تواب ہوں پس طلب کر پائے گا

وَمَنْ مِّثْلِیْ وَاَیْنَ یَکُوْنُ مِثْلِیْ

اور میری مثل کون اور کہاں میری مثل

وَلَیْسَ یَکُوْنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اور نہیں کوئی پس طلب کر پائے گا

هَلُمَّ اِلَیَّ لَا تَقْصُدْ سِوَائِیْ

میرے پاس آ میرے سوا کسی کا قصد نہ کر

اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں مقصود ہوں پس طلب کر پائے گا

اَتَذْکُرُ لَیْلَةً نَادَیْتَ سِرًّا

کیا تو یاد کرے گا رات کو مجھے آہستہ پکارے گا

Marfat.com
Marfat.com

اَلَمْ اَسْمَعْكَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

کیا میں تیری بات نہیں سنتا پس طلب کر پا لے گا

فَلَا یُنْجِیْكَ یَا عَبْدِیْ سِوَائِیْ

اے میرے بندے پس میرے سوا تجھے کوئی نجات نہیں دے سکتا

مِنَ النِّیْرَانِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

دوزخ کی آگ سے پس طلب کر پا لے گا

وَلَیْسَ یَمْلِكُ الْفِرْدَوْسَ غَیْرِیْ

میرے سوا فردوس کا کوئی مالک نہیں

اَنَا الرَّزَّاقُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں رزّاق ہوں پس طلب کر پا لے گا

اَهَلْ فِی الْخَلْقِ مَنْ یُّعْطِیْ جَزِیْلًا

مخلوق میں کون ہے جو زیادہ دیتا ہے وہی دیتا ہے

سِوَائِیْ لَیْسَ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میرے سوا کچھ نہیں پس طلب کر پا لے گا

اَتَعْرِفُ غَافِرًا لِّذَنْبٍ غَیْرِیْ

کیا تو جانتا ہے کہ میرے سوا بخشنے والا کون ہے

Marfat.com
Marfat.com

اَنَا الْغَفَّارُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں غفار ہوں پس طلب کر پا لے گا

سَاَغْفِرُ لِلْعِبَادِ وَلَآ اُبَالِیْ

میں بخشوں گا بندوں کو مجھے کوئی پرواہ نہیں

عَذَابَ الْحَشْرِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

عذاب حشر سے پس طلب کر پا لے گا

وَاُکْرِمُ مَنْ اُرِیْدُ بِلَا حِسَاب

اور عزت کرتا ہوں جس سے میں حساب نہ لوں

اَنَا الْوَهَّابُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں وہاب ہوں پس میری طلب کر پا لے گا

فَعَزِّزْنِیْ وَلَمْ تَرَقَطُّ مِثْلِیْ

پس میری عزت کر میرے مثل کوئی نہ ہو گا

وَلَسْتَ تَرَاهُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

اور تو اسے نہیں دیکھ سکے گا طلب کر پا لے گا

وَاُکْرِمُ مَنْ یَّتُوْبُ اِلَیَّ خَوْفًا

اور عزت کرتا ہوں جو خوف سے توبہ کرے

Marfat.com
Marfat.com

لِیَ الْاِکْرَامُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میری ہی عزت ہے پس طلب کر پا لے گا

لِیَ الْاٰلَآءُ وَالنَّعْمَآءُ عَبْدِیْ

اے میرے بندے نعمتیں صرف میری ہیں

لِیَ الْخَیْرَاتُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

نیکیوں کی طرف آ پس طلب کر پا لے گا

لِیَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا جَمِیْعًا

میرے لیے دنیا ہے اور جو کچھ اس میں ہے

لِیَ الْمَلَکُوْتُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

ملکوت کی طرف آ پس طلب کر پا لے گا

اَتَعْرِفُ مَنْ لَّهٗ اِسْمٌ کَاِسْمِیْ

کیا تو جانتا ہے میرے جیسا نام کس کا ہے

اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں رحمان ہوں پس طلب کر پا لے گا

اَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ لَا شَیْءَ مِثْلِیْ

میں اللہ ہوں میری مثل کچھ نہیں

Marfat.com
Marfat.com

اَنَا الدَّيَّانُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں احسان کرنے والا ہوں پس طلب کر پا لے گا

اَنَا الْمَلِكُ الْمُلُوْكِ وَكُلِّ مُلْكٍ

میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں اور تمام ملک

لِیَ الْمِیْرَاثُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میرا ورثہ ہے پس طلب کر پا لے گا

اَنَا اُفْنِی الدُّهُوْرُ وَقَبْلَ قَبْلٍ

میں زمانے کو فنا کرتا ہوں پہلے اور بعد

وَبَعْدَ الْبَعْدِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

میں ہی رہوں گا پس طلب کر پا لے گا

اَنَا الْوَهَّابُ یَا عَبْدِیْ سَرِیْعًا

اے بندے میں جلدی دینے والا ہوں

وَلِیَّ الْعَهْدِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ

وعدہ پورا کرتا ہوں پس طلب کر پا لے گا

اَنَا الْفَرْدُ الْمُدَبِّرُ فَوْقَ عَرْشِیْ

میں اکیلا ہوں عرش کے اوپر تدبیر کرنے والا

Marfat.com
Marfat.com

بِلَا التَّكْثِيفِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي
بغیر کسی تکلیف کے پس طلب کر پا لے گا

اَنَا الرَّبُّ الَّذِي لَا ظُلْمَ عِنْدِي
میں رب ہوں میرے پاس ظلم نہیں!

وَلَسْتُ اُجُوْرُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي
اور میں ظلم نہیں کرتا پس طلب کر پا لے گا

خَلَقْتُ مُحَمَّدًا نُوْرًا قَدِيْمًا
میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو قدیم پیدا کیا

لَهُ الْبُشْرٰی فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي
اس کے لیے مبارک ہے پس طلب کر پا لے گا

وَيَشْفَعُ فِي الْخَلَآئِقِ يَوْمَ حَشْرٍ
اور وہ مخلوق کی شفاعت کریں گے یومِ حشر کو

اُشْفِعُ فِيْهِ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي
شفاعت ہو گی پس طلب کر پا لے گا

☆☆☆☆☆

Marfat.com
Marfat.com

وہیں متھرا میں راجہ بکرماجیت کا ایک بہت پرانہ قلعہ ہے۔ جس کے اندر ایک بزرگ کا مزار ہے آپ اپنے پیرو مرشد کے ہمراہ جب اس قلعے کے اندر اس بزرگ ہستی کے مزار پر گئے تو کوبرا سانپ نے راستہ روک لیا تو قبلہ سرکار غلام جیلانی قدس سرہ نے فرمایا اے سانپ اگر تو تم بطور محافظ ڈیوٹی دیتے ہو تو ہمارا راستہ چھوڑ دو۔ تاکہ ہم مزار شریف پر حاضری دے سکیں۔ اور اگر تم سانپ ہو تو پھر ہمارے طرف آنے سے پہلے خیال کرنا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی لاٹھی ہے۔ اس پر سانپ ایک طرف کو ہو گیا۔ آپ نے مزار شریف پر حاضری دی بلکہ قبلہ مولوی عطاء محمد صاحب قدس سرہ کئی روز تک اکیلے ہی بااجازت شیخ حاضری دیتے رہے۔

بندر کے بچے کو کنویں سے نکالنا:

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب بکرماجیت کے قلعہ میں باامر مرشد ایک بزرگ ہستی کے مزار مبارک پر جا کر کچھ ذکر اذکار کیا کرتے تھے۔ مزار مبارک کے اردگرد کے ایریا میں جنگلات کی وجہ سے بندروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ایک دن جبکہ آپ ذکر اذکار اور یادِ الٰہی میں مصروف تھے۔ تو آپ نے بندروں کا شور سنا۔ بندر اونچی اونچی آواز میں شور اور چیخیں مار رہے تھے۔ آپ کو تھوڑی تشویش سی ہوئی کہ آج بندروں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو انہوں نے چیخ و پکار شروع کر رکھی ہے۔ آپ وہاں سے اٹھ کر جہاں بندر شور کر رہے تھے۔ اس جگہ پر گئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک کنویں کے اطراف اور کنویں کی مینڈھیر پر بہت زیادہ بندر اکٹھے ہو کر شور کر رہے ہیں۔ بندروں نے جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو دیکھا کہ کنویں کی طرف آ رہے ہیں تو راستے سے ایک طرف ہونا شروع ہو گئے۔ تاکہ آپ باآسانی کنویں پر پہنچ جائیں۔ کنویں کے پاس آ کر آپ نے دیکھا کہ بندر کا ایک چھوٹا سا بچہ کنویں میں گرا ہوا ہے۔ آپ سمجھ گئے کہ بندروں نے اس وجہ سے شور مچا رکھا ہے۔ آپ نے رسی اور ڈھول منگوایا اور ڈھول کو رسی سے

Marfat.com
Marfat.com

باندھ کر نیچے کنویں میں ڈالا۔ ڈھول کا کنویں کے پانی کو چھونا تھا کہ بندر کا بچہ فوراً ڈول میں بیٹھ گیا۔ آپ نے ڈھول کو اوپر کھینچنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ڈھول کنویں کی منڈھیر کے قریب آیا۔ ایک بڑے بندر نے اپنی دم کنویں کے اندر بچے کی طرف بڑھائی۔ بچہ نے دم پکڑ لی اور دم کے ذریعے بڑے بندر کے پاس آ کر کنویں سے باہر آ گیا۔ بندر کا بچہ کنویں سے باہر نکلا تو بندروں نے قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گرد خوشی میں دائیں طرف سے بائیں اور بائیں طرف سے دائیں چھلانگیں لگانی شروع کر دیں بندر کے بچے کے باہر آنے پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے جانے لگے تو بندر آپ کو کھڑے ہو کر سلام کرنے لگے۔ اس روز کے بعد جب کبھی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کنویں کے پاس یا اس ایریا سے گزرتے تو بندر آپ کو سلوٹ کرتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب چونکہ بہت رحمدل تھے۔ انسان ہو یا حیوان آپ اگر دیکھتے کہ کسی مصیبت یا پریشانی میں ہے تو آپ اس کی مدد فرماتے اور حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اسے شدید پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں پایا۔ تو اس نے اس میں اتر کر اس سے پانی پیا۔ پھر باہر نکلا تو وہاں ایک کتا تھا۔ جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا پیاس کی وجہ سے اس کتے کی حالت بھی وہی ہو رہی ہے جو میری تھی۔ وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا۔ پھر اس کو منہ سے پکڑ کر اوپر آیا اور کتے کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ بس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمیں ان جانوروں کے سلسلے میں اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر تر جگر میں اجر ہے۔ (مسلم بحوالہ حدیث ۵۷۴۰)

Marfat.com
Marfat.com

ایک اور حدیث پاک میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دن ایک کتے کو دیکھا جو ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے میں پانی لے کر اسے پلایا تو اس کی بخشش کردی گئی۔

نوٹ:۔ جب ایک کتے کی پیاس دور کرنے کی وجہ سے انسان کی بخشش ہو جاتی ہے۔ تو انسان پر رحم کھانا کتنی فضیلت کا باعث اور اس پر ظلم کتنا بڑا جرم ہے۔ اس بات کا اندازہ لگانا چاہیے اور آج کے دور میں جو معصوم بچوں، عورتوں اور مسلمان مردوں کی خودکش حملوں سے جانیں لے رہے ہیں۔ اس میں خواہ حکومت یا طالبان یا القاعدہ شامل ہو۔ کسی پر تو اس کی ذمہ داری آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کیا جواز پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بکرماجیت کا خزانہ:

جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کو بکرماجیت کے قلعے کے اندر خزانہ کا علم ہوا وہ خزانہ جو راجہ بکرماجیت نے اپنے دور حکومت میں قلعے کے اندر دفن کردیا تھا تو اس کو دیکھنے کا ارادہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں ظاہر کیا۔ آپ کے پیر و مرشد نے خزانہ دیکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بلکہ وہاں موجود چوکیدار جو ایک ہندو کرشنا لال تھا۔ اس کو آواز دی کہ مولوی صاحب کو خزانہ دکھا لاؤ۔ اس نے لالٹین جلائی اور خزانے کی غار کی طرف آپ کو لے کر چلا۔

غار کے قریب پہنچ کر کرشنا لال نے لالٹین قبلہ مولوی صاحب کو دے دی اور واپس آ گیا قبلہ مولوی صاحب اکیلے غار کے اندر گئے آپ فرماتے ہیں کہ غار تقریباً ایک میل لمبی ہے اور راستے میں اژدھے جو کہ بہت ہی موٹے موٹے ہیں اژدھے کے ساتھ اژدھے پڑے ہوئے تھے اور وہ اتنے طاقتور دکھائی دیتے کہ اگر کوئی جانور یا

Marfat.com
Marfat.com

انسان ایک میل دور ہو تو وہ اژدھے ان کو اپنے سانس کی طاقت سے اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں آپ ان اژدھوں کے اوپر ان کے جسموں پر پاؤں رکھتے ہوئے خزانہ کے پاس پہنچے۔خزانے کے قریب ایک دھاتی پلیٹ پر کچھ اس وقت کی زبان یا سنسکرت میں تحریر تھا خزانہ کے منہ پر تالا لگا ہوا تھا۔اور کنجی تالے کے پاس رکھی ہوئی تھی۔آپ فرماتے ہیں کہ کنجی کافی بڑی اور کم وبیش ۳۵ سیر کی تھی اس سے اندازہ لگالیں کہ تالا کتنا بڑا ہوگا۔بہرحال آپ نے خزانہ دیکھا اور واپس آکر اپنے پیرومرشد سے عرض کرتے ہیں کہ سرکار اس وقت انگریز کا دورِ حکومت ہے اور انگریز ہر طرح موجودہ دور کے مطابق اسلحہ سے لیس ہیں۔اور اپنے آپ کو بہت طاقتور اور کاریگر خیال کرتے ہیں کیا ان کو اس خزانہ کا علم نہ ہوا۔کہ وہ اس خزانہ کو نکال لیتے۔آپ کے پیرومرشد نے جواب دیا مولوی صاحب اس خزانہ کو امام مہدی علیہ السلام نے آکر نکالنا ہے اور جو اژدھے آپ نے دیکھے ہیں وہ اس خزانہ کے محافظ ہیں۔کسی کی جرات اور طاقت نہیں کہ اس خزانے کے پاس پہنچ سکے۔آپ کو کوئی طاقت وہاں تک لے گئی ہے اور لے آئی ہے کیونکہ آپ کا ارادہ خزانہ دیکھنے کا تھا نکالنے کا نہیں تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ مبارک پر حاضری:

متھرا میں بکرماجیت مہاراجہ کا دفن کیا ہوا خزانہ دیکھنے کے بعد آپ سری لنکا گئے۔جہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کا روضہ مبارک ہے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے مزار مبارک پر کوئی شخص سوائے کامل درویش وہ بھی ہزاروں میں ایک جاتا ہے۔کیونکہ راستے میں خونی درخت ہیں۔جب قریب سے گزرتے ہیں تو ان خونی درختوں کی شاخیں جھک کر انسان کو اوپر اٹھا لیتی ہیں اور خون چوسنے کے بعد لاش نیچے پھینک دیتی ہیں۔دوسرے درختوں کے ساتھ زمین پر بڑے بڑے اژدھے لیٹے ہوئے ہیں ان

Marfat.com
Marfat.com

اژدھوں کے جسموں کے اوپر پاؤں رکھ کر مزار مبارک تک جانا پڑتا ہے۔ اور میں ننگے پاؤں ان اژدھوں کے اوپر قدم رکھتے ہوئے اور سر پر اونی کمبل ڈال کر کیوں کہ درختوں کے اوپر بھی سانپ ہیں جو اوپر سے ڈستے ہیں میں نے چونکہ کمبلی لی ہوئی تھی اس لیے سانپ جب ڈھنگ مارتے تھے تو ان کا اثر مجھ پر نہیں ہوتا تھا۔ ایسے جیسے وہ سر کو چوم رہے ہوں۔ جب مزار مبارک پر پہنچے تو مزار مبارک سونے کا بنا ہوا تھا بہشت سے جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو وہ یہی مقام تھا جس جگہ آپ کا مزار مبارک ہے۔

پیرومرشد کا ملک عرب بھیجنا:

علی گڑھ میں ایک مرتبہ پیرومرشد غلام جیلانی رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ کے بھائی مرزا آغا جان صاحب کے گھر گیارہویں شریف کا ختم تھا۔ ختم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد سرکار قبلہ غلام جیلانی صاحب قدس سرہ نے فرمایا۔ مولوی صاحب کہاں ہیں۔ آپ حاضر خدمت ہوئے۔ تو سرکار نے فرمایا مولوی صاحب تولیہ بچھاؤ۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ نے تولیہ بچھایا تو آپ نے اس میں تبرک ڈال دیا۔ اور خلیفہ برکت علی صاحب کو فرمایا کہ مولوی صاحب کا بستر باندھ کر لاؤ اسی وقت ٹانگہ منگوایا اور فرمانے لگے کہ تمہیں معلوم ہے کہاں جا رہے ہو آپ نے فرمایا سرکار آپ بہتر جانتے ہیں۔ پیرومرشد نے فرمایا تم ملک عرب جا رہے ہو۔ ہماری تین وصیتیں یاد رکھنا ایک بلاٹکٹ سفر مت کرنا۔ دوسرا پیدل سفر مت کرنا۔ تیسرا کسی سے سوال مت کرنا۔ جس چیز کی ضرورت ہو۔ اللہ سے مانگنا۔ میں نے عرض کیا سرکار بہت اچھا۔ اور چلتی دفعہ قبلہ سرکار پیرومرشد نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو صرف تین روپے پانچ پیسے نکلے۔ مجھے دے کر فرمایا۔ کچھ روز اپنے عزیزوں کے پاس لاہور میں قیام کرنا۔ اور سرکار داتا گنج بخش صاحب قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر حاضری دے کر سفر

Marfat.com
Marfat.com

کی ابتداء کرنا۔ بیٹا خدا حافظ۔

خیر میں ٹانگہ پر سوار ہو کر اسٹیشن پر آیا۔ سامنے سے ایک امیرانہ وضع کا شخص آیا اور مجھے کہنے لگا مولوی صاحب آپ کا نام کیا ہے۔ میں نے بتایا۔ تو کہنے لگا آپ نے اس وقت کہاں جانا ہے میں نے کہا لاہور۔ جس پر اس نے میرے لیے لاہور کا ٹکٹ خرید ا اور میرا بستر اٹھا کر ریل میں سوار کر دیا۔ اور خود بھی ریل گاڑی میں میرے ساتھ بیٹھ گیا اور مجھے بتایا کہ میں نے بھی لاہور مغلپورہ جانا ہے۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تا کہ ان کو ٹکٹ کی رقم دے سکوں۔ لیکن وہ صاحب فرمانے لگے کہ مولوی صاحب یہ رقم آپ کے لیے حلال اور میرے لیے حرام ہے میں نے ایک درویش کی خدمت کر دی ہے۔ تو کیا ہوا۔ گاڑی سفر پر روانہ ہوگئی اور ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو میں محو تھے کہ اگلا اسٹیشن آنے سے پہلے مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور نیند کا جھونکا سا آیا۔ آنکھ کھلی تو وہ صاحب غائب۔ اور گاڑی بدستور چل رہی تھی۔ ان کی تلاش میں ریل کے سارے ڈبے دیکھے بلکہ لیٹرین کے دروازے کھول کر ان میں بھی دیکھا۔ لیکن وہ محترم نہ ملے۔ اب دل میں خیال پیدا ہوا کہ بندہ خدا یہ تو میرے شیخ ہی تھے جو جامہ بدل کر کرم فرما گئے۔

لاہور آنے کے بعد سیدھا مغلپورہ گنج اپنے عزیزوں کے پاس پہنچا۔ چند روز قیام کے بعد اپنے ملک عرب کے سفر کا ذکر کیا۔ جاتی دفعہ عزیزوں نے کراچی تک کے سفر کے اخراجات کا بندوبست کر دیا۔ اور ۶۰ روپے بھی دیئے۔ کراچی روانگی سے قبل پیر و مرشد کے حکم کے مطابق فقیر نے سیدنا مخدوم علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز جا کر حاضری دی اور کراچی چلے گئے۔ کراچی پہنچ کر ٹھلا رام کھیم چند کے مسافر خانے میں قیام کیا۔

Marfat.com
Marfat.com

مسافر خانے کے ہندو برہمن کو آپ کے متعلق اطلاع دینا:

ٹھلا رام کھیم چند کے مسافر خانے میں اور بھی کئی ایک درویش فقیر رہتے تھے۔ جو کہ مانگ مانگ کر لایا کرتے اور گذارہ کیا کرتے تھے۔ جب تک تو آپ کے پاس روپے تھے۔ ان کو بھی کھلاتے رہے اور خود بھی چائے پی لیا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ اناج تو کھایا نہیں کرتے تھے۔ جب خرچ ختم ہو گیا اور چائے وغیرہ کا کچھ بندوبست نہ ہو سکا۔ تو دوسرے فقیر جو وہاں گداگر رہتے تھے۔ آپ کو کہنے لگے مولوی صاحب آپ بھی ہمارے ساتھ مانگنے کے لئے جایا کرو۔ اور کھایا پیا کرو۔ ایسے تو تم مر جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا کہ مرنے کے لیے ہی تو آیا ہوں۔ مانگنا ہمارا پیشہ نہیں ہے اور نہ ہی آپ ان کا مانگا ہوا ان سے لے کر کھاتے۔ جب مزید پانچ سات روز بھوکے گذر گئے تو اتنے دنوں کے بعد مسافر خانے کے ہندو برہمن جس کے پاس دو ولائیتی گائے تھیں اس کو رات خواب میں آپ کے پیر و مرشد غلام جیلانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا بیٹا آج سے پانچ سات روز ہو گئے ہیں بھوکا ہے۔ تم درویشوں کی خبر ہی نہیں لیتے ہو۔ اور اس برہمن کو آپ کا پورا حلیہ اور نام تک بتلایا۔ لیکن ہندو برہمن نے اس کا کچھ خیال نہ کیا۔ اور سوچا کہ یہ وہم ہے صبح اٹھا اور گائے کا دودھ دہونے کے لئے بیٹھا تو دودھ بند ہے اب اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ رات خواب میں جو بزرگ فرما رہے تھے۔ ہمارا بیٹا مسافر خانے میں بھوکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دودھ بند ہو گیا ہے۔ اب آپ کی تلاش میں مسافر خانے آیا۔ آپ وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو اس حلیہ سے پہچان کر جو کہ رات کو خواب میں دیکھا ہوا تھا۔ نزدیک جا کر آداب عرض کر کے التجا کی کہ مولوی صاحب آپ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ جو کچھ رات خواب میں دیکھا تھا سب کہہ سنایا۔ اور منت سماجت سے عرض کرنے لگا کہ میری گائے نے دودھ دینا بند کر دیا ہے۔ برائے مہربانی اس کا کوئی بندوبست کریں۔ اور کھانا کھائیں۔ مجھے

Marfat.com
Marfat.com

تورات کو بہت جھڑک ملی ہے۔آپ مسکرا کر فرماتے ہیں کہ پنڈت صاحب آپ کوئی فکر نہ کریں۔آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔چلو میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔

آپ اس کے گھر گئے اور بسم اللہ پڑھ کر برتن لے کر اس کی گائے کے نیچے دودھ دوہنے کے لیے بیٹھ گئے۔گائے نے بھی دودھ چھوڑ دیا۔پنڈت جی بہت خوش ہوئے۔اور آپ کو دودھ پلایا۔اور اچھی طرح خاطر تواضع کی اور عذر خواہی چاہی پھر تو آپ جب تک وہاں رہے پنڈت صاحب دونوں وقت آپ کو ایک گڈوی دودھ کی دے آیا کرتے۔اور چائے بنانے کی دوسری چیزیں چینی۔چائے۔اور لکڑی تک کا بندوبست بھی کر کے دیا۔آپ نے دودھ اور چائے بنانے کا سامان لے کر ان فقیروں کو دے دیا۔اور فرمایا کہ چائے بناؤ۔آپ بھی پیو اور تھوڑی سی ہمیں بھی پلا دیا کرو۔

کچھ دن ایسا ہی چلتا رہا۔

بمبئی جانے کا حکم:

اس کے بعد ایک دفعہ رات کو خواب میں آپ کے پیرومرشد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب تم بمبئی چلے جاؤ۔صبح جہاز جانے والا ہے۔آپ نے صبح اٹھ کر بستر ہ وغیرہ باندھ کر تیاری کر لی۔آپ کو وہ فقیر جو گداگر تھے۔پوچھتے ہیں۔مولوی صاحب آج کہاں کی تیاری ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا بمبئی کی۔وہ ہنس کر کہتے ہیں کہ بمبئی کے تو یہاں سے تیرہ چودہ روپیہ کرایہ لگتا ہے۔تو آپ کس طرح جائیں گے آپ نے فرمایا جس طرح ہمارے پیرومرشد پہنچادیں گے اسی طرح چلے جائیں گے۔وہ گداگر کہتے ہیں کہ اچھا دیکھتے ہیں آج ہم بھی آپ کا پیر کہ کس طرح آپ کو بمبئی پہنچاتا ہے۔آپ نے فرمایا اچھا دیکھ لینا۔آپ اپنا بستر ہ وغیرہ باندھ کر بیٹھ گئے۔ادھر جہاز جانے کا بھی وقت قریب آرہا تھا۔تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک سیٹھ صاحب آئے۔اور سید ھے آپ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے۔اور آپ سے کہنے لگے کہ آپ کا یہ نام ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ فلاں جگہ کے رہنے والے ہیں میں نے سنا ہے کہ آپ بمبئی جارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ سیٹھ صاحب آپ کو ایک فیٹن پر بٹھا کر لے چلے اور ان گدا گروں کو پتہ چلا کہ مولوی صاحب کو تو ایک سیٹھ لے گیا ہے۔ وہ دو چار پیچھے ہو لئے چلو ہم بھی دیکھیں کہ سیٹھ صاحب مولوی صاحب کو کدھر لے جاتے ہیں فیٹن ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ پیچھے سے دو اور سیٹھ آپ کو بلاتے ہوئے آپ کے پاس جا پہنچے اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب آج آپ کہاں تشریف لے جارہے ہیں ہم تو آج آپ کو ملنے کے لیے آئے ہیں آپ فرمانے لگے کہ میں آج بمبئی جارہا ہوں مجھے وہاں ضروری پہنچنا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اچھا ہم بھی آپ کے ساتھ بندرگاہ تک چلتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر پہلے سیٹھ صاحب نے آپ کو بمبئی کا ٹکٹ لے دیا۔ اور کچھ نذرانہ پیش کیا۔ دو سیٹھوں نے بھی بعد فراغت بات چیت کے آپ کو پچیس پچیس روپے نذرانہ پیش کیا۔ اور عذر معذرت پیش کرتے ہوئے چلے گئے۔ اب وہ گداگر بھی اس جگہ آئے ہوئے تھے ان سے آپ مخاطب ہو کر فرمانے لگے دیکھا ہمارے پیر کو آؤ تم نے بھی جانا ہے تو لے چلوں۔ ایک ان میں سے کہنے لگا مولوی صاحب مجھے بھی لے چلو آپ نے اس کا بھی ٹکٹ خریدا اور اپنے ساتھ جہاز میں بٹھالیا۔

پیرو مرشد کا خواب میں نام اور حلیہ کوئلہ کے ٹھیکیدار کو بتانا:

آپ کو بمبئی پہنچنے پر جہاز سے اترتے ہی ایک آدمی ملا۔ اور کہنے لگا کہ آیئے مولوی صاحب آپ میرے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوویں۔ آپ اس کے ساتھ اس کے گھر پر تشریف لے آئے خوب اچھی طرح خاطر تواضع کی اور کھانا وغیرہ کھلایا۔ اور کہہ دیا کہ مولوی صاحب آپ جتنے دن یہاں قیام کریں۔ میرے غریب خانہ پر ہی تشریف رکھیں۔ آپ نے اتنی خاطر تواضع اور گھر لے آنے کا سبب پوچھا کہ آپ کو میرا نام اور پتہ کسی نے بتلایا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے آج رات خواب میں ایک

Marfat.com
Marfat.com

بزرگ ملے تھے جنہوں نے آپ کا نام اور پتہ بتلایا تھا کہ میرا بیٹا جہاز پر آ رہا ہے اس کا یہ نام ہے اور یہ حلیہ ہے مجھے آپ کی صورت دکھلائی گئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو اپنے گھر لے آؤ۔ اور اس کی خاطر تواضع کرو۔ اسی کے ذریعہ تمہارا مقصد بر آئے گا۔ میرا یہ کوئلہ کا ٹھیکہ ہے۔ کوئلہ کی دکان ہے میں آپ لوگوں کا خدمتگار ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں گے۔ کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ آپ سن کر بہت خوش ہوئے اور اس کے لئے دعا کی۔

پیرومرشد کا خواب میں قاتل کا بتانا:

آپ کے ساتھ وہ ایک گداگر بھی تھا جو کہ کراچی سے ساتھ آیا تھا۔ چند دن کے بعد ایک دفعہ رات کو خواب میں آپ کے پیرومرشد آپ کو فرماتے ہیں کہ بیٹا یہ جو تمہارے ساتھ دوسرا گداگر ہے۔ اس کو یہاں سے نکال دو اس کے پیچھے اس کی تلاش میں پولیس لگی ہوئی ہے۔ اس کو پاس رکھنے سے تمہیں ایذا پہنچے گی۔ یہ پیچھے خون کر کے آیا ہوا ہے۔ آپ نے صبح اٹھ کر اس سے تنہائی میں دریافت کیا کہ تم سچ بتاؤ تم خون کر کے آئے ہو۔ وہ رو پڑا اور بولا کہ سچ ہے۔ خدا کے لیے آپ میرے لیے دعا کریں۔ کہ اس فعل سے نجات پا جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا آج رات ٹھہرو آپ نے رات کو اپنے پیرومرشد سے دریافت کیا کہ اس بیچارے کا کچھ بندوبست ہو سکتا ہے تو فرمایئے آپ کے پیرومرشد فرماتے ہیں کہ ہاں ایک صورت ہے اس کے بچ جانے کی وہ یہ کہ اس کو اجمیر شریف خواجہ صاحب کے دربار بھیج دو۔ اور اسے کہہ دینا پورے چھ ماہ خواجہ صاحب کے دربار کے اندر چاردیواری کی حدود میں گذارے۔ اس کے بعد جہاں چلا جائے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ نے اس کو وہاں جانے کا حکم دے دیا۔ اور فرما دیا کہ پورے چھ ماہ وہاں تم گذار کر جہاں مرضی ہو چلے جانا۔ وہ نامراد صبح کو اٹھتے ہی آپ کے بستر سے آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی ایک گھڑی

Marfat.com
Marfat.com

سونے کی زنجیر والی جو کہ سیٹھ سے ملی ہوئی تھی اور کچھ روپے لے کر آپ سے رخصت لے کر رفو چکر ہو گیا۔ آپ نے جب بستر ٹٹولا تو کچھ نہ پایا۔ آپ نے گھر والے دوکاندار سے پوچھا کہ میرے بستر پر ایک گھڑی اور کچھ نقدی تھی۔ شاید آپ کو معلوم ہو۔ دوکاندار آپ سے عذر معذرت کرتا ہوا بولا کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ البتہ وہ آپ کے ساتھ جو دوسرا مہمان تھا۔ ان سے دریافت کریں۔ آپ فرماتے ہیں وہ تو چلا گیا ہے۔ اس کا چال چلن ہی ایسا تھا۔ خیر وہ دوکاندار کہنے لگا کہ میں اسے پکڑ کر لاؤں۔ آپ فرمانے لگے کہ چلو جانے دو ہمیں اللہ اور دے دے گا۔ اس کو ضرورت ہوگی وہ لے گیا ہے اس کے بعد آپ نے کوئلہ کے ٹھیکیدار سے اجازت طلب کی کہ آپ کا تو جو مقصد تھا بر آ گیا ہے اور درویش کو ایک جگہ بیٹھے رہنے کا حکم نہیں ہے۔

اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار پر حضرت علی شیر خدا کا بشکل شیر آنا:

بمبئی میں کوئلہ کے ٹھیکیدار سے رخصت لینے کے بعد آپ نے مزار مبارک ایک بزرگ المشہور حاجی ملنگ جانے کا ارادہ کیا۔ یہ مزار مبارک دراصل ایک اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جن کا نام مبارک ابو الفضل محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہے آپ کا مزار مبارک ایک پہاڑی کے اوپر ہے۔ ان کے مزار مبارک کے خادم ایک ہندو قوم میں برہمن صاحب ہیں۔ ہیں تو ہندو لیکن عقیدہ اُن کا اصحابی رسول رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہے۔ آپ اُن سے جا کر ملے۔ وہاں کا جو رویہ اور طرز گذران تھی دیکھی۔ وہاں صاحب مزار یعنی حاجی ملنگ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی چار دیواری کا دروازہ رات کو بند کر دیا جاتا تھا۔ کسی کو اندر رہنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر کوئی زیادہ اصرار کرنے پر اندر رہ بھی جاتا تو صبح اس کی اندر سے لاش نکلتی تھی۔ اس لیے وہاں پر جو صاحب خدمت برہمن تھے کسی کو حتیٰ المقدور رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے آپ نے بھی وہاں اس صاحب خدمت یعنی برہمن سے رات کو اندر رہنے کی اجازت طلب

Marfat.com
Marfat.com

کی لیکن وہ کب مانتے تھے۔ کہنے گے نہیں نہیں مولوی صاحب یہاں اندر رہنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔ اندر بہت خطرہ ہے رات کو جو اندر رہ جاتا ہے تو صبح اس کی لاش نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں بھی تو مرنے کے لیے آیا ہوا ہوں۔ آپ مجھے اندر رہنے دیں خیر آپ کے بہت اصرار کرنے پر پنڈت صاحب نے آپ کو اتنا کہہ دیا کہ اچھا مولوی صاحب آپ کو اگر اپنی زندگی درکار نہیں ہے تو تم بڑی خوشی سے اندر رہ سکتے ہو۔ میں آپ کے کفن کا بندوبست کرتا ہوں اور کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں جائیے میرے بھی کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ کچھ کپڑا خرید کر رکھ دینا۔ اسی گفتگو پر ہی وہ پنڈت تو دروازہ بند کر کے چلے گئے اور آپ اندر مصلہ بچھا کر دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اور اللہ اللہ کرنے لگے اور اسی فکر میں بیٹھے رہے کہ دیکھیں کیا وجہ ہے کہ یہاں سے کوئی زندہ رہ کر نہیں نکلتا اتنے ہی صاحب مزار ہم لوگوں سے ناراض ہیں جو اپنے پاس ہمیں ایک رات بھی نہیں رہنے دیتے۔ کیا وجہ ہے اسی فکر میں تھے کہ ایک دو بجے کا وقت ہو گیا اسی اثناء میں دیکھتے ہیں کہ دروازہ کے باہر ایک شیر ببر بہت بڑا قد آور اور بارعب آیا اور آتے ہی اس نے زور سے گرج دار آواز لگائی جس کے لگنے سے دروازہ کھل گیا اور تالہ کنڈہ میں ہی لٹکتا رہ گیا۔ شیر آپ کے پاس سے ہی گذرتا ہوا سیدھا مزار مبارک کے روبرو جا کر کھڑا ہوا اور ایک گھنٹہ بھر چپ چاپ اپنے سر کو جھکائے ہوئے کھڑا رہا اس کے بعد پچھے پاؤں ہی واپس لوٹتا ہوا دروازہ پر پہنچا وہاں کھڑے ہو کر پھر ایک زور سے گرجدار آواز لگائی جس کے لگتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اور تالہ بدستور لگ گیا۔ آپ اس ماجرا کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور دل میں خیال کیا کہ اس شیر کی آواز کی دہشت سے ہی لوگ مرجاتے ہوں گے یہی وجہ ہے کہ رات کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے اور جو اندر رہتا ہے اس کی صبح لاش نکلتی ہے۔ خیر صبح ہوئی پنڈت صاحب خدمت نے آ کر دروازہ کھولا اور دیکھا کہ مولوی صاحب تو ویسے ہی بیٹھے

Marfat.com
Marfat.com

ہوئے ہیں جیسے رات چھوڑ کر گئے تھے ہنس کر آ کر آپ سے مصافحہ کیا اور آپ کے
پاس بیٹھ گئے اور آپ سے پھر اچھی گفتگو میں پیش آئے آپ نے پنڈت صاحب سے
دریافت کیا کہ پنڈت جی یہ کیا وجہ ہے کہ مزار اور جگہ تو مسلمانوں کی اور مختار آپ
لوگ۔ پنڈت صاحب نے آپ کو بڑی تحمل مزاجی سے اس کا سارا واقعہ سنایا۔ اور سب
حقیقت سے آگاہ کیا۔ کہ یہاں پر بہت عرصہ پہلے اسی پہاڑی پر دیووں کا بہت بڑا
مندر تھا اور وہ یہاں کے پجاری تھے مدینہ منورہ میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور ارد گرد صحابہ کرام جیسے چاند کے ارد گرد ستارے
ہوتے ہیں تشریف فرما تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ کشف کے اس مندر
سے آگاہ ہو کر اصحاب کو فرمانے لگے کہ ہندوستان میں فلاں جگہ پر ایک بہت بڑا
دیوؤں کا مندر ہے اس کو حاجی ملنگ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لیتے ہوئے فرمانے لگے
کہ یہ اس کو جا کر فتح کریں گے پھر اس کے بعد یہ بزرگ ملک عرب سے یہاں تشریف
لائے یہاں آ کر یہ جگہ جو ہے آ کر بیٹھ گئے۔

خوبصورت ہندو لڑکی کا پتھر میں تبدیل ہونا:

دیوؤں کو پتہ چلا کہ آج ایک مسلمان آ گیا ہے ہمارے لئے خیر نہیں ہے کوئی
بندوبست کریں ورنہ یہ کوئی گل کھلائے گا۔ یہ سوچتے ہوئے انہوں نے ایک لڑکی کو جو
کہ ان کے کسی بڑے کی لڑکی تھی اچھے لباس میں ملبوس کر کے ان کے پاس بھیج دی اور
وہ ایک آنکھ سے کانی تھی حضور کے سامنے جب آئی تو آپ کے دہن مبارک سے بس
اتنا ہی لفظ نکلا کہ کانی ابھی تو پتھر نہیں ہوئی۔ تمہارے سر پر تو ہمارا چراغ جلے گا۔ بس اتنا
کہنا ہی تھا کہ وہ پتھر ہو گئی۔ وہ یہی ہے جو سامنے حضور کے سرہانے مبارک کی طرف
پتھر ہوئے کھڑی ہے۔ اب رات کو اس کے سر پر یہ چراغ جلتا ہے۔ یہ جب پتھر ہو گئی
تو بہت دیر ہو گئی دیو کہنے لگے کہ ہماری لڑکی ابھی تک واپس نہیں آئی اس کی ایک چھوٹی

Marfat.com
Marfat.com

بہن تھی وہ بہت خوبصورت تھی وہ کہنے لگی میں جا کر پتہ کرتی ہوں وہ بھی اسی طرح اچھے لباس میں ملبوس ہو کر حضور کے سامنے آئی حضور کو اس کی حالت پر کچھ ترس آ گیا اور پیار سے فرمانے لگے آؤ بیٹی آؤ۔ تو تو بڑی اچھی بیٹی ہے بس حضور کی زبان مبارک سے اس کے لئے اچھی کا لفظ نکل آیا۔ تو یہ اچھی ہوگئی اور اس کو تو حضور نے مسلمان کر لیا اسی کی اولاد سے ہم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا خاندان جب سے ہی اسی حالت میں چلا آ رہا ہے خیر اور بھی بہت باتیں کیں۔ بعد فراغت گفتگو کے پنڈت صاحب نے آپ سے فرمایا کہ آپ جتنے دن یہاں رہیں ہمارے ہاں سے کھانا نوش کیجئے آپ نے فرمایا اناج تو میں کھاتا ہی نہیں البتہ چائے پی لیا کروں گا۔ القصہ یہاں کئی روز رہ کر پھر آپ نے شہر میں سکونت اختیار کی۔

بمبئی میں بابا پر تومن صاحب کے مزار مبارک پر حاضری:

بمبئی میں قیام کے دوران آپ ایک بزرگ بابا پر تومن رحمہ اللہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ حاضری دینے کے بعد آپ نے صاحب مزار سے عرض کی کہ یہاں کا صاحب علاقہ تو دکھائیں۔ ان سے ملاقات کروائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک انگریز مزار پر آیا۔ فاتحہ خوانی کی اور مزار کے گرد کئی چکر لگانے کے بعد آپ سے عرض کرنے لگا کہ آپ نے یاد فرمایا: اس لیے غلام حاضر ہے۔ آپ کو تھوڑی حیرانگی ہوئی صاحب علاقہ اور انگریز۔ آپ نے صاحب مزار سے سوال کیا تو اس پر صاحب مزار نے آپ کو بتایا کہ جیسا دیس ویسا بھیس۔ چونکہ ارد گرد کے تمام لوگ انگریز تھے یا انگریزی طور طریقے اختیار فرماتے تھے اس لیے ان کا صاحب علاقہ بھی انگریز ہے لیکن یہ انگریز مسلمان ہے۔ اور اردو بھی بولتے تھے اور علاقہ کا مالک ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پیر بھائی سیٹھ مہر بخش سے ملاقات کا واقعہ:

چند دن اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر رہ کر مہائم شریف میں اپنے پیر بھائی مہر بخش جو کہ ایک کارخانہ کے مالک تھے۔ بحکم سرکار پیر و مرشد کے ملنے کے لئے گئے۔ کارخانہ کے دروازے پر چوکیدار تھا۔ اس نے اندر نہ جانے دیا۔ آپ نے اسے ایک رقعہ لکھ کر دیا۔ سیٹھ صاحب نے اندر سے رقعہ پڑھ کر آٹھ آنے دے کر چوکیدار کو باہر بھیج دیا۔ آپ نے آٹھ آنے سیٹھ مہر بخش کو واپس کر دیئے اور دونوں چوکیداروں کو چار چار آنے دیکر واپس اسٹیشن پر آ گئے۔ چوکیدار نے جب آٹھ آنے سیٹھ صاحب کو واپس کئے تو انہوں نے پھر دوبارہ اس رقعہ کو جو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا اٹھا کر غور سے پڑھا تو چوکیدار کو بلا کر پوچھا کہ وہ درویش کہاں گئے ہیں۔ اس نے اسٹیشن کی طرف اشارہ کیا۔ سیٹھ صاحب نے اپنے لڑکے کو موٹر سائیکل پر دوڑایا۔ لیکن آپ ٹکٹ خرید چکے تھے۔ سیدھے اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار پر آ گئے۔ بعد میں سیٹھ صاحب خود وہاں حاضر ہوئے۔ اور معافی کے خواستگار ہوئے اور عرض کی کہ اگر آپ رضامند ہوں تو میں خود آپ کے عرب کے سفر کا خرچ کا بندوبست کر دوں۔ اور ایک نوکر بھی آپ کے ساتھ روانہ کر دوں آپ کی خدمت کے لئے۔ لیکن آپ نہ مانے۔ سیٹھ صاحب چار و ناچار کچھ نذرانہ پیش کر کے واپس آ گئے۔ پھر انہوں نے اپنے ایک دوست جن کا نام قاسم علی سیٹھ تھا۔ اس کو آپ کے متعلق بتلایا۔ قاسم علی سیٹھ خود آپ کے پاس پہنچے اور کہا کہ مولوی صاحب میرا لڑکا بیمار ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ آپ نے دعا کی۔ لڑکے کے صحت یاب ہونے پر قاسم علی سیٹھ نے دس روپے نکال کر دیئے۔ آپ نے قبول فرمائے۔ قاسم علی سیٹھ صاحب نے پوچھا کہ مولوی صاحب مہر بخش نے آپ کو عرب کے پورے سفر خرچ کی پیش کش کی لیکن آپ نے قبول نہیں کی۔ اور میرے دس روپے قبول کر لئے۔ یہ کیا بات ہے

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے فرمایا میں اس کے پاس صرف ملاقات کے لئے گیا تھا۔ وہ میرا پیر بھائی بھی ہے۔ لیکن اس نے میری ملاقات کی قدر نہ کی کہ چوکیدار کو صرف آٹھ آنے دے کر باہر بھیج دیا۔ اور خود ملاقات کے لیے نہیں آئے اور نہ ہی اندر بلایا۔ میں نے اس بے رخی کو ناپسند کیا۔ اور سفر خرچ کو قبول نہیں کیا۔

قاسم علی سیٹھ صاحب نے عرض کی کہ میری طرف سے حج کے سفر خرچ کو قبول فرمالیں جو آپ نے قبول کی تو قاسم علی سیٹھ صاحب نے حج کے سفر خرچ کا بندوبست کر دیا۔

دودھ تو اچھا کڑھا ہے:

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اناج بہت کم استعمال کرتے تھے۔ ان کی خوراک زیادہ تر کوئلے پر بھنا ہوا آلو، پان اور چائے تھی۔ بمبئی میں ایک چائے کی دکان پر چائے پینے کے لیے جاتے تھے۔ ایک روز آپ اس دکان پر چائے پینے گئے تو ایک درویش اپنے لگ بھگ ۴۰ مریدین کے ہمراہ چائے کی دکان پر آیا اور آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ واہ واہ دودھ تو بہت اچھا کڑھا ہے۔ واہ دودھ تو بہت اچھا کڑھا ہے۔ بار بار یہ کہتا تھا۔ لیکن ایک کسر رہ گئی ہے۔ سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے جب یہ سنا تو ناراض ہو کر غصے میں بولے۔ ابے او اندھے کیا دیکھتا ہے۔ دودھ دیکھتا ہے دودھ والے کو نہیں دیکھتا۔ اس بات کی خبر آپ نے اپنے شیخ پیر و مرشد غلام جیلانی صاحب کو بذریعہ روحانی ڈاک اطلاع دی۔ دوسرے دن علی الصبح وہ اپنے مریدین کے ہمراہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا۔

سی آئی ڈی انسپکٹر کا تفتیش کرنا:

بمبئی میں ایک دفعہ اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار پر واقعہ پیش آیا۔ ایک سی آئی ڈی انسپکٹر کو شک گذرا کہ مولوی صاحب کام تو کرتے نہیں کھاتے پیتے کہاں

Marfat.com
Marfat.com

سے ہیں۔ تین ماہ تک آپ کی تفتیش میں لگا رہا۔ تین ماہ کے بعد ایک دفعہ آپ ایک ہوٹل میں چائے پی رہے تھے کہ وہی انسپکٹر بھی اسی ہوٹل میں آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور سوال کرنے لگا مولوی صاحب میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: دریافت کیجئے۔ اس نے کہا مجھے تین ماہ ہو گئے ہیں۔ آپ کے متعلق دریافت کرتے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کا کاروبار کیا ہے۔ اور ذریعہ معاش کیا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یا تو آپ سی آئی ڈی میں ہیں آپ کو تنخواہ ملتی ہے۔ یا آپ کیمیا گر ہیں۔ یا آپ کو دست غیب سے ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا: آپ نے جو کچھ کہا درست ہے فقیر ہر کو طرح سے ملتا ہے فقیر آپ کے محکمہ سی آئی ڈی میں بھی ہوتا ہے اور کیمیا گر بھی ہے۔ اور دست غیب سے بھی ملتا ہے۔ خدا جس طرح چاہتا ہے اسی طرح دیتا ہے۔ انسپکٹر نے آپ کی اطلاع اپنے دفتر میں دے دی۔ اس وقت سی آئی۔ ڈی کا بڑا افسر انگریز تھا۔ اس نے بذریعہ پولیس آپ کو دفتر میں بلوالیا۔ اور کہا کہ ہمیں آپ کے متعلق کچھ شکوک ہیں۔ کہ آپ کاروبار تو کچھ نہیں کرتے تو ذریعہ معاش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں درویش ہوں خدا ہمیں اپنے خزانہ سے دیتا ہے۔ جس کا علم نہ آپ کو ہے نہ مجھے۔ اس پر انگریز افسر نے کہا کہ ہم آپ کو چند دن رکھ کر دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ کو کس طرح غیب سے ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بہتر آپ میرے لیے ایک مصلّہ (جائے نماز) اور پانی اور ایک لوٹا دے دیں۔ انہوں نے ان چیزوں کا بندوبست کر دیا۔ اللہ کی قدرت دو دن گذرنے کے بعد جو سیٹھ آپ کے پاس اصحابی رسول رضی اللہ عنہ کے مزار پر آیا کرتے تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ مولوی صاحب سی آئی۔ ڈی کے دفتر میں ہیں۔ وہ وہیں آ کر مل جایا کرتے اور جو پھل فروٹ ہدیہ پیش کرنا ہوتا وہیں پیش کر دیتے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ خدا ان کو اس جگہ بھی رزق پہنچا دیتا ہے۔ تو وہ آپ کے متعلق مطمئن ہو گئے آپ تیرہ دن وہاں

Marfat.com
Marfat.com

رہے۔ جب بارہ دن گذر گئے تو انگریز افسر کے لڑکے کو پیٹ میں درد ہو گیا۔ بہت سے ڈاکٹر آئے لیکن آرام نہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ہو تو میں بھی اللہ اللہ کر کے دیکھوں۔ انہوں نے کہا بہت خوب۔ آپ نے کچھ کلمات پڑھ کر دم کیا درد ٹھیک ہو گیا۔ انگریز افسر نے دس روپے کا نوٹ آپ کو دیا۔ آپ نے اس کی بتی بنا کر انگریز کے سامنے ہی جلا دیا۔ اور فرمایا کہ ڈاکٹروں کی فیس پچاس پچاس روپے اور اللہ اللہ کی صرف دس روپے۔ انگریز نے آپ سے معافی مانگی اور بڑی عزت سے روانہ کر دیا۔

بمبئی میں سٹے باز سیٹھوں کا تنگ کرنا:

جب آپ نے بمبئی شہر میں سکونت اختیار کی اور آپ کو کئی روز گذر گئے سیٹھ آ آ کر بہت تنگ کرنے لگے۔ سٹے کی بابت پوچھتے رہا کرتے۔ آپ نے ایک دفعہ ایک سیٹھ سے وعدہ کیا کہ اچھا کل صبح آؤ۔ تو میں تمہیں نمبر بتلاؤں گا۔ رات کو آپ توجہ کر کے سوئے خواب میں ایک بزرگ دکھلائی دیئے جن کے ہاتھ میں ایک چھری ہے اور دوسرے ہاتھ ایک خنزیر کا بچہ ہے آپ سے فرماتے ہیں۔ مولوی صاحب اس کو ذبح کر دو۔ آپ خواب میں ہی فرماتے ہیں یہ تو حرام ہے۔ اس کو کیسے ذبح کر دوں۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں یہ حرام تو ہے۔ سٹا بتلانا حلال ہے یہ کہاں لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اس بات پر توبہ کی اور صبح کسی جنگل کی طرف نکل جانے کا ارادہ کر لیا۔

قبلہ پیر و مرشد سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کا ضعیف العمر شخص کے روپ میں آنا کھانا کھلانا اور غائب ہو جانا:

صبح اٹھتے ہی اسٹیشن پر جا کر ٹکٹ کلکٹر سے کہا کہ مجھے اس اسٹیشن کا ٹکٹ دے دو جہاں پر جنگل ہی جنگل ہو۔ آبادی نزدیک نہ ہو۔ اس نے تھوڑی دیر سوچ کر دس آنے کے پیسے لیے اور ٹکٹ دے دیا۔ آپ گاڑی میں آ بیٹھے۔ گاڑی بہت دیر تک چلنے کے بعد ایک جگہ جنگل ویرانے میں کھڑی ہو گئی۔ آپ نے چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا

Marfat.com
Marfat.com

تو جگہ پسند آئی۔ دل میں خیال کیا۔ کہ بس ہمارا اسٹیشن یہی ہے اتر کر چل پڑے۔ تین دن اسی جنگل میں چلتے پھرتے گذر گئے۔ چوتھے دن دل میں خیال کیا کہ کسی اونچی جگہ چڑھ کر آبادی کو دیکھیں۔ چل کر پانی تو پئیں۔ نزدیک ایک پہاڑی پر چڑھ کر دیکھا تو چاروں طرف کوئی آبادی نظر نہ آئی۔ ناچار بیٹھ گئے۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ دیکھتے ہیں ایک ضعیف العمر سفید ریش ہاتھ میں عصا پکڑے ہوئے اسی پہاڑی پر آہستہ آہستہ عصا ٹکاتے ہوئے چڑھ رہے ہیں۔ آپ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے پاس بٹھا کر اس کو دبانے لگے۔ وہ ٹیک لگا کر ایک پتھر کے ساتھ لیٹ گئے۔ آپ ان کو مٹھی چاپی کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ایسے ہی دوران گفتگو میں وہ بزرگ آپ سے فرمانے لگے دیکھو یار میں کل یہاں آیا تھا۔ یہاں میں نے روٹی پکائی تھی اور خوب کھائی تھی۔ آپ ہنس کر فرماتے ہیں بابا ہمیں تو چار روز گذر گئے ہیں یہاں کہیں روٹی پانی کا بندوبست نظر نہیں آیا۔ آپ کل کس وقت آئے تھے اور روٹی پکائی کھائی تھی۔ وہ ذرا زور سے تھوڑے غصے میں آ کر کہتے ہیں۔ کسی کی بات بھی سنا کرو آپ پھر ہنس پڑے اور کہتے ہیں کہ اچھا بابا جی سناؤ۔ پھر وہ بزرگ فرماتے ہیں دیکھو میں کل یہاں آیا تھا میں نے یہاں روٹی پکائی تھی اور خوب پیٹ بھر کے کھائی تھی۔ آپ بھی ان کی باتوں کا جواب ہاں جی! ہاں جی! سے دیتے جاتے اور مسکراتے جاتے ہیں وہ بزرگ دوران گفتگو میں آپ سے فرماتے ہیں کہ تم نے کل روٹی نہیں کھائی تھی۔ دیکھو میں نے اس (ایک پتھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) پتھر کے نیچے رکھی ہوئی تھی اس کو نکال کر لاؤ۔ آپ فرماتے ہیں جب میں نے اس پتھر کو اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کیلے کے پتے پر تازہ گرم گرم بھونے ہوئے آلو رکھے ہیں اسی طرح بدستور ان سے گرمی کی بھاپ نکل رہی ہے۔ اٹھا کر لے آیا۔ آ کر بابا جی کے سامنے رکھ دیئے۔ پھر وہ بزرگ فرماتے ہیں بیٹا کھاؤ آپ نے کھائے اور بعد میں بابا جی سے فرمایا! بابا جی

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے کھانا کھلایا ہے تو کہیں سے پانی بھی پلا دیں۔ انہوں نے ایک ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا! وہ دیکھو سامنے مسجد نظر آتی ہے وہاں چلے جاؤ۔ وہاں پانی موجود ہے۔ آپ نے جو نظر اٹھا کر دیکھا۔ سامنے ایک مسجد نظر آ رہی ہے آپ اس جنگل میں دو تین دن تک گھومتے رہے لیکن کوئی مسجد نظر نہیں آئی۔ لیکن اس بزرگ کی انگلی کے اشارہ سے جھٹ مسجد نظر آ گئی۔ اس کے بعد وہ بزرگ آپ سے رخصت ہو کر چل دیئے۔ تھوڑے فاصلے پر ہی ابھی گئے تھے۔ آپ نے نگاہ اٹھا کر جو دیکھا تو آپ کو اپنے پیر و مرشد نظر آئے۔ آپ نے چاہا کہ دوڑ کر ان سے ملوں۔ آپ نے دوڑنے کی کوشش کی کہ ایک پتھر سے ٹھوکر لگی۔ پاؤں میں لکڑی کی بنی کھڑائیں جو پہن رکھی تھی نکل گئی۔ اس کو دوبارہ پاؤں میں ڈالنے کے لئے جھکے اور اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جب نظر دوبارہ اٹھائی۔ تو ایک ہی نظر کے پردے میں کیا دیکھتے ہیں کہ پیر و مرشد غائب ہو گئے ہیں۔

دھوکے ہی دھوکے میں رہے پہچان نہ سکے
کیا خبر تھی چھپ کے پردے میں وہ آئے ہیں

جنات کی مسجد میں بطور امام نماز پڑھانا اور قیام اور جس پھل کی طرف نگاہ کرتے پھل خود بخود پاس آ جاتا:

پیر و مرشد تو آنکھوں سے غائب ہو گئے اور آپ سیدھے مسجد کی طرف چل پڑے جا کر دیکھا تو مسجد کے دروازہ پر تالہ لگا ہوا ہے۔ دل میں خیال کیا کہ اول تو جنگل میں مسجد بنانے کا مقصد کیا۔ اگر بنائی ہے تو تالہ لگانے کا کیا مقصد۔ اسی سوچ میں تھے کہ مسجد کی پچھلی طرف سے ایک شخص آیا اچھا امیر آدمی دیکھنے میں معلوم ہوتا تھا۔ چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے گلے میں اچکن سر پر ذرین ٹوپی آتے ہی السلام علیکم۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور چابی نکال آپ

Marfat.com
Marfat.com

کے حوالے کی اور چلا گیا آپ نے مسجد کا دروازہ کھولا۔ اندر جا کر دیکھا۔ تو مسجد بالکل صاف اور دریوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ وضو کرنے کی جگہ بنی ہوئی۔ غسل خانے بھی ہیں کنواں لگا ہوا ہے۔ اور صحن میں چھوٹا سا باغیچہ بھی لگا ہوا ہے۔ جس میں پھل دار درخت بھی ہیں۔ آپ نے پانی پیا۔ نماز کا وقت آیا آذان دی۔ لیکن نمازی تو کوئی نہ آیا۔ اکیلے ہی نماز پڑھ لی۔ مسجد کے اندر بند الماریاں لگی ہوئیں تھیں۔ آپ نے ایک کو کھولا جس میں برتن کھانا پکانے کے چھوٹے بڑے پڑے ہیں دوسری الماری کھولی جس میں بند ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ کسی میں چائے، کسی میں چینی، کسی میں مصالحہ کسی میں کچھ کسی میں کچھ۔ آپ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ایک طرف ایک کونے میں ایک بکس رکھا ہوا تھا۔ اس کو کھول کر دیکھا تو اس میں تازے کیلوں کا ایک گچھا پڑا ہوا ہے۔ آپ نے نکال کر کھائے۔ اس خیال سے کہ اگر کوئی آ بھی گیا تو ہم پیسے دے دیں گے۔ الماریوں سے برتن نکالے اور چائے چینی نکال کر چائے بھی پکائی۔ کھا پی کر فرماتے ہیں اے اللہ! میں تو کھانا کھانے کے بعد پان بھی کھایا کرتا ہوں۔ اندر جو گئے تو دیکھا کہ منبر پر ایک پان لگا ہوا رکھا ہے۔ آپ نے اٹھا کر کھالیا۔ اسی طرح جس وقت پان کھانے کا ارداہ فرماتے منبر پر سے پان مل جاتا۔ اور چائے وغیرہ الماریوں میں رکھی ہوئی تھی۔ پکا لیتے اور پی لیتے۔ صحن میں باغیچہ میں جاتے جس پھل کی طرف اشارہ یا نگاہ اٹھا کر دیکھتے نیچے آ گرتا۔ آپ ان سب باتوں کو دیکھ کر حیران تھے۔ کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ میں کہیں کسی جادو وغیرہ میں تو نہیں پھنسا۔ ایک دفعہ رات کو خواب میں اپنے پیرومرشد سے فرماتے ہیں کہ سرکار یہ کیا معاملہ ہے۔ یہاں مسجد میں کوئی نمازی نہیں آتا۔ اور کھانے پینے کا سب سامان موجود ہے۔ جس چیز کو چاہتا ہوں مل جاتی ہے۔ جس پھل کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتا ہوں نیچے آ گرتا۔ یہ کیا معاملہ ہے آپ کے پیرومرشد آپ سے فرماتے ہیں بیٹا یہ جنوں کی مسجد ہے۔ تم بدستور اذان دیا کرو۔ اور

Marfat.com
Marfat.com

جماعت کرایا کرو۔ وہ تمہارے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں۔ چند دنوں کے بعد جمعہ بھی آ گیا آپ نے جمعہ کی اذان دی۔ جمعہ کے دن پھر وہ جنات ظاہراً حالت میں سیٹھوں کے لباس میں اچھی شان وشوکت سے مسجد میں آئے۔ اور آپ کے پیچھے نماز جمعہ ادا کی۔ بعد فراغت نماز کے آپ سے سب نے یہ استدعا پیش کی کہ مولوی صاحب آپ اگر اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھانے کے لئے رہیں تم ہم آپ کی تنخواہ مقرر کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ آپ فرمانے لگے میں تو ایک کی نوکری کر رہا ہوں اُس سے ہی مجھے فرصت نہیں ملتی۔ آپ کا حکم کیسے سرانجام دوں۔ وہ کہنے لگے اچھا مولوی صاحب آپ کی مرضی۔ آپ پھر چند دن وہاں رہ کر دل میں خیال کیا کہ درویش کو کسی کے سہارہ پر زندگی گزارنی اچھی نہیں۔ وہاں سے چل کر اسی جگہ جس جگہ کہ جنگل میں ریل سے اترے تھے۔ آ کر کھڑے ہوئے۔ ریل بھی آ کر پھر اسی جگہ کھڑی ہوگئی۔ آپ سوار ہو کر بمبئی چلے آئے۔ دس آنے کے پیسے گارڈ کو دے کر بمبئی پہنچ گئے۔

اسی دوران میں انہی دنوں حج مبارک کا موقع آ گیا۔ ان کے دل میں بھی تڑپ پیدا ہوگئی کہ کسی طرح اللہ جل شانہ کے گھر کی زیارت کریں۔

حضور پرنور آقائے نامدار ﷺ کی زیارت:

بمبئی میں قیام کے دوران ایک مرتبہ سمندر کے کنارے جہاں پر بعض اوقات سمندر کا پانی پیچھے ہٹا ہوا ہوتا ہے اور نیچے سے ریت نکل آتی ہے۔ سمندر کے اندر حضرت حاجی علی شاہ بابا صاحب رحمہ اللہ کا مزار مبارک بھی ہے۔ عشق ومحبت اور بے خودی کی حالت میں اس سمندر کے اندر ریت پر لیٹ جاتے ہیں۔ مدوجزر کی وجہ سے سمندر کا پانی پیچھے چلا گیا تھا۔ نیند کا غلبہ ہوتا ہے تو خواب کی حالت میں دیکھتے ہیں کہ حضور پُرنور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں آپ کھڑے ہیں۔ حضور ایک تخت پر تشریف فرما ہیں اور سر مبارک پر سنہری چھتر چھایا ہوا ہے۔ اور آپ

Marfat.com
Marfat.com

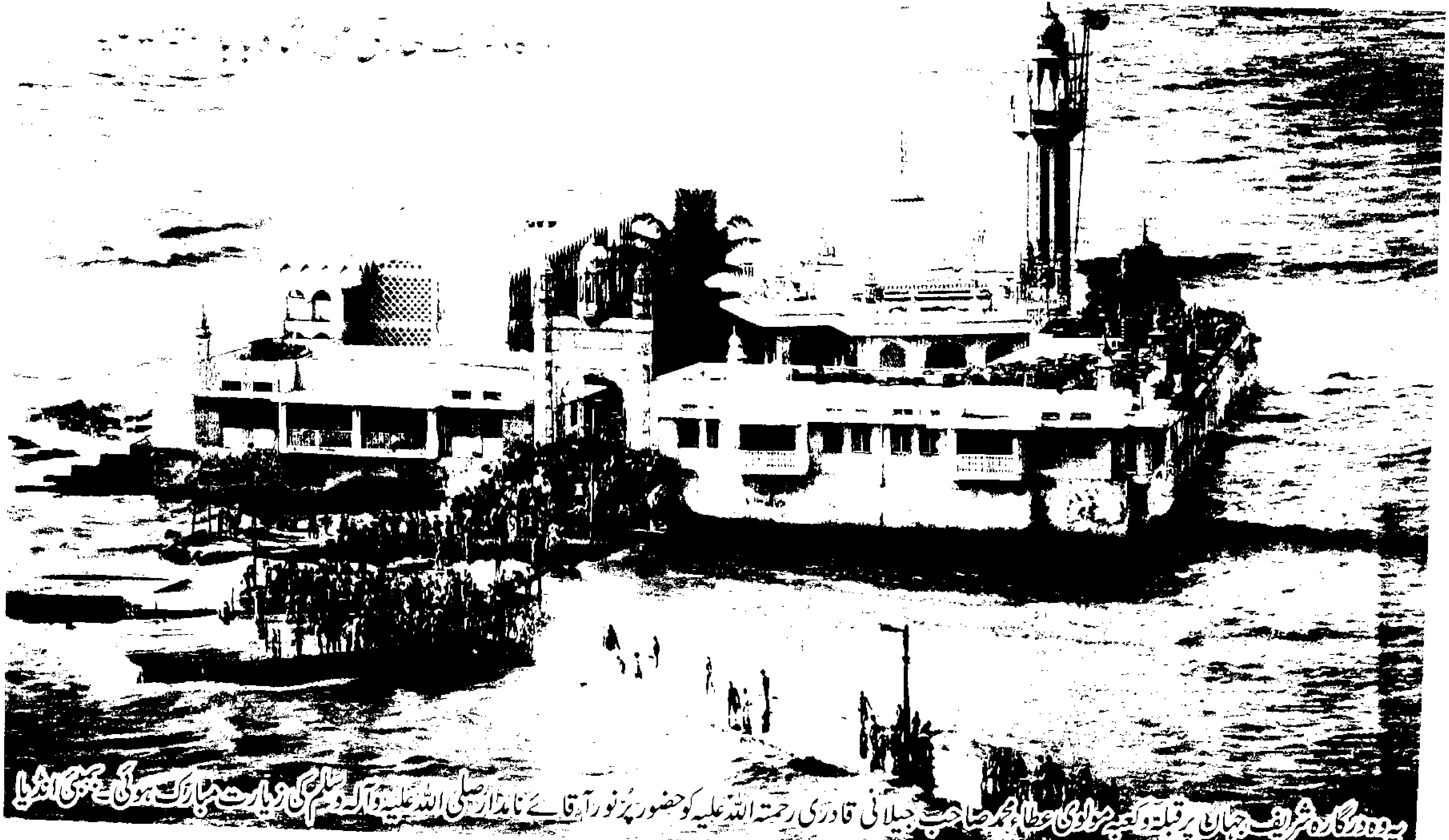

یہ وہ درگاہ شریف جہاں پر قبلہ و کعبہ مولوی عطاء محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور پُر نور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک ہوئی۔ بمبئی انڈیا

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہیں۔ بہت سے لوگ دربار میں جمع ہیں۔ جو کہ ہر ایک پھولوں کے ہاروں کے تحفے لے کر آ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ لوگوں سے لے کر خود اپنے ہاتھوں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر پھولوں کو نچھاور کر رہے ہیں۔ اور جس تخت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں وہ پھولوں سے سارا بھر جاتا ہے۔ بہت دیر تک ایسا منظر رہتا ہے اسی منظر کے دوران حضور پرنور آقائے دین و دنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کا ہار (گجرا) کہاں ہے۔ تو اسی وقت ایک ٹوکری میں رومال کے اندر پھول ہیں آتی ہے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں میں رومال کی گرہ کھول کر کیا دیکھتا ہوں کہ کم وبیش بالشت سائز جتنے گلاب کے پھول ہیں۔ یعنی بہت بڑے سائز میں۔ میں ان پھولوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کرتا ہوں تو وہ گلاب کے پھول سب پر حاوی اور نمایاں حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ جس پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب آپ بھی ایک ہار روزانہ میرے لیے ایسا بنایا کرو جس میں تین سو ساٹھ پھول ہوں۔ آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ پھول کہاں سے لیا کروں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے باغ سے۔ ہم نے یہ پودا وہاں لگایا ہوا ہے۔ آپ نے وہاں جانا ہے۔ اور پیدل جانا ہے۔ پیدل جانے کا راستہ ہے اتنے میں سمندر کی بڑی لہر میری طرف آ رہی ہوتی ہے۔ کہ اچانک ایک آدمی نے مجھے بیدار کر دیا۔ اور کہا کہ ہوش میں آؤ اور سمندر سے باہر کنارے پر چلے جاؤ۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے پیرو مرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی کا چالیس ابدالوں کی امامت کرنا:

بمبئی میں ایک اور واقعہ پیش آیا۔ آپ جب بھی سوتے۔ خواب میں اپنے آپ کو ایک مسجد میں دیکھتے۔ جہاں پر تلاوت قرآن پاک اور نماز باجماعت پڑھا کرتے۔ لیکن جو امام ہوتا۔ وہ نماز پڑھا کر سیدھا حجرہ میں چلا جاتا۔ آپ نے اپنے پیرو مرشد کی طرف خط لکھا کہ یہ کیا واقعہ ہے۔ اور یہ کونسی مسجد ہے آپ کے پیرو مرشد نے جواب دیا کہ اب کی مرتبہ جب امام نماز پڑھا کر حجرہ میں چلا جائے تو تم بھی ساتھ چلے جانا اور ان سے پوچھ لینا۔ اگر وہ تمہیں اندر نہ آنے دیں تو کہنا میں اجازت لے آیا ہوں آپ نے اسی طرح کیا۔ امام صاحب کے ساتھ حجرہ میں اندر چلے گئے۔ جب امام نے منہ سے پردہ اٹھایا تو وہ ان کے پیرو مرشد ہی تھے۔ اور فرمانے لگے بیٹا! یہ چالیس ابدالوں کی مسجد ہے۔ نماز کے وقت یہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور میں نماز پڑھا دیتا ہوں۔

نواب بہاولپور کا مدینہ منورہ ساتھ لے جانا:

پہلے حج کے بعد مکہ معظمہ سے جدہ واپسی پر چونکہ آپ اونٹوں کی سواری کے ساتھ آرہے تھے۔ اونٹ والوں نے انہیں اس چوراہے پر اتار دیا جس جگہ سے مدینہ منورہ کی طرف سڑک جاتی ہے۔ آپ نے اس جگہ وضو کیا اور نفل نماز میں مصروف ہو گئے۔ اتنے میں ایک کار آئی۔ وہاں پر اونٹ والوں نے چونکہ اونٹ کھڑے کئے ہوئے تھے۔ ڈرائیور نے پنجابی میں ان کو کہا کہ ہٹ جاؤ۔ راستہ دے دو۔ آپ اٹھ کر کار کے پاس پہنچے تاکہ راستہ صاف کرنے میں ان کو دقت نہ ہو۔ تو ڈرائیور نے آپ سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کہاں سے آئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ لاہور سے۔

Marfat.com
Marfat.com

چونکہ وہ بھی پنجابی تھے۔ کار میں بہاولپور کا نواب بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جب سنا تو دریافت کیا کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ ڈرائیور نے بتلایا تو انہوں نے کہا کہ ان کو کار میں کیوں نہیں بٹھاتے اور فرمایا کہ مولوی صاحب آؤ مدینہ منورہ جانا ہے تو آؤ۔ آپ کار میں بیٹھ گئے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ چالیس دن وہاں رہ کر پھر نواب صاحب کے ساتھ جدہ واپس تشریف لے آئے۔ اور جدہ سے دوبارہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے عالم بیداری میں ملاقات:

مدینہ طیبہ قیام کے دوران جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں تشریف فرماتے تھے۔ تو ایک مرتبہ پچھلی رات کے وقت ایک درویش اٹھا اور آواز دی کہ کون ہے؟ جس نے خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانا ہے اس نے دوبارہ آواز دی اس نے جب تیسری مرتبہ آواز دی تو آپ کو خیال ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یاد آیا جو آپ کو عالم رویا میں جس وقت آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھول نچھاور کررہے تھے۔ اور دل میں خیال پیدا ہوا تھا کہ اتنے بڑے پھول کہاں سے ملیں گے آپ کے دل کے خیال کو جانتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ پھول آپ کو اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے باغ سے ملیں گے۔ ہم نے یہ پودا اویس کے باغ میں لگایا ہوا ہے اور آپ کو وہاں جانا ہے اور پیدل جانا ہے تو آپ نے اس درویش سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے جانا ہے۔ تو وہ درویش رجال الغیب آپ کو مدینہ طیبہ سے باہر لے گئے اور ایک پگڈنڈی دکھائی کہ یہ راستہ ہے۔ اس پر چلے جائیں۔ آپ نے پیدل چلنا شروع کردیا۔

Marfat.com
Marfat.com

صبح سے چلے ہوئے عصر کے وقت قرن شہر جو ملک یمن میں ہے پہنچ گئے مدینہ طیبہ سے ملک یمن کا قرن شہر تقریبا ایک ہزار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کی طنابیں کھینچ لیں اور راستہ کو چھوٹا کر دیا۔ بھیجنے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جن کے پاس جانا ہے وہ صادق الیقین عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ تو حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی کرامت اور مہربانی نے راستہ کو آسان کر دیا اور آپ نے اپنے مہمان کی عزت وتکریم کی وہاں پہنچ کر آپ نے کچھ لکڑیاں اکٹھی کیں تا کہ چائے وغیرہ کا بندوبست کر سکیں۔ اتنے میں خواجہ صاحب کا مجاور آیا اور آپ کو اپنے ساتھ مزار مبارک پر لے آیا۔ وہاں مزار مبارک پر انہوں نے چائے بنائی اور آپ کو پلائی۔ اور رات اپنے پاس رکھا۔ حالانکہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر رات کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ کیوں وہاں شیروں کا پہرہ ہے۔ جو رات کو ظاہری طور پر نظر آتے ہیں اور کسی کو رات گذارنے کی اجازت نہیں دیتے۔

لیکن آپ نے رات وہاں گذاری اور صبح جب رخصت ہونے کے لیے اجازت چاہی تو قبلہ محترم خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے بنفس نفیس اپنے دست مبارک سے آپ کو دو کھجوریں اور ایک دلائل الخیرات شریف کا قلمی نسخہ عطا فرمایا۔ اور دو کھجوروں کے متعلق فرمایا کہ ایک آپ کی اور ایک آپ کے مرشد کے لیے ہے۔ آپ نے تبرک کو محفوظ اپنے پاس رکھ لیا۔ اور مدینہ طیبہ واپس آ گئے جب آپ سلوک ومعرفت کے اعلیٰ ترین درجات حاصل کر کے اور مختلف اقسام کی سخت ترین آزمائشوں سے گزر کر علی گڑھ پہنچے تو پیر ومرشد قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا تبرک جو خواجہ صاحب نے دیا تھا وہ کہاں ہے؟ آپ نے دونوں کھجوریں نکال کر اپنے پیر ومرشد کی خدمت میں پیش کر دیں۔ پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک آپ کی ہے اور ایک ہماری ہے۔ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ قبلہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب خود بتا رہے ہیں کہ ایک کھجور آپ

Marfat.com
Marfat.com

کی اور ایک ہماری ہے پیرومرشد کی ذات آپ کے ساتھ تھی۔ اور ایسا ہی ہے کہ پیر کی ذات مرید کے ساتھ ہر مقام پر موجود ہوتی ہے۔ اور اپنے مرید کے حالات سے ہر وقت باخبر ہوتی ہے۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ کے مزار مبارک پر حاضری اور آزمائش:

دوسرا فریضہ حج ادا کر کے آپ بذریعہ بحری جہاز بمبئی تشریف لے آئے۔ بمبئی پہنچ کر آپ نے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں خط ارسال کیا اور بمبئی پہنچنے کی اطلاع دی۔ اور عرض کیا کہ میرے لیے اب کیا حکم ہے۔ آپ کے پیرومرشد نے واپسی جواب میں ارشاد فرمایا کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اجمیر شریف کے مزار مبارک پر جا کر حاضری دیں۔ آپ سیدھے اجمیر شریف تشریف لے گئے اسٹیشن کے پاس ایک سرائی میں مقیم ہوئے۔ خواجہ غریب نواز صاحب نے اپنے دیوان صاحب کو فرمایا کہ ایک درویش جن کا حلیہ اور نام بتایا کہ وہ فلاں سرائے میں مقیم ہیں ان کو لے کر آؤ اور یہیں پر فلاں حجرہ ان کو دے دو۔ دیوان صاحب خود آپ کے پاس آئے اور آ کر آپ کو ساتھ چلنے کے لیے کہا اور فرمایا آپ کے لیے ایک حجرہ کھول دیا ہے اس میں چل کر قیام فرمائیں کہ خواجہ صاحب کا آپ کے متعلق فرمان یہی ہے۔ جس پر آپ نے جواب دیا کہ مجھے یہیں رہنے دیجئیے۔ دو وقت حاضری دے دیا کروں گا۔ دیوان صاحب نے جواب دیا کہ آپ کے لیے حکم یہی ہے اور حجرہ بھی آپ کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ اس لیے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ دیوان صاحب نے آپ کا بستر اٹھایا اور آپ کو اپنے ہمراہ لے گئے کیونکہ خواجہ غریب نواز صاحب کا حکم یہی تھا۔ بہر حال قبلہ مولوی صاحب اسی حجرہ میں رہائش پذیر ہو گئے اور چند دنوں کے بعد آپ نے خواجہ غریب نواز صاحب سے عرض کی کہ سرکار مجھے اپنے پیرومرشد سے

Marfat.com
Marfat.com

ملے اڑھائی سال ہو گئے ہیں مزید جدائی برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ مجھے جانے کی اجازت دیں۔

قبلہ وکعبہ خواجہ غریب نواز صاحب نے فرمایا کہ جب تک ہماری تین دیگیں نہیں پکے گیں آپ کو جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ خواجہ صاحب سے یہ حکم سننے کے بعد آپ سربسجود ہو کر رونے لگ گئے۔ اور مراقبے میں اپنے پیرو مرشد سے التجا کی اور خواجہ صاحب کا فرمان سنایا کہ جب تک تین دیگیں نہیں پکیں گیں مجھے جانے کی اجازت نہیں ہوگی اور ایک دیگ ایک سال کے بعد پکتی یا تیار ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مزید تین سال تک مجھے یہاں رہنا ہوگا۔ ایک دیگ ایک سوبیس من وزن کی ہے اور دوسری دیگ ۸۰ من وزن کی ہے۔ ایک سوبیس من وزن والی دیگ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر نے اور ۸۰ من وزن والی مغل بادشاہ شاہ جہاں نے خواجہ غریب نواز صاحب کو نذرانہ کے طور پر دی تھیں۔

اس پر آپ کے پیرومرشد نے جواب دیا کہ آپ کیوں فکر مند ہوتے ہیں۔ آپ پر حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت سرکار غوث الاعظم دونوں کی نظر عنایت ہے۔ آپ فکر مند نہ ہوں آپ کو جلدی بلا لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا اور تین دیگیں اٹھائیس (۲۸) دن کے اندر اندر پک گئیں۔ ایک سیٹھ صاحب آئے اور پوری دیگ پکوادی۔ اس کے بعد ایک خواجہ صاحب کی عقیدت مند رئیس عورت آئی اور اس نے پوری دیگ پکوادی۔ تیسرے نمبر پر ایک اور سیٹھ صاحب آئے اور پوری دیگ پکوا دی۔ جب تین دیگیں پک گئیں تو آپ نے خواجہ غریب نواز سے عرض کی کہ سرکار آپ کے فرمان کے مطابق تین دیگیں پک گئیں ہیں۔ اس لیے مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔ خواجہ غریب نواز صاحب نے فرمایا کہ کل صبح بتائیں گے۔ مزید ایک رات کے قیام کے لئے آپ واپس حجرہ میں آ گئے۔ رات کے پچھلے پہر جب کہ آپ عبادت

Marfat.com
Marfat.com

میں مصروف تھے کسی نے آ کر حجرہ کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دروازہ کھولا تو ایک حسین وجمیل عورت حجرہ کے اندر آ گئی۔ اور آنے کے بعد آپ کو مخاطب کر کے رغبت دلائی۔ اور اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ پریشان ہو کر رونے لگ گئے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے اور یہ عورت کون ہے۔ جو ایسا کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس عورت نے کپڑے اتار دیئے اور برہنہ ہوگئی۔ اور کوشش کرتی رہی آپ کو مائل کرنے کے لیے کہ کسی طرح یہ مان جائیں۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور روتے روتے اس عورت کو دھکا دے کر حجرہ سے باہر نکال دیا اور دروازہ بند کر دیا۔

آپ جب صبح خواجہ غریب نواز کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لیے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک مجذوب شمالی دروازہ سے داخل ہوا۔ اور خواجہ صاحب کے مزار پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔

سن رے خواجہ! آپ نے جب میرا اس شخص کے ساتھ نکاح کر دیا تو اس نے مجھے قبول کیوں نہیں کیا۔ اس کا جواب لے کر رہوں گی مجذوب نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے۔ تو آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ جواب کی طالب ہے۔ اور مزار مبارک کے اندر سوائے میرے اور اس مجذوب کے اور کوئی نہیں ہے۔ تو آپ کو رات والا واقعہ یاد آ گیا۔ کہ رات حجرہ میں آنے والا یہی مجذوب تھا۔ تو آپ نے اسے جواب دیا کہ درست ہے خواجہ صاحب نے نکاح کیا ہوگا۔ لیکن میرے خواجہ اس نکاح میں موجود نہ تھے۔ اگر میرے خواجہ اس نکاح میں موجود ہوتے تو میں تمہیں قیامت تک نہ چھوڑتا۔ یہ سن کر اس مجذوب نے آپ کو سلام کیا اور اسی دروازہ سے باہر نکل کر چلا گیا۔ آپ کے پیر و مرشد نے آپ کو صبح مزار مبارک پر آنے سے پہلے ہی خوشخبری دی تھی کہ بیٹا خواجہ صاحب نے تمہاری آزمائش کی تھی۔ جس میں تم کامیاب ہو گئے ہو۔ تمہیں مبارک ہو۔ اس کڑی آزمائش کے بعد قبلہ خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی طرف سے آپ کو خلافت

Marfat.com
Marfat.com

چشتیہ اور خرقہ عطا ہوا۔ آپ کم وبیش ایک ماہ اجمیر شریف قیام فرما کر علی گڑھ اپنے شیخ قبلہ وکعبہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب کی خدمت میں واپس آ گئے۔

تشریح:

وہ عورت جو آپ کے حجرے میں داخل ہوئی وہ خواجہ سرا تھی۔ فارسی زبان میں خواجہ سرا اور اردو میں خسرا یعنی نہ عورت نہ مرد۔ درمیانی حالت نہ مذکر نہ مونث۔ اور یہی خواجہ سرا آج کل بارگاہ رسالت و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے اندر صفائی کے کام کے لیے جاتے ہیں۔ کسی دوسرے کو حجرہ مبارک یا قبر انور کے پاس جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اور دوسرے آپ کی آزمائش کہ کس طرح آپ نے صبر اور ضبط سے کام لیا ہوگا اگر آپ ذرا برابر بھی ڈول جاتے تو ساری انابت کی اڑھائی سالہ محنت ضائع ہو جاتی کس قدر کڑی آزمائش تھی۔

اگر درجات دیئے جاتے ہیں تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ دنیا جس کی ڈگری کی وقعت کچھ نہیں بغیر امتحان دیئے حاصل نہیں ہوتی تو رب ذوالجلال کی طرف سے ڈگری بغیر امتحان دیئے کیسے حاصل ہو۔ یہ بات اپنی جگہ الگ ہے کہ پروردگار جسے چاہے نواز دے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھ گناہ گار اور سلسلہ قادریہ جیلانیہ کے تمام مریدین کو بغیر کسی کڑی آزمائش کے فقط اپنے پیارے محبوب اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے میں دنیا اور آخرت میں عزت سے نواز دے۔ آمین

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قدس سرہ کا خصوصی آپ کو مزار مبارک پر بلوانا:

جب قبلہ مولوی عطاء محمد صاحب اجمیر شریف سے واپس علیگڑھ آئے۔ تو

Marfat.com
Marfat.com

آپ کو اپنے شیخ کی طرف سے خلافت عطا ہوئی۔اسی دوران خلیفہ عبدالغنی صاحب بھی علی گڑھ میں موجود تھے۔تو ایک دن سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قدس سرہ نے عالم رویا میں قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب قدس سرہ کو فرمایا کہ اپنے مریدین میں سے ایک خادم میرے پاس بھیج دیں۔

سرکار غلام جیلانی صاحب نے خلیفہ عبدالغنی صاحب کو فرمایا کہ سلطان العارفین یاد فرما رہے ہیں آپ ان کے پاس چلے جائیں۔خلیفہ عبدالغنی صاحب نے جب جانے کی تیاری کر لی تو سلطان العارفین نے سرکار قبلہ غلام جیلانی صاحب سے دوبارہ رابطہ کیا اور فرمایا کہ یہ شخص نہیں آپ کے مریدین میں مولوی عطامحمد صاحب ہیں ان کو ہمارے پاس بھیج دیں۔قبلہ غلام جیلانی صاحب نے مولوی عطامحمد صاحب سے فرمایا کہ بیٹے سلطان العارفین یاد فرما رہے ہیں۔آپ ان کے پاس گوٹھ مہاراجہ ضلع جھنگ چلے جائیں۔قبلہ مولوی عطامحمد صاحب نے عرض کی کہ بہت اچھا سرکار۔ وہاں سے آپ اپنی زوجہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ کے ساتھ سلطان العارفین کے مزار پر آ گئے۔یہاں پر آپ کو مختلف قسم کی اہم ذمہ داریاں سونپی گئیں۔جن ذمہ داریوں میں ایک یہ تھی کہ جتنی مخلوق خدا سلطان العارفین کے مزار مبارک پر آ کر عرض و معروض کرتی تھی۔ان کا ریکارڈ بنتا تھا۔جن کو مثلیں کہتے ہیں۔ان مثلوں کو رجال الغیب جو عام انسانوں کو نظر نہیں آتے یا فرشتے تیار کرتے ہیں۔آپ کا کام تھا کہ ان مثلوں کو لے کر سلطان صاحب کے پاس پیش کرنا۔قبلہ مولوی عطامحمد صاحب فرماتے تھے کہ سلطان صاحب سرکار غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے وزیر اعظم ہیں۔یعنی آپ کا بہت بڑا رتبہ ہے۔تو جس وقت سلطان العارفین کی کچہری لگتی تھی میں مثلیں پیش کرتا تھا۔جس کا کام ہونا ہوتا تھا اس مثل پر سلطان العارفین دستخط فرما دیتے تھے۔جس کے کام میں کوئی رکاوٹ ہوتی اس پر اگلی تاریخ ڈال دیتے۔جو فیصلے سلطان العارفین کی

Marfat.com
Marfat.com

کچہری میں ہوتے اسی کے مطابق دنیاوی عدالتوں کے اندر فیصلے ہوتے۔ اس اہم ذمہ داری کے ساتھ آپ کو سلطان العارفین نے دربار کی تمام چابیاں اپنی اولاد سے لے کر دے دیں۔ اور دربار کے تمام امور کو سنبھالنے کا کنٹرول بھی دے دیا۔ یعنی آپ کو اپنا قائم مقام بنا دیا۔

سلطان العارفین کو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کی کوئی بات پسند آ گئی کہ آپ کو اپنا قائم مقام بنا دیا۔ تین ماہ اسی طرح گذر گئے تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے سلطان العارفین سے عرض کی کہ سرکار مجھے اپنے شیخ کے پاس سے آئے تین ماہ ہو گئے ہیں اور اپنے پیر و مرشد کو ملنے کے لیے اداس ہو گیا ہوں۔ مجھے جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں اس پر سلطان العارفین نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو خبر نہیں کہ ہم نے تمہیں تمہارے پیر سے لے لیا ہے۔ آپ نہیں جا سکتے اب آپ ہمارے خلیفہ ہیں مولوی صاحب کو اس بات پر بڑا رنج ہوا۔ اور ایک خط اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں ارسال کیا۔ ادھر آپ کا خط لکھنا شروع ہوا ادھر قبلہ غلام جیلانی صاحب بڑی بے تابی کے ساتھ کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنا شروع ہو گئے۔ جیسے ہی ڈاکیا دروازے کے قریب آیا اس وقت خلیفہ برکت علی صاحب کمرے میں موجود تھے۔ ان کو فرمایا کہ دیکھو ڈاکیا آیا ہے اس سے خط لے کر جلدی آؤ۔ خلیفہ برکت علی صاحب نے آ کر عرض کی سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی طرف سے خط آیا ہے قبلہ غلام جیلانی صاحب نے فرمایا کہ خط کو کھولو اور اس کو پڑھو۔ خلیفہ برکت علی صاحب نے خط کھول کر پڑھا کہ مولوی صاحب بعد سلام اور آداب کے لکھتے ہیں کہ میں نے سلطان العارفین سے عرض کی کہ مجھے اپنے شیخ سے آئے تین ماہ ہو گئے ہیں اور اپنے پیر سے ملنے کے لیے دل بہت اداس ہے مجھے جانے کی اجازت دیں۔ جس پر سلطان صاحب فرماتے ہیں کہ تمہیں خبر نہیں کہ ہم نے تمہیں تمہارے پیر سے لیا ہوا ہے۔ اب تم نہیں جا سکتے۔ ان

Marfat.com
Marfat.com

کلمات کا سننا تھا کہ آپ کو جوش آ گیا۔ اپنی زوجہ محترمہ کو آواز دی۔ وہ آپ کے پاس آئیں۔ فرماتے ہیں دیکھو مولوی صاحب کیا لکھتے ہیں۔ سلطان صاحب فرماتے ہیں کہ اب تم نہیں جا سکتے ہم نے تمہیں تمہارے پیر سے لے لیا ہے۔ دیکھو وہ سلطان ہوں گے تو اپنے گھر میں ہوں گے۔ ہماری بنائی ہوئی چیز پر قبضہ کرتے ہیں۔ اپنی چیز بنائیں محنت کر کے اپنے کسی مرید کو تیار کریں۔ وہ سلطان ہوں گے تو اپنے گھر میں ہوں گے۔ وہ سلطان ہیں تو ہم بھی سلطان ہیں جوش میں آ کر دو تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ دہرائے۔ اور خلیفہ برکت علی صاحب کو آواز دی۔ برکت علی صاحب نے عرض کی جی حضور مولوی صاحب کو خط لکھو کہ جیسے ہی یہ خط ملے فوراً واپس چلے آؤ۔ خط لکھا گیا جیسے ہی قبلہ مولوی صاحب کو خط ملا آپ نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ تو سلطان العارفین نے آپ سے فرمایا کہ بیٹے اپنے پیر کا صدقہ یہ بقایا مثلیں تو نکال جاؤ۔ ہمارا بھائی ناراض ہو گیا ہے۔ ہم آپ کو نہیں روک سکتے۔ آپ کا پیر بھی بڑی شان والا ہے۔ چونکہ آپ کو پیر کا واسطہ دیا گیا تھا اس لیے آپ رک گئے تقریباً ایک سو مثلیں تھی جو نکالنی تھیں۔ اس لیے تقریباً ایک ماہ اور لگ گیا۔ آپ کام سے فارغ ہوئے۔ چار ماہ آپ نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز کے ہاں قیام کیا اور واپس علی گڑھ اپنے شیخ کی خدمت میں آ گئے۔ اور دوبارہ پھر آپ کبھی نہیں گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ سے عالم بیداری میں ملاقات:

ایک مرتبہ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے اپنے خلیفہ محترم رحمت علی صاحب کو جبکہ آپ ابھی تعلیم حاصل کر رہے تھے اور کچھ اہل سنت والجماعت کے صحیح عقیدہ سے اختلاف رکھتے تھے۔ ان کو جناب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو

Marfat.com
Marfat.com

قدس سرہ کے پاس تعلیم مکمل کرنے کے واسطے بھیجا اور بھیجنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ سلطان العارفین کی صحبت میں رہ کر ان کا عقیدہ صحیح اہل سنت والجماعت کا ہو جائے گا۔ ان دنوں میں سلطان العارفین قدس سرہ کے دربار کا کچھ حصہ زیر تعمیر تھا۔ اور اس وقت سلطان العارفین کی اولاد میں سے جناب سلطان حبیب صاحب وہاں کے سجادہ نشین تھے اور ہر طرح کا انتظام اور امور دربار کی تمام تر ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ محترم خلیفہ رحمت علی صاحب کو وہاں ایک حجرہ رہائش کیلئے دیا گیا تھا۔ ایک دن خلیفہ رحمت علی صاحب سلطان العارفین کی خدمت میں جا کر عرض کرتے ہیں کہ سرکار مجھے اپنی تعلیم کے سلسلے میں فلاں کتاب چاہیے جس کی قیمت بارہ آنے ہے۔ درخواست پیش کر کے اپنے حجرہ میں واپس آ گئے۔ دوسرے دن صبح صادق کے وقت سلام عرض کرنے کیلئے دربار کے اندر گئے تو دیکھتے ہیں قبر انور کے کونوں میں جو پیالے لگے ہوئے ہیں ان میں سے ایک پیالے کے اندر بارہ آنے رکھے ہوئے ہیں۔ بارہ آنے اٹھائے اور دیکھ کر واپس پیالے میں رکھ دیئے اور عرض کرتے ہیں کہ سرکار مجھے تو کتاب چاہیے۔ بارہ آنے واپس رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں نے تو کتاب کیلئے عرض کی تھی اور یہ بارہ آنے ہو سکتا ہے کسی دوسرے درویش حاجتمند کے لئے رکھے ہوں گے۔

رحمت علی صاحب فرماتے ہیں کہ دوسرے دن سلطان العارفین قدس سرہ کے دربار میں ایک دبلے پتلے درویشانہ لباس میں دیکھنے میں بارعب اور خوبصورت صاحب آتے ہیں اور آ کر دوسرے درویش جو اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان سے پوچھتے ہیں کہ رحمت علی نامی کوئی درویش یہاں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رحمت علی درویش یہاں ہے اور فلاں حجرہ میں رہتا ہے۔ وہ صاحب میرے حجرہ میں آ کر مجھ سے فرماتے ہیں کہ بیٹے آپ نے کتاب خریدنی ہے۔ یہ بارہ آنے لے لیں اور کتاب

Marfat.com
Marfat.com

خرید لیں۔ بارہ آنے دے کر وہ صاحب وہاں سے چلے جاتے ہیں۔
رحمت علی صاحب سوچتے ہیں کہ میں نے کسی سے کتاب خریدنے کے متعلق تذکرہ نہیں کیا۔ سوائے سرکار سلطان العارفین قدس سرہ کے۔ تو یہ صاحب جو کتاب کیلئے بارہ آنے دے گئے ہیں یہ کون تھے۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی خیال دل میں نہیں آرہا کہ یہ تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ ہی تھے جو جامہ بدل کر فیض دے گئے اور میرے کتاب خریدنے کی ضرورت کو پورا کر گئے۔

محترم رحمت علی صاحب کا معمول تھا کہ اپنا زیادہ تر وقت کتابوں کے مطالعے میں صرف کرتے تھے۔ دوسرے درویش اور خادم دربار کے زیر تعمیر حصے میں کام بھی کرتے تھے اور وہ محسوس کرتے تھے کہ رحمت علی جو لاہور مغلپورہ گنج سے آئے ہوئے ہیں۔ کوئی کام نہیں کرتے۔ جس پر انہوں نے سجادہ نشین سلطان حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ رحمت علی نامی ایک درویش ہے وہ سوائے پڑھائی کے ہمارے ساتھ کوئی کام نہیں کرتا۔ سلطان حبیب صاحب نے فرمایا کہ اس کو بلاؤ۔ بلایا گیا اور پوچھا گیا کہ بیٹے آپ کہاں سے آئے ہیں۔ رحمت علی صاحب نے عرض کی۔ سرکار میں لاہور مغلپورہ گنج سے آیا ہوں اور سرکار مولوی عطا محمد صاحب نے مجھے بھیجا ہے۔ سلطان حبیب صاحب پھر پوچھتے ہیں کہ کس مقصد کیلئے آئے ہیں۔ رحمت علی صاحب عرض کرتے ہیں کہ سرکار میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آیا ہوں۔ سلطان حبیب صاحب سب کچھ پوچھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ جاؤ بیٹا۔ آرام کرو اور جس مقصد کیلئے آئے ہو۔ اسے حاصل کرنے کیلئے بھرپور توجہ دو اور چلے گئے۔ دوسرے خادم اور درویش جنہوں نے شکایت کی تھی اور ان کا خیال تھا کہ سلطان حبیب صاحب ہماری شکایت پر رحمت علی کو کچھ کہیں گے۔ لیکن سلطان حبیب صاحب نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور الٹا انہوں نے اجازت دے دی کہ جاؤ اور پڑھو۔

Marfat.com
Marfat.com

دراصل دوسرے خادم اور درویش سلطان حبیب صاحب کے طرز سلوک اور رویہ کو نہ سمجھ سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جو بات سلطان حبیب صاحب جانتے تھے۔ یہ خدام اس بات سے ناواقف تھے۔ اس لیے ان کے حسد و بغض میں کمی نہ ہوئی اور انہوں نے رحمت علی صاحب کو تنگ کرنے اور وہاں سے بھگانے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ رحمت علی صاحب کو لنگر کے تازہ کھانے کی بجائے روزانہ دو تین دن کی باسی دال کھانے میں دینی شروع کر دی۔ ایک روز رحمت علی صاحب کھانا کھا رہے تھے کہ سلطان حبیب صاحب آ گئے۔ رحمت علی صاحب سلطان حبیب صاحب کے ادب و احترام میں کھڑے ہو گئے۔ سلطان حبیب صاحب کی نظر آپ کے کھانے پر پڑی کہ یہ دال کھا رہے ہیں جبکہ آج تو گوشت پکا ہوا ہے۔ سلطان جبیب صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹے آج تو لنگر میں گوشت پکا ہوا ہے اور تم دال کھا رہے ہو۔ رحمت علی صاحب عرض کرتے ہیں کہ سرکار میں تو لنگر کھا رہا ہوں۔ سلطان حبیب صاحب پھر اپنے الفاظ کو دہراتے ہیں کہ بیٹے آج تو لنگر میں گوشت پکا ہوا ہے اور تم دال کھا رہے ہو۔ دال تو تین دن پہلے پکی تھی۔ رحمت علی صاحب پھر اسی ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ سرکار میں تو لنگر کھا رہا ہوں۔ تیسرے مرتبہ پھر سلطان حبیب صاحب اپنے الفاظ کو دہراتے ہیں۔ رحمت علی صاحب پھر اسی ادب کے ساتھ یہی عرض کرتے ہیں کہ سرکار میں تو حضور کا لنگر کھا رہا ہوں۔ سلطان حبیب صاحب فوراً لنگر خانہ میں گئے اور لنگر خانے کی انتظامیہ سے پوچھتے ہیں کہ لنگر میں آج کیا پکا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ سرکار آج تو گوشت پکا ہے۔ آپ پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔ لانگری عرض کرتے ہیں کہ سرکار کافی گوشت بچا ہوا ہے۔ سلطان حبیب صاحب فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ اور ایک خادم کو فرماتے ہیں کہ رحمت علی نامی ایک درویش ہے اس کو بلا کر میرے پاس لاؤ۔ رحمت علی صاحب جب آئے تو لنگر خانے کی انتظامیہ سے

Marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں کہ لنگر خانے کی چابیاں رحمت علی کو دے دو۔ انہوں نے لنگر خانے کی چابیاں رحمت علی صاحب کو دے دیں۔ سلطان حبیب صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو بیٹے رحمت علی آج کے بعد لنگر خانے کا سارا انتظام تمہارے ذمہ ہے۔ لنگر کو تقسیم کرنا بھی تمہارے ذمہ ہے۔ لیکن لنگر کے کھانے سے آپ کھانا نہیں کھائیں گے۔ آپ کا کھانا میرے کھانے کے ساتھ گھر سے تیار ہو کر آئے گا اور لنگر خانے کی انتظامیہ کو فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں کو علم نہیں کہ رحمت علی کا تعلق کس بزرگ ہستی کے ساتھ ہے۔

ہمارے جد امجد سلطان العارفین نے اپنی اولاد سے چابیاں لے کر ان کے پیشوا کو دے دی تھیں اور تم لوگ ان کو تین دن کی باسی دال کھانے کو دے رہے ہو۔ بعد میں محترم رحمت علی صاحب پر بہت مہربانیاں ہوئیں اور یہاں تک کہ سلطان العارفین کے دربار میں مثلیں پیش کرنے کی ڈیوٹی بھی ان کو دی گئی۔

حوالدار کا تنگ کرنا اور معتقد ہونا:

آپ کے مکان کے دروازے کے سامنے ہی ایک حوالدار غلام محمد پنشنر رہتا تھا۔ اس کے دو جوان بیٹے تھے۔ بڑے کا نام غلام مصطفیٰ جو وکالت کرتا تھا۔ اور چھوٹے کا نام غلام نبی تھا۔ حوالدار صاحب چونکہ جدید روشنی کے دلدادہ تھے۔ اکثر آپ سے چھیڑ خوانی کرتے۔ اور کبھی مخالفت کا علم بھی بلند کر دیتے۔ وہ کبھی کبھی کہا کرتا کہ یہ کیا مولوی صاحب نے پکھنڈ بنایا ہوا ہے اتفاقاً ان کا چھوٹا بیٹا غلام نبی سخت بیمار ہو گیا۔ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کیا۔ روپیہ پیسہ بھی بہت خرچ ہو گیا۔ لیکن صحت یاب نہ ہو سکا۔ ایک دن ایک ڈاکٹر آیا اور کہنے لگا کہ اب اس کا صحت مند ہونا بہت مشکل ہے۔ حوالدار صاحب کو اس بات کا بہت صدمہ ہوا۔ ایک دن روتا ہوا اپنے دروازے سے باہر نکلا آپ نے دیکھا اور پوچھا حوالدار صاحب کیا بات ہے آپ آج رو کیوں رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا غلام نبی بیمار ہے۔ ڈاکٹر نے جواب

Marfat.com
Marfat.com

دے دیا ہے۔آپ نے فرمایا فکر نہ کریں جب تک دم ہے تب تک آس ہونی چاہیے۔ چلیے لڑکے کو مجھے دکھلایئے آپ غلام نبی کے پاس چلے گئے۔اور جا کر دم کیا اور پلانے کے لیے ایک تعویذ لکھ کر دیا۔دوسرے دن جا کر خود اسے اٹھا کر بٹھا دیا۔پھر چند دن کے بعد اسے خود ساتھ ہو کر چند قدم چلایا۔دس دن کے بعد وہ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ایک دن آپ اسے حضرت شاہ کمال رحمہ اللہ کے مزار پر لے گئے وہاں اسے نہلایا۔ایک ماہ کے اندر وہ اپنی دکان پر جانے لگا۔آپ کے اس اخلاق اور ہمدردی کو حوالدار صاحب دیکھ کر آپ کے گرویدہ ہو گئے۔اپنی پچھلی بداخلاقی سے توبہ کی اور آپ کا پکا معتقد ہو گیا۔آپ کے مکان کی جگہ اور گلی بالکل تنگ تھی کیونکہ آپ کے پاس آنے جانے والے ہمیشہ کوئی نہ کوئی بیٹھا رہتا تھا۔حوالدار نے کہا جناب عالی میرا مکان باہر مسکین پورہ میں کھلی جگہ پر واقع ہے۔اگر آپ پسند فرمائیں تو وہاں کھلی جگہ پر تشریف لے جائیں۔مکان بھی کھلا ہے۔اور نلکہ بھی لگوا دیا ہے۔آپ گلی نمبرے سے منتقل ہو کر مسکین پورہ میں تشریف لے آئے۔یہاں پر آپ صرف دو سال رہے۔

ہندو عورت کا مسلمان ہو کر مرنے کی التجا:

مغلپورہ گنج میں ہی ایک ہندو عورت رہتی تھی۔جو کہ آپ کی معتقد تھی اور ہر ماہ گیارہویں شریف ختم پر آ کر اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرتی رہتی۔اس کی صرف ایک نابالغ بیٹی تھی۔اللہ کی قدرت اس کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو اس نے کسی کو کہا کہ مولوی عطا محمد صاحب کو بلاؤ۔آپ جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا حضرت صاحب آپ مجھے مسلمان کریں میں چاہتی ہوں کہ میں مسلمان ہو کر مروں۔آپ نے مغلپورہ گنج کے نمبردار اور تھانیدار صاحب کو بھی اسی وقت بلا لیا۔اور مائی کے جتنے مقروض تھے سب کو بلا لیا گیا۔مائی نے علی الاعلان اپنے تمام مقروضوں کو

Marfat.com
Marfat.com

نام فقیر تنہاں دا باھو   قبر جنہاں دی جیوے ھو

دربار مبارک: سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو قدس سرہ، بمقام گوٹھ مہاراجہ ضلع جھنگ۔ پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

قرضہ معاف کر دیا۔ پھر آپ نے نمبر دار اور تھانیدار صاحب کے سامنے مائی کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ تا کہ یہ گواہ رہیں کچھ وقت کے بعد مائی تو فوت ہو گئی اور فوت ہونے سے پہلے اس نے وصیت کی کہ میری جائیداد میں سے پانچ صد روپے میری لڑکی کو دیا جائے۔ باقی رقم کسی مسجد کی تعمیر پر خرچ کی جائے۔ اور میرا جنازہ مسلمان کریں ہندو مجھے مت جلائیں۔ وفات کے بعد ہندو اور مسلمان دونوں گروہ جمع ہو گئے۔ آپ نے تھانیدار کو بلوایا اور حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ تھانیدار نے ایس پی پولیس کو ٹیلی فون پر اطلاع دی۔ اور پولیس آ گئی۔ ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ جس میں بڑے بڑے ہندو سیٹھ بھی تھے۔ نوبت گورنر تک پہنچی۔ خود گورنر صاحب آئے۔ اور نہر کے پل کے پاس عدالت ہوئی جس میں وزراء وغیرہ بھی شامل تھے فیصلہ ہوا کہ مائی کا جنازہ مسلمان کرائیں اور دفنائیں اور لڑکی ہندو لے جائیں اسی طرح ہوا اور یہ فتنہ برپا ہوتے رہ گیا۔

سونا بنانے کا تجربہ:

مغلپورہ گنج میں ہی ایک مرتبہ ایک سنیاسی آپ کے پاس آیا۔ اور آپ کے خرچ اخراجات دیکھ کر کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ میں آپ کو ایک اکسیر دیتا ہوں۔ جب جی چاہے تانبا گرم کر کے اوپر ڈال دینا سونا ہو جائے گا۔ اسے اپنے کام میں لائیں۔ آپ فرماتے ہیں ایک دن میں نے اردہ کیا کہ اس کا تجربہ تو کیا جائے۔ صبح تجربہ کرنا تھا۔ رات کو قبلہ پیر و مرشد خواب میں آئے۔ ایک خنزیر کا بچہ اور ایک چھری مجھے دیکر فرمایا۔ اسے ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا سرکار یہ تو حرام ہے تو آپ فرمانے لگے بیٹا وہ بھی حرام ہے۔ سونا مت بناؤ۔ فقیر کے توکل میں کمی آ جاتی ہے فقیر کا مقصد سونا بنانے سے حل نہیں ہوتا۔ خداوند تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے غیب سے روزی عطا کرتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

سکھ ذیلدارنی بیوہ کا مسجد کے لیے زمین دینا:

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ تیرہ چودہ سال مغلپورہ گنج میں رہائش پذیر رہے۔ مغلپورہ گنج سے مشرق کی طرف مسکین پورہ میں حوالدار کے مکان میں رہائش اختیار کی۔ دوسال وہاں گذار کر آپ نے مستقل طور پر رائے ونڈ جانے کا ارادہ کیا جس کی وجہ ایک تو آپ کے سسرال راجہ جنگ سے تعلق رکھتے تھے۔ دوسرے آپ کے مریدین کی زیادہ تعداد بھی راجہ جنگ اور ملتان سے تھی۔ یہاں آ کر آپ نے پہلے تین کنال دو مرلہ زمین بحساب ۵ روپے فی مرلہ ایک سکھ ذیلدار نہال کور سے خریدی جس میں سے آپ نے ۱۵ مرلے زمین اپنی زوجہ محترمہ کے بھانجے ابراہیم صاحب کو دے دی۔ ۵ مرلے زمین مستری ابراہیم صاحب کے چھوٹے بھائی محمد شریف کو دے دی۔ باقی دو کنال دو مرلہ میں سے ایک کنال زوجہ محترمہ کے بھائی حبیب اللہ صاحب کو دے دی۔ باقی زمین ایک کنال دو مرلے پر آپ نے معمولی مکان تعمیر کیا۔ جس میں دو کمرے ایک صفہ اور ایک حجرہ برائے عبادت گاہ اور ایک محفل خانہ تعمیر کیا۔

جب سکھ ذیلدارنی نہال کور جو کہ بیوہ تھی۔ اور کافی جاگیر دار تھی اس کے بیٹے کو ایک قتل کے مقدمہ میں سزائے موت ہوئی اور اپیل چل رہی تھی تو کسی نے ذیلدارنی کو مشورہ دیا کہ باباجی جھنڈے والے (سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب) کے پاس جاؤ۔ اور مدد دُعا کی درخواست کرو۔ وہ آپ کے پاس آئی۔ تو آپ نے اس کو فرمایا کہ جس دن اپیل کی سماعت ہو تو پھولوں کے ہار لے کر جانا۔ تاکہ بیٹے کو خوشی خوشی گھر لا سکو۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ وہ ہار لے کر گئی اور مقدمے سے اس کے بیٹے کو بری کر دیا گیا۔ تو وہ سیدھی قبلہ عطا محمد صاحب کے پاس آئی اور آپ کے اخراجات کا اندازہ لگا کر کہنے لگی کہ مولوی صاحب آپ کے مکان کے پاس میری زمین ہے جس قدر آپ کو

Marfat.com
Marfat.com

ضرورت ہواتنی قبضہ میں کرلیں۔آپ نے اس کی پیش کش پر مکان کے ساتھ ہی موزوں جگہ چار کنال چار مرلہ کا احاطہ کرلیا۔جس میں ایک عالیشان مسجد اور چند کوارٹر تعمیر کئے۔

اولیاءاللہ کے زندہ ہونے کا ثبوت:

یہ واقعہ فیض عالم قطب الاقطاب شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں سیّد علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے دربار کا ہے۔جس وقت دربار شریف کے ساتھ ملحقہ حجرے ہوا کرتے تھے۔اور سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب عرس کے تین دن وہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ایک روز ایک شخص حجرہ کے اندر آیا اور سوال کیا کہ اولیاءاللہ کے زندہ ہونے کا ثبوت کیا ہے۔سرکار فرمانے لگے کہ تمہیں اولیاءاللہ کے زندہ ہونے کا ثبوت کتابی چاہئے یا پریکٹیکل طور سے چاہئے وہ کہنے لگا کہ پریکٹیکل طور سے چاہئے۔قبلہ سرکار نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔پھر آج رات دربار میں ہی ٹھہرنا۔تمہیں ثبوت مل جائے گا۔رات اس کو جب نیند آ گئی تو کیا دیکھتا ہے کہ عدالت دربار شریف پر لگی ہوئی ہے اور کرسیوں پر مختلف بزرگ ہستیاں آکر بیٹھتی جارہی ہیں۔اور ایک بزرگ صدارتی کرسی پر تشریف فرما ہیں۔اور فرماتے ہیں کہ یہ مردود کہاں سے آ گیا ہے۔اس کو کہو کہ ٹھیک ہوجائے یا باہر نکل جائے۔اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔روتا ہوا سرکار قبلہ عطا محمد صاحب کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میرے ساتھ بہت برا ہوا ہے کہ مجھے مردود کہا گیا ہے۔اب آپ بتائیں کہ میری معافی کیسے ہوگی۔آپ نے فرمایا کہ اب تمہاری معافی کی یہی صورت ہے کہ ہر روز عشاء کی نماز دربار شریف میں ادا کرو۔اور کبھی کبھی رات یہاں پر ٹھہرا کرو۔تو پھر انشاءاللہ معافی مل جائے گی۔اس نے وعدہ کیا کہ آپ کے فرمان پر عمل کروں گا۔یہ سرکار داتا صاحب کی نظر کرم کا احسان تھا کہ ایک بھٹکے ہوئے انسان کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔

Marfat.com
Marfat.com

وزیر اعلیٰ سر سکندر حیات ٹوانہ کا آپ کے پاس آنا:

ایک مرتبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب علیگڑھ سے لاہور آ رہے تھے۔ دہلی اسٹیشن پر پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ ہے۔ ایکسپریس ٹرین کھڑی تھی اور کسی بھی ڈبہ (بوگی) میں مزید لوگوں کے لیے گنجائش نہیں تھی۔ آپ ریل گاڑی کے ڈبوں کو دیکھتے ہوئے ایک سپیشل کوچ پر پہنچے جو کہ سر سکندر حیات ٹوانہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کے لیے لگائی گئی تھی۔ کوچ کے دروازہ پر سکیورٹی گارڈ کھڑا تھا۔ آپ کو معلوم تو تھا کہ سپیشل کوچ کسی خاص بڑے افسر کے لئے لگائی جاتی ہے۔ لیکن آپ نے سکیورٹی گارڈ سے فرمایا کہ میں نے بھی لاہور جانا ہے اور اس کوچ کے علاوہ کسی ڈبہ میں مزید بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ سکیورٹی گارڈ نے کہا کہ آپ اس کوچ میں نہیں بیٹھ سکتے کیونکہ یہ اسپیشل وزیر اعلیٰ سر سکندر حیات کے لیے لگائی گئی ہے۔ آپ دوبارہ مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ ممکن ہو تو میں بیٹھ جاؤں لیکن سکیورٹی گارڈ نے آپ کو اسپیشل کوچ میں سوار ہونے سے روک دیا۔ آپ کوچ کے سامنے پلیٹ فارم پر ایک بینچ (BENCH) پر بیٹھ گئے۔ جب گاڑی کے چلنے کا وقت آیا۔ انجن لگا مگر انجن گاڑی کو کھینچ نہ سکا۔ کافی کوشش کرنے کے باوجود انتظامیہ نے دیکھا کہ انجن کام نہیں کر رہا ہے۔ دوسرا انجن منگوایا اور لگایا گیا۔ دوسرے انجن نے بھی کام نہ کیا آخر کار تیسرا انجن ریل گاڑی کے ساتھ لگایا گیا تیسرے انجن نے بھی کام نہ کیا اور گاڑی کے چلنے میں دو تین گھنٹوں کی تاخیر ہوگئی تو سر سکندر حیات ٹوانہ صاحب نے اسٹیشن ماسٹر کو بلوایا اور اس سے گاڑی نہ چلنے کی وجہ دریافت کی۔ اسٹیشن ماسٹر نے بتایا کہ ابھی تک تین انجن لگا چکے ہیں لیکن ہر انجن فیل ہو رہا ہے جو ہماری سمجھ اور سوچ سے بالاتر ہے۔ وزیر اعلیٰ کو تھوڑی تشویش ہوئی تو سکیورٹی گارڈ سے پوچھا کہ تم نے کسی کو تو کچھ نہیں کہہ دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو کسی سے کچھ نہیں کہا البتہ یہ سامنے بزرگ بابا جی بیٹھے ہیں

Marfat.com
Marfat.com

یہ میرے پاس آئے تھے۔ اور مجھ سے انہوں نے کہا کہ گاڑی کے کسی ڈبہ میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ میں اس میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نے ان کو روک دیا۔ تو سر سکندر حیات گاڑی سے اتر کر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے پاس آئے اور آپ کو بازو سے پکڑ کر عرض کی کہ بابا جی آئیے آپ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں۔ آپ ان کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئے۔ آپ کا گاڑی میں سوار ہونا تھا کہ گاڑی سفر پر روانہ ہو گئی۔ سفر کے دوران ان کی چھوٹی بچی نے رونا شروع کر دیا اور کسی طرح سے رونا بند نہ کرتی تھی۔ آپ نے سر سکندر حیات سے پوچھا کہ بچی کیوں رو رہی ہے۔ کیوں ضد کر رہی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اس بچی کو دیکھوں۔ آپ نے بچی کو گود میں لے کر کچھ کلمات پڑھ کر دم کیا۔ بچی نے رونا بند کر دیا۔ سر سکندر حیات صاحب بہت متاثر ہوئے۔ ایک ٹرین کے چلنے اور دوسرے بچی کے رونے کے بند ہونے پر جس سے وہ آپ کے معتقد ہو گئے۔ لاہور اسٹیشن پر آ کر انہوں نے عرض کی کہ میں آپ کے پاس حاضری دوں گا۔ اور وقتاً فوقتاً وزیر اعلیٰ سر سکندر حیات صاحب مغلپورہ گنج میں آپ کے پاس حاضری دیتے۔ چونکہ بحیثیت وزیر اعلیٰ تھے پہلی مرتبہ جب آئے تو گھوڑوں پر سوار سیکورٹی گارڈ کا دستہ ساتھ تھا۔ جس سے گلی کا راستہ رک گیا۔ تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ سکندر حیات میرے پاس آنا ہو۔ تو سیکورٹی گارڈ کا دستہ اور گھوڑوں کو لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ راستہ تنگ ہے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس نے عرض کی کہ یہ مجبوری ہے کیونکہ یہ سرکاری انتظام ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ سیکورٹی گارڈ اور گھوڑے پولیس تھانے میں باندھ کر آیا کریں۔ اس کے بعد جب بھی آتے تھے گھوڑے پولیس تھانے میں باندھ کر پیدل آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سر سکندر حیات نے آپ کے لیے کچھ مالی وظائف اور زمینیں الاٹ کرنے کی

Marfat.com
Marfat.com

پیش کش کی۔اور عرض کی کہ اس وقت میری قلم میں طاقت ہے آپ قبول فرمائیں تاکہ آستانہ عالیہ کا نظام اچھے طریقے سے چلے۔سرکار نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم ایک کے ہی ملازم رہ سکتے ہیں ہم گورنمنٹ سے وظیفہ حاصل کر کے اس کے پابند نہیں رہ سکتے۔ہمیں اللہ کافی ہے۔وزیر اعلیٰ نے تین مرتبہ کوشش کی کہ کسی طرح مان جائیں تو میں ان کے لیے کچھ وظائف مقرر کر دوں۔

آخر کار اس نے سوچا کہ ان کو گھر بلوا کر دعوت دوں ہو سکتا ہے کہ مان جائیں۔لیکن سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ان کے گھر نہ گئے۔اس کے بعد سردار حبیب اللہ خان صاحب کے بیٹے کی شادی تھی۔اس نے آپ کو دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے دعوت دی جو آپ نے قبول فرمائی اور دعوت ولیمہ میں شریک ہوئے۔سر سکندر حیات صاحب بھی وہاں پر آئے ہوئے تھے۔دعوت کے اختتام پر سر سکندر حیات صاحب وزیر اعلیٰ نے آپ سے عرض کی کہ میں آپ سے علیحدہ کمرے میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔آپ دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔اس نے عرض کی کہ میں نے آپ کو تین مرتبہ دعوت دی لیکن آپ میرے گھر تشریف نہیں لائے۔اور سردار حبیب اللہ خان صاحب کے گھر آ گئے۔حالانکہ سردار حبیب اللہ خان صاحب مجھ سے چھوٹے ہیں آپ چھوٹے کے گھر میں آ گئے۔سرکار نے فرمایا میرے لیے چھوٹا بڑا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔سب برابر ہیں۔یہاں میں اس لیے آیا کہ یہ دعوت ولیمہ تھی۔اور دعوت ولیمہ میں شرکت کرنا عین سنت ہے۔آپ کے گھر نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں لالچ تھا۔اس لالچ کی وجہ سے میں آپ کے گھر نہیں آیا کیونکہ مجھے کسی قسم کا دنیاوی لالچ نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

شیخ نیاز علی کا نعمت حضوری کا واپس لینا:

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے ایک مرید شیخ نیاز علی صاحب تھے۔ جن کو سرکار غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی حضوری حاصل تھی۔ کسی وجہ سے یہ نعمت حضوری میں رکاوٹ آ گئی۔ تو اپنی زوجہ محترمہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی نیا سوٹ شلوار قمیض رکھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہاں ہے۔ آپ کا نیا سوٹ شلوار قمیض کا سلا کر رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے گھر میں ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا ہوا تھا۔ نیا سوٹ پہن کر اپنی بیوی سے فرماتے ہیں کہ جب تک میں خود کمرہ سے باہر نہ آؤں۔ اس وقت تک میرے کمرے میں کوئی نہ آئے۔ اپنے ذہن میں کچھ تدبیر سوچی اور اس پر عمل کرنے کے لیے نیا سوٹ پہن کر اپنے حجرے میں چلے گئے۔ دروازہ بند کر کے الٹے کھڑے ہو گئے۔ یعنی سر نیچے اور پاؤں اوپر۔ دیوار کا معمولی سہارا تھا۔ تھوڑی دیر میں ہی ان کی حالت غیر ہونا شروع ہوگئی جب حالت غیر کی کیفیت نے زور پکڑا تو اتنے میں سرکار غوث پاک قدس سرہ العزیز کی حضوری ہوگئی۔

سرکار غوث پاک: نیاز علی یہ کیا ہے۔ کیوں الٹے کھڑے ہو؟

نیاز علی: سرکار آپ نے ملنا بند کر دیا تھا۔ آپ سے ملنے کے لیے یہ کام کیا۔

سرکار غوث پاک: کیا ملنے کا یہ طریقہ ہے؟

نیاز علی: سرکار میرے سارے طریقے فیل ہو گئے تھے۔

سرکار غوث پاک: اچھا سیدھے ہو جاؤ۔

نیاز علی: آپ میرے ساتھ پہلے وعدہ کریں کہ آئندہ آپ مجھے کھلی آنکھوں کے ساتھ نظر آیا کریں گے۔

سرکار غوث پاک: وعدہ ایک شرط پر کہ آپ نے مجھ سے بات نہیں کرنا ہوگی

نیاز علی: سرکار اب مجھے خود اپنے ہاتھوں سے سیدھا کریں۔

Marfat.com
Marfat.com

پھراس کے بعد نیاز علی صاحب کے گرنے کی زوردار آواز آپ کی زوجہ محترمہ کو گئی تو انہوں نے دیکھا کہ نیاز علی کی آنکھیں سرخ ہیں جیسے خون بھرا ہوا ہے۔ اور تھوڑے سے نیم بے ہوش ہیں۔ قصہ مختصر یہ کہ اس کے بعد سرکار غوث پاک قدس سرہ العزیز نیاز علی صاحب کو کسی نہ کسی مقام پر زیارت دیتے رہتے تھے۔ لیکن ساری عمران کی آنکھوں سے لالی ختم نہ ہوئی۔

ایک مرتبہ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کی گئی کہ کیا وجہ ہے کہ نیاز علی صاحب کو خلافت نہیں ملی۔ تو سرکار فرماتے تھے کہ نیاز علی خلیفہ گر ہے یعنی یہ خلیفہ بناتا ہے۔ اس کو خلافت کی ضرورت نہیں لیکن جب ان کا وصال ہوا تو قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے خلیفہ زین العابدین صاحب کو عالم رویا میں فرمایا کہ نیاز علی کو میری طرف سے دستار خلافت دے دو۔ چنانچہ با امر مرشدان کو دستار خلافت پہنا کر لحد میں اتارا گیا۔

بزرگ مجذوب کی عجیب گفتگو:

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے ایک مرتبہ ایک واقعہ بیان فرمایا کہ رائے ونڈ میں آپ صبح چہل قدمی کے لیے جایا کرتے تھے۔ اس وقت رائے ونڈ کے ارد گرد ٹیلے زیادہ تھے۔ ان ٹیلوں پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ میرے پاس آؤ۔ آپ پاس گئے تو وہ پنجابی زبان میں فرمانے لگے:

''رب دے چار پتر فوت ہو گئے نے۔ دے توں افسوس کرن نہیں گیا''

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ باباجی انہاں پتراں دے ناں تے دسو۔ تاکہ اسی افسوس کر آئیے۔

باباجی کہنے لگے کہ ایک پتر داناں لیاقت علی اے۔ دوسرے دا برکت علی تیسرے دا شرم علی اور چوتھے دا حیا علی اے۔ سارے چاروں پتر مر گئے نے۔

Marfat.com
Marfat.com

سرکار قبلہ عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ باباجی کیا کہنا چاہتے ہیں۔

تشریح:

باباجی کے کلام کا مقصد یہ بتانا تھا کہ دنیا سے یہ چار اہم چیزیں اٹھالی گئیں ہیں۔ دنیا میں جب اعمال بگڑتے ہیں تو ان کا وبال ہر چیز پر پڑتا ہے۔ روایت ہے کہ جب کوئی کافر مرتا ہے۔ اور دفن کیا جاتا ہے۔ اس کے پاس منکر نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ اور تیرا دین کیا ہے۔ جب وہ شخص (کافر) جواب دینے پر قادر نہیں ہوتا تو اس کو گرز سے مارتے ہیں تو وہ فریاد اور چیخو پکار کرتا ہے۔ اور اس کی چیخو پکار بجز جنات اور انسانوں کے جملہ مخلوقات سنتی ہے۔ پس سب اس کو لعنت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بکری جو ایک قصاب کے ہاتھ میں ہے اور چھری اس کی گردن پر اس کافر پر لعنت بھیجتی ہے اور کہتی ہے کہ لعنت خدا کی تم پر ہو۔ یہ وہ شخص ہے کہ اس کے سبب سے ہم پر پانی برسنا بند ہوا۔ اور ہم بارش سے محروم رکھے گئے اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے:

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ

ترجمہ: وہ گروہ ہے کہ لعنت کرتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ اور لعنت بھیجتے ہیں ان پر لعنت بھیجنے والے۔

آدمی جب گناہ کرتا ہے تو اس کا گناہ یا فساد یا ظلم ہر چیز پر پھیلتا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات بھی اس سے محفوظ نہیں رہتے اور جب نیکی کرتا ہے تو اس کی نیکی کا اثر بھی ہر چیز پر پھیلتا ہے۔ اسی طرح دنیا سے علم اٹھالیا جائے گا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس وقت علم دنیا سے اٹھ جانے کا وقت (منکشف ہوا) ہے۔ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم ہم سے کس طرح اٹھ جائے گا۔ ہم لوگ قرآن شریف پڑھتے

Marfat.com
Marfat.com

ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں (اور وہ اسی طرح اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور سلسلہ چلتا رہے گا) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو تجھے بڑا سمجھدار خیال کرتا تھا۔ یہ یہود ونصاریٰ بھی تو توراۃ انجیل پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ پھر کیا کارآمد ہوا۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے دوسرے صحابی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ قصہ سنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں۔ اور میں بتاؤں کہ سب سے پہلے کیا چیز دنیا سے اٹھے گی۔ سب سے پہلے نماز کا خشوع اٹھ جائے گا۔ تو دیکھے گا کہ بھری مسجد میں ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز دار کہلاتے ہیں وہ بھی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا۔ اور آج کل جو مسلمان گرتے جا رہے ہیں۔ ہر طرف سے تباہی ہی تباہی کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ مسلمانوں کے گرنے اور آپس میں لڑنے کی جو آج ہمارے ملک پاکستان میں ہو رہا ہے۔ کہ اپنے ہی ملک کی فوج کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ایسے ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی نماز کو اچھے طریقے سے ادا نہیں کر رہے۔ اور ایک حدیث سے ثابت ہے کہ ایسی نماز جو اچھے طریقے سے نہ پڑھی جائے وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا۔ اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑوں کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ یہ سلوک تو اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھتا۔ تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا۔ اللہ تعالیٰ مجھ گناہ گار اور آپ کو خشوع و خضوع سے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com
Marfat.com

موکل عطا فرمائیں:

(راوی ڈاکٹر سراج صاحب)

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملتان کے مریدین میں ایک صاحب محمد بخش بھی تھے۔ جن کو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب بڑے پیار سے ملنگ کہا کرتے تھے۔ سرکار جب بھی ملتان تشریف لے جاتے تو محمد بخش صاحب کے متعلق پوچھتے کہ ہمارا ملنگ کہاں ہے۔ ایک مرتبہ محمد بخش صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کروں کہ مجھے موکل عطا فرمائیں۔ حسب خیال محمد بخش صاحب نے اپنے شیخ پیر و مرشد قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے گذارش کر دی۔ سرکار نے بات سنی اور خاموش رہے۔ لیکن محمد بخش صاحب اپنی خواہش کا اظہار بار بار کرتے۔ جب کبھی بھی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ملتان رونق افروز ہوتے تو محمد بخش (ملنگ) اپنی خواہش کا اظہار کرتے۔ اسی طرح ہوتا رہا۔ محمد بخش صاحب اپنی خواہش کا اظہار کرتے۔ قبلہ سرکار بات سنتے اور بات ختم ہو جاتی۔ لیکن ایک مرتبہ سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ملتان میں تشریف فرما تھے اور کچھ ایسی کیفیت میں تھے کہ جو کوئی مرید جو کچھ مانگتا عطا فرما دیتے۔ تو محمد بخش صاحب نے پھر عرض کر دی کہ سرکار مجھے موکل عطا فرمائیں۔ قبلہ سرکار فرمانے لگے محمد بخش موکل لے کر کیا کرو گے۔ محمد بخش عرض کرنے لگا کہ سرکار میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ موکل کیسے ہوتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔

قبلہ سرکار فرمانے لگے۔ اچھا آج نماز ظہر کے بعد مجھے یاد دلانا۔ حسب الارشاد محمد بخش صاحب نے بعد ادائے نماز ظہر یاد دلایا۔ تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ان کو لے کر چونگی نمبر ۸ پر جو قبرستان ہے جس میں ایک بزرگ ہستی کا مزار ہے۔ وہاں لے جا کر بعد سلام اور فاتحہ کے صاحب مزار سے فرماتے ہیں کہ ہمارا بیٹا محمد بخش نماز

Marfat.com
Marfat.com

مغرب کے وقت آپ کے پاس آیا کرے گا۔ کچھ وظیفہ پڑھنے کے لئے تو آپ میرے بیٹے کا خیال کیجئے گا کہ اس کو کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی نہ ہو۔ یہ بات کہہ کر آپ واپس آ گئے۔ اس کے بعد محمد بخش اپنی تکمیل خواہش کے لئے روزانہ نماز مغرب کے بعد قبرستان میں اس بزرگ ہستی کے مزار پر حاضری دیتے اور وظیفہ پڑھتے۔

چند دنوں کی حاضری اور وظیفہ پڑھنے سے مؤکلات حاضر ہونا شروع ہو گئے۔ جب مؤکلات کی شکلیں نظر آنی شروع ہوئیں تو یہ گھبرائے اور پریشان ہو کر اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں عرض کی کہ سرکار مجھے وہاں ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں جس سے میرا قبرستان بیٹھ کر وظیفہ پڑھنا مشکل ہے۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب نے شکایت سنی اور فرمایا کہ اب کی بار جب تم قبرستان جاؤ تو صاحب مزار سے جا کر کہنا کہ ہمارے پیرو مرشد نے آپ کے ذمہ کام لگایا تھا۔ کہ مؤکلات ہمیں تنگ نہ کریں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس پر غور کریں کہ آئندہ شکایت نہ ہو۔

محمد بخش صاحب نے قبرستان جا کر اسی طرح کہہ دیا جس طرح کہ قبلہ سرکار مولوی صاحب نے فرمایا تھا۔ جس کے بعد محمد بخش صاحب کو کوئی پریشانی اور تکلیف کا سامنا نہ ہوا۔ اور اپنے مقصد کی حصولی میں کامیابی بھی نصیب ہوئی اور ان کو مؤکلات مل گئے۔

ملتان کے مریدین کو جب علم ہوا کہ محمد بخش صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اور مؤکلات ان کو مل گئے ہیں تو انہوں نے فرمائشیں شروع کر دیں۔ کوئی ان سے بادام منگواتا۔ کوئی میوہ جات اور کوئی ان سے بے موسمی پھل کی فرمائش کرتا۔ محمد بخش صاحب بذریعہ مؤکلات اپنے پیر بھائیوں کی فرمائشیں پوری کرتے۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کو بذریعہ روحانیت اس بات کا علم ہوا اور جب ملتان تشریف لائے تو محمد بخش صاحب سے پوچھا کہ یہ کیسا کام تم مؤکلات سے لے رہے

Marfat.com
Marfat.com

ہو۔ (غالباً مقصد یہ تھا کہ کیا نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مؤکلات لیے تھے) جس پر محمد بخش صاحب عرض کرنے لگے سرکار میں تو اپنے پیر بھائیوں کی اور سلسلہ کی خدمت کر رہا ہوں۔ اپنے لیے میں کچھ نہیں منگواتا اور دراصل حقیقت بھی یہ تھی کہ جو کچھ بھی مؤکلات لا کر دیتے آپ حسب فرمائش اسی کو دے دیتے خود مؤکلات کی لائی ہوئی چیز جس میں طرح طرح کے میوہ جات اور پھل وغیرہ ہوتے خود نہ کھاتے اور یہی وجہ ان کی بے قصور ہونے کی ٹھہری۔

حضوری غوث پاک کا منقطع ہونا:

(راوی ڈاکٹر سراج صاحب)

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے ملتان کے مریدین میں سے ایک مرید صادق محترم فیض رسول صاحب بھی ہیں۔ جن کو حضوری سرکار محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی باطنی نعمت حاصل تھی۔ اور ان کو حضور غوث پاک سے بلا واسطہ اپنے سوالات کا جواب مل جاتا تھا۔ اپنی حاجات اور مشکلات حضور غوث پاک کی خدمت میں پیش کرتے اور ان کو اپنی مشکلات کا حل مل جاتا۔ اور یہ نعمت باطنی کافی عرصہ رہی۔ ایک مرتبہ وہ کسی کام کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے اور سرکار فیض عالم شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں قطب الاقطاب سید علی ہجویری المعروف سرکار داتا گنج بخش رحمہ اللہ کے دربار حاضری کے لئے گئے۔ دربار شریف میں حاضری کے دوران ایک صاحب ان کے پاس آئے اور گفتگو شروع کر دی اور دوران گفتگو محترم فیض رسول صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کوئی نعمت بھی ملی ہے یا نہیں یا کس درجہ تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ جس پر فیض رسول صاحب نے اپنی باطنی نعمت حضوری غوث پاک قدس سرہ العزیز کا ذکر کیا۔ اپنی باطنی نعمت حضوری کا ذکر ایک اجنبی شخص سے کرنا فیض رسول صاحب کے لئے بہت بڑی پریشانی کا سبب بن گیا کیونکہ اس ذکر کے بعد

Marfat.com
Marfat.com

وہ نعمت حضوری سے محروم ہو چکے تھے۔ دربار شریف سے وہ سیدھے قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے دربار رائے ونڈ آئے اور اپنی نعمت حضوری سے محرومی کا ذکر کیا۔ جس پر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ کیوں ایک اجنبی شخص کے ساتھ ذکر کیا کیا وہ کوئی رشتہ دار تھا جس سے ذکر کرنا ضروری تھا اب جاؤ یعنی ایک اجنبی شخص کے ساتھ نعمت حضوری کا ذکر کرنے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سنہری قول ہے: ''جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔'' اور حدیث پاک ہے:

مَنْ کَتَمَ سِرَّہٗ، بَلَغَ مُرَادَہٗ جس نے اپنے راز کو چھپایا وہ اپنی مراد کو پہنچا۔

انسان بحیثیت کنکر:

اس واقعہ کے راوی قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اوّل محترم جناب غلام نبی صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادے محترم یوسف صاحب ہیں۔ جنہوں نے بتایا کہ ایک دن قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب حسب معمول رائے ونڈ محفل خانہ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد معتقدین اور مریدین بھی کافی تعداد میں وہاں موجود تھے اور معتقدین و مریدین اور قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کے درمیان سوال و جواب ہو رہے تھے۔ اور سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ محبانہ انداز میں اپنے عارفانہ اور محققانہ کلام سے ہر سوال کا جواب عطا فرما رہے تھے۔

مریدین کے درمیان ایک اور صاحب جو کسی دوسرے سلسلے سے تعلق رکھتے تھے سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگے کہ میاں صاحب کچھ ہمیں بھی بتائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب جواب میں فرماتے ہیں کہ جن کے پاس آپ جاتے ہیں کیا انہوں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔ سائل عرض گزار ہوا۔ جی بتایا ہے۔ آپ سرکار فرماتے ہیں کہ کیا بتایا ہے۔ جس پر اس شخص نے زمین سے ایک کنکر اٹھایا اور عرض کرنے لگا کہ یہ کنکر ہم سے بہتر ہے۔ قبلہ سرکار فرماتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر چیز آپ کو بتا دی ہے کہ اس بات میں ہر راز کارفرما ہے۔ کہ انسان کیا چیز ہے۔ مطلب یہ کہ اگر انسان بن جائے تو کنکر سے بہتر ہے۔ ورنہ بحیثیت ایک کنکر سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس انسان کے دل میں دنیا کی محبت جس میں کئی محبتیں وابستہ ہیں۔ مال و دولت سے محبت۔ بڑی بڑی عمارتوں سے محبت اولاد سے محبت جو حد سے گزر جائے۔

حدیث پاک ہے:

حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

محبت دنیا سب گناہوں کی جڑ ہے۔

جب دل میں دنیا کی محبت نے گھر بنا لیا تو اس گھر میں موت سے خوف بھی آئے گا تو جب یہ دو چیزیں پیدا ہوں گی تو انسان بحیثیت کنکر بن جائے گا۔ صحاح ستہ کی کتابوں میں سنن ابوداؤد کے باب کتاب الملاحم میں حدیث بیان کی گئی ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ ''مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ''

ابوعبدالسلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ دیگر اقوام تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ایسا ان دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا۔ فرمایا بلکہ ان دنوں تم اکثریت میں ہو گے لیکن ایسے بیکار ہو گے جیسے سمندر کی جھاگ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے

Marfat.com
Marfat.com

تمہارے رعب کو نکال دے گا۔ اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔ سائل عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! بزدلی کیا ہے۔ فرمایا دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

ماریں پیٹیں اور میرے چیپ نکالیں:

اس واقعہ کے راوی قبلہ وکعبہ محترم مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے مرید صادق محترم فضل کریم صاحب بتاتے ہیں کہ ایک دن حسبِ معمول قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب رائے ونڈا اپنے محفل خانہ کے باہر صحن میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد مریدین اور معتقدین بھی وہاں موجود تھے۔ ان معتقدین میں سے ایک صاحب عرض گذار ہوئے کہ سرکار مجھے ماریں پیٹیں اور میرے چپ نکالیں۔ چپ پنجابی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ٹیڑھا پن یا ناہموار سطح۔ اس سائل کا مقصد تھا کہ میرے اندر کچھ خرابیاں پیدا ہوگئیں ہیں ان کو درست کر دیجئے یعنی اللہ تعالیٰ مجھے راہ ہدایت نصیب فرمائے۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب فرمانے لگے کہ انسان کو مارنا یا پیٹنا ضروری نہیں ہے بغیر مار کے بھی انسان کو سیدھا کیا جا سکتا ہے۔ قبلہ سرکار نے بطور مثال فرمایا کہ جیسے اگر برتن میں چپ پڑ جائیں تو آپ اس میں چنے ڈال دیں اور ساتھ پانی سے برتن بھر کر برتن کا منہ ڈھکن سے بند کر دیں۔ چند گھنٹوں کے بعد چنے پانی کی وجہ سے پھول جائیں گے اور برتن کے چپ خود بخود نکل جائیں گے یعنی برتن سیدھا ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی بدکردار شخص اپنی بُری سوسائٹی کو چھوڑ کر نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا تو لامحالہ نیک لوگوں کی صحبت کے اثر سے اس میں جو خرابیاں ہیں وہ آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گی اور حقیقت بھی یہی ہے۔ مشہور قول ہے۔

؎ صالح ترا صالح کند طالع ترا طالع کند

صالح یعنی نیک شخص کی صحبت نیک بناتی ہے اور طالع یعنی بُرے شخص کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

نیک انسان کی صحبت میں ہمیشہ اچھی گفتگو ہو گی جس میں نیک لوگوں کی باتوں کا ذکر ہو گا۔ اولیاء اللہ کا ذکر ہو گا اور جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ذکر ہو گا لامحالہ اس مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو گا۔ اور دوسرے یہ کہ آج کی جدید سائنس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ انسان کے جسم سے توانائی خارج ہوتی ہے اور یہ توانائی مختلف شعاؤں کی شکل میں خارج ہوتی ہے تو جس انسان کی صحبت ہو گی اس کی شعاعیں بھی ویسی ہوں گی۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ نیک سے نیک تر انسان کی صحبت میں بیٹھا جائے اور اس لیے اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دینی چاہیے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے سے ایک تو ان کے جسم اطہر سے جو نورانی شعاعیں نکلیں گی وہ لازماً اثر انداز ہوں گی۔ لاہور شہر میں ہوتے ہوئے ہمارے درمیان کافی اولیاء اللہ کے مزارات موجود ہیں لیکن ان سب میں سے قطب الاقطاب سیّد علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش صاحب نور اللہ مرقدہ واعلی اللہ مراتبہ ہیں کہ برصغیر ہندوپاک میں ان جیسی ہستی نہیں ہے۔ اس لیے اگر کوئی بدکردار شخص بھی دل سے توبہ کرے اور قبلہ سرکار داتا گنج بخش صاحب کے دربار پر حاضری دے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کی بُری خصلتیں دور نہ ہوں مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب حدیقۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہزادہ دارالشکوہ فرماتے ہیں کہ چالیس جمعرات جو کوئی پیہم ان کے مزار پر جائے۔ خدا سے جو مانگے سو پائے۔ اولیاء اللہ کے مقامات اور مزارات سے فیض کا چشمہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ جس اولیاء اللہ کے مزار مبارک پر جائیں۔ آپ کو فیض میسر ہو گا۔ راقم الحروف کو اپنا ایک واقعہ جب کہ سعودی عرب سے پاکستان آیا اور ویزے کی انتظار تھی اور کچھ ایسے مسائل یا کام تھے جن کے نہ ہونے کی وجہ سے تشویش بڑھ رہی تھی۔ میری تشویش کو دیکھتے ہوئے قبلہ محترم زین العابدین صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا۔ بٹ صاحب آپ سرکار رائے ونڈ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس

Marfat.com
Marfat.com

سر ہ دن مقرر کر کے حاضری دیں۔ یہاں تو مخلوق خدا آ کر فیض حاصل کرتی ہے۔ آپ تو پھر سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناچیز نے محترم خلیفہ وسجادہ نشین زین العابدین صاحب کی بات پر عمل کیا۔ اور ابھی چار یا پانچ مرتبہ حاضری دی ہوگی کہ میرے مسائل حل ہو گئے۔ دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم مجھ گناہ گار اور آپ کو بزرگ ہستیوں کی صحبت عطا فرمائے۔ آمین!

امام مسجد کے لیے نشان قبر:

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ نے محترم بشیر صاحب ٹرنر (جو کہ جامع مسجد غوثیہ۔ رائے ونڈ کے مشرق کی طرف مسجد سے ایک گھر چھوڑ کر رہائش پذیر ہیں) کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے راقم الحروف کو بتایا کہ ایک مرتبہ عالم رویائ میں سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے ان سے فرمایا کہ مولوی بدرالدین صاحب امام مسجد کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو ان کی قبر یہاں بنانا۔ اپنی چھڑی سے جو ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ اس سے زمین پر نشان لگا دیا۔ یہ واقعہ سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے وصال کے بعد کا ہے۔ بشیر صاحب بتاتے ہیں کہ جب صبح ہوئی۔ تو سرکار کے حکم کے مطابق قبر کی نشاندہی کے لیے دربار پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے جس طرح عالم رویائ میں اپنی چھڑی سے نشان لگایا تھا اسی طرح نشان لگا ہوا ہے۔ اور آپ کے ہی نشان پر امام مسجد محترم بدرالدین صاحب کی قبر بنائی گئی۔ بشیر صاحب بتاتے ہیں کہ بدرالدین صاحب کو قبر میں رکھنے کے لیے میں خود قبر میں اتر گیا۔ جب بدرالدین صاحب کو قبر میں رکھ دیا گیا تو ان کا چہرہ درست کرنے کے لیے جب میں نے چاہا کہ چہرے کو درست قبلہ سمت میں کر دوں تو چہرہ خود بخود قبلہ کی سمت کی طرف ہو گیا اس کے بعد ہاتھوں کو سیدھا کرنے لگا تو ہاتھ بھی خود بخود سیدھے ہو گئے۔ مجھے ایسا لگا جیسا کہ بدرالدین صاحب نے صرف آنکھیں

Marfat.com
Marfat.com

بند کی ہوئیں ہیں۔ ذرا خیال فرمائیں کہ محترم بدرالدین صاحب نے اپنا چہرہ قبلہ سمت خود کیسے کیا اور پھر ہاتھ جو الٹے رکھے ہوئے خود بخود سیدھے کیسے ہو گئے۔ اور قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے بعد وصال عالم رویا میں اپنی چھڑی سے قبر کے لیے نشان لگائے وہ کیسے صبح تک موجود تھے۔

بھتیجا الہ دین کا چارپائی سے جڑے رہنا:

الہ دین آپ کے چھوٹے بھائی غلام محمد صاحب کے بیٹے تھے۔ اور عموماً بچپن میں بچے شریر ہوتے ہیں تو یہ بہت شرارتیں کرتے تھے۔ سرکار قبلہ عطا محمد صاحب ابھی مغلپورہ گنج میں ہی رہائش پذیر تھے۔ الہ دین سرکار مولوی صاحب کے کام میں اپنی شرارتوں سے بہت زیادہ مخل ہوتا۔ آپ کے شرارتوں سے منع کرنے پر بھی الہ دین باز نہ آتا۔ اس طرح حسب معمول الہ دین شرارتیں کر رہا تھا۔ جب منع کرنے پر بھی باز نہ آیا تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اب چارپائی کے ساتھ جڑے رہنا۔ آپ کے اس فرمان کا نتیجہ یہ نکلا کہ الہ دین چارپائی کے ساتھ جڑ گیا ہر طرح سے کوشش کرتا کہ کسی طرح چارپائی سے الگ ہو جائے۔ لیکن الگ نہ ہو سکا۔ اگر چارپائی سے نیچے اترنے کی کوشش کرتا تو چارپائی اس کو نہ چھوڑتی۔ بلکہ چارپائی اوپر اور الہ دین نیچے ہوتا۔ اب لگا شور مچانے اور چیخیں مارنے کے مجھے چارپائی سے الگ کریں۔ یہاں تک کہ صبح کا جز اشام کا وقت قریب ہو گیا۔ تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ میں نے تجھے منع کیا تھا مگر تو شرارتوں سے باز نہ آیا۔ اب تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور شرارتوں سے توبہ کر۔ کہ مجھے آئندہ تنگ نہیں کرے گا۔ آخر کار الہ دین نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور توبہ کی کہ آئندہ میں اپنے تایا جی کو تنگ نہیں کروں گا۔ بلکہ آپ سے بھی معافی مانگی کہ آپ بھی مجھے معاف فرما دیں۔ آپ نے جب معافی دی تو اس کے

Marfat.com
Marfat.com

بعد الہ دین چارپائی سے جدا ہوا۔ (راوی: الہ دین صاحب کی بہو محترمہ)

اژدھے کا رقصِ وجد:

(راوی سجادہ نشین بشیر احمد صاحب)

رائے ونڈ سے جنوب کی طرف تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بزرگ ہستی سید عبداللہ شاہ صاحب کا مزار مبارک ہے۔ جو بھگتو آنہ کے نام سے مشہور ہے۔ چونکہ ہندوؤں کا تسلط تھا۔ اس لیے انہوں نے اس کا نام بھگتو آنہ رکھ دیا۔ ابھی بھی یہ قصبہ بھگتو آنہ کے نام ہی سے پکارا جاتا ہے۔ جب سید عبداللہ شاہ صاحب کا وصال ہوا تو اس وقت لوگوں نے ایک بہت اونچا مٹی کا چبوترا تعمیر کیا اور سید صاحب کو اس میں دفن کر کے ان کا مزار بنا دیا۔ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب رائے ونڈ سے جا کر سید عبداللہ شاہ صاحب کے مزار مبارک پر ہر سال عرس کی تقریبات منعقد فرماتے۔ جس میں محفل سماع کا اہتمام بھی کیا جاتا۔ جب قوالی شروع ہوتی تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے ایک مرید کتھا صاحب (سکھ سے مسلمان ہوئے تھے) وجد میں آ کر حال کرتے۔ اسی دوران ایک بہت بڑا اژدھا محفل سماع میں آ جاتا۔ لوگ ڈرتے لیکن قبلہ مولوی عطا محمد صاحب فرماتے کہ اژدھے کو راستہ دے دو۔ یہ کسی کو تکلیف نہ دے گا اژدھا کتھا صاحب کے پاس قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جاتا۔ اور وجد میں آ کر جھومنا شروع کر دیتا۔ جب تک قوالی جاری رہتی۔ اژدھا جھومتا اور رقص و وجد کرتا رہتا۔ محفل سماع کے اختتام پر جو لوگ وہاں موجود ہوتے ان کو نیند کا ایک جھونکا سا آتا۔ ذرا سے جھونکے میں اژدھا واپس چلا جاتا۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے دو سال عرس کی تقریبات منعقد فرمائیں اس کے بعد دوبارہ عرس نہ کیا۔

Marfat.com
Marfat.com

سکھوں کا ارادہ قتل:

(راوی سجادہ نشین بشیر احمد صاحب)

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب مغلپورہ سے اپنے سسرال راجہ جنگ ضلع قصور ملنے کیلئے جایا کرتے تھے۔ سسرال والوں کی وجہ سے اور آپ کے راجہ جنگ آنے جانے سے راجہ جنگ کے مسلم و غیر مسلم لوگوں سے بھی آپ کی ملاقات ہوتی تھی۔ راجہ جنگ کے لوگ آپ کے اخلاق و کردار سے بہت متاثر ہوئے اور مسلم و غیر مسلم لوگ عقیدت مند اور مریدین ہونے لگے۔ چونکہ اس وقت راجہ جنگ میں سکھوں کی تعداد زیادہ تھی اور یہاں تک ان کا زور تھا کہ وہ کسی مسلم کو اذان بھی کہنے نہیں دیتے تھے۔ راجہ جنگ کا نمبردار چوہدری اس وقت سکھ تھا۔ جو اس سلسلے میں پیش پیش تھا۔ جس کو راجہ جنگ میں اذان نہ دینے کی وجہ سے قتل بھی کیا گیا۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے راجہ جنگ اپنے سسرال اور مریدین اور عقیدت مندوں کو ملنے اور آنے جانے سے آپ کے اخلاق حسنہ اور شخصیت سے متاثر ہو کر سکھ قوم نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ کوئی نہ کوئی سکھ اسلام قبول کرتا اور آپ کے حلقہ مریدین میں شامل ہو جاتا۔ آپ کے دست مبارک پر بیعت کرتا اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرتا۔ سکھوں کو اس سے پریشانی ہوئی۔ کہ جب بھی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب راجہ جنگ آتے ہیں۔ ہماری قوم اور برادری سے کسی نہ کسی سکھ کو مسلمان کر لیتے ہیں۔ سکھوں نے اس سلسلے میں گٹھ جوڑ کیا اور دوران میٹنگ یہ طے پایا کہ اس مرتبہ جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب آئیں تو ان کو قتل کر دیا جائے۔

سکھ قوم سے دو بھائی کرم دین اور کتھا مسلمان ہو چکے تھے۔ جب ان کو سکھوں کے منصوبے کا علم ہوا تو بہت پریشان ہوئے۔ راجہ جنگ میں قبل از وقت آپ کی آمد کی اطلاع بذریعہ مریدین مل جایا کرتی تھی۔ کرم دین صاحب آپ کی آمد کی اطلاع پا کر

Marfat.com
Marfat.com

راجہ جنگ ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا اور جیسے ہی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ریل گاڑی سے نیچے اترے تو محترم کرم دین آپ کے قدموں میں گر گیا اور عرض کرنے لگا کہ سرکار آپ یہاں سے واپس لوٹ جائیں۔قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے اس کی وجہ پوچھی تو عرض کرنے لگا کہ سرکار سکھوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا ہوا ہے اور وہ اس وقت راستے میں ایک بیٹھک میں سب تقریباً چالیس کے لگ بھگ جمع ہیں، تلواروں اور برچھیوں سے لیس ہیں۔اس پر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ فقیر واپس نہیں جائے گا۔اگر اس راستے پر موت آتی ہے تو اس سے بہتر اور کیا ہوگا۔

محترم کرم دین پھر گذارش کرنے لگا کہ سرکار اگر آپ واپس نہیں جانا چاہتے تو کم از کم راستہ تبدیل کر لیں۔آپ نے فرمایا کہ فقیر راستہ بھی تبدیل نہیں کرے گا۔قبلہ مولوی عطا محمد صاحب بھی اپنے پیرومرشد کی طرح میں یا ہم کا لفظ اپنے لیے استعمال نہیں کرتے تھے۔عاجزی اور انکساری سے گفتگو فرماتے تھے۔چہرے مبارک پر عاجزی،انکساری، بردباری اور تحمل جیسے اوصاف واضح طور پر نظر آتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ فرمان الٰہی کا مظہر تھے۔قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا ارشاد پاک ہے۔

الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ترجمہ:یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مفسرین نے آیت کی تفسیر یوں کی ہے کہ اللہ کے دوستوں پر اندیشہ ناک حوادث کا وقوعہ نہ دنیا میں ہوگا نہ آخرت میں۔اور نہ کسی مطلوب کے فوت ہونے پر وہ مغموم ہوتے ہیں۔دنیا میں دنیوی خوف وغم کی نفی مراد ہے۔جس کا احتمال مخالفت اعداء (دشمنوں کی مخالفت) وغیرہ ہے۔کہ مومنین کاملین کو دشمنوں کی مخالفت کا کچھ اندیشہ یا خوف نہیں ہوتا۔ہر وقت ان کا اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور تمام واقعات تکوینیہ کے خالی از حکمت نہ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔اس اعتماد واعتقاد کے انحصار سے

Marfat.com
Marfat.com

انہیں خوف وغم نہیں ستاتا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں یوں تحریر کیا ہے کہ اولیاء اللہ پر کوئی خوفناک چیز (ہلاکت یا بہت زیادہ نقصان) دنیا و آخرت میں واقع ہونے والی نہیں۔ اگر فرض کیجئے دنیا میں صورتاً کوئی نقصان پیش بھی آئے تو نتیجتاً وہ ان کے حق میں نفع عظیم کا ذریعہ بنتا ہے۔

لہٰذا آپ بغیر کسی جھجک و خوف و خطر کے سیدھے اسی بیٹھک میں گئے جہاں سکھ تلواروں اور برچھیوں سے لیس آپ کے قتل کرنے کیلئے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں جا کر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سکھوں سے پوچھتے ہیں کہ آج کیا ماجرہ ہے۔ بڑی تیاری سے بیٹھے ہوئے ہو۔ کسی سکھ کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ قتل تو درکنار سختی سے گفتگو کرتا۔ آپ کو دیکھ کر سب سکھ جو تلواروں اور برچھیوں سمیت بیٹھے ہوئے تھے۔ خاموش اور نرم پڑ گئے۔ بلکہ خوش اسلوبی سے پیش آنے لگے اور عرض کرنے لگے کہ ہم تو ویسے ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ آپ کی کرامت تھی کہ سکھ جو دشمن جان بنے ہوئے تھے خوش اسلوبی سے پیش آئے۔ اس کے بعد آپ اپنے سسرال چلے گئے۔

دل کا قرآن پاک پڑھنا:

قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے ایک مرید صادق قصاب محمد خان صاحب، کوٹلہ تولے خاں، ملتان کے رہنے والے تھے۔ حافظ قرآن تھے اور ماہ رمضان میں تراویح کی نماز پڑھاتے تھے۔ روزگار کے سلسلے میں قصائی کی دوکان کھول رکھی تھی۔ ان کا معمول تھا کہ روزانہ پندرہ سپارے قرآن پاک کے پڑھتے تھے۔ دوکان پر کسی گاہک سے کلام نہیں کرتے تھے۔ گاہک چھوٹا ہو یا بڑا سب کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرتے۔ اگر کوئی آدھ پاؤ گوشت خریدنے ان کی دوکان پر آجاتا۔ جہاں سے وہ کہتا یا جس طرح کا گوشت مانگتا اُس کی فرمائش کے مطابق اُس کو گوشت دے

Marfat.com
Marfat.com

دیتے اور جب وہ گھر لے جا کر اس کا وزن کرتا تو ایک دو چھٹانک زیادہ ہی نکلتا۔ جب سارا گوشت فروخت ہو جاتا تو وصول شدہ رقم قیمت خرید سے بھی کم نکلتی۔ نفع کی بجائے الٹا نقصان ہو جاتا تو نقصان کو پورا کرنے کیلئے موچیوں کے پاس آ جاتے اور جوتیاں سیتے۔ رات محفل خانہ میں گذارتے اور باقاعدہ نماز تہجد کا اہتمام کرتے۔ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے جب بیماری کی تکلیف بڑھی تو ڈاکٹروں کو دیکھایا گیا۔ ڈاکٹروں نے اپنی رپورٹ میں ان کو دل کی تکلیف کا بتایا اور دل کے اپریشن کا مشورہ دیا۔ مشورے کے مطابق ان کو ڈاکٹر خان ہسپتال ملتان جو کہ ملتان الیکٹرک سپلائی کمپنی کے پاس کلینک تھا اس میں دل کے اپریشن کیلئے داخل کروا دیا گیا۔ خان ہسپتال میں بھی ان کی بیماری کی تشخیص کی گئی۔ رپورٹیں دیکھی گئیں اور آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ انکا دل کا اپریشن کرنا پڑے گا۔ اپریشن تھیٹر میں جب ڈاکٹر عون محمد خان صاحب نے دل کے اپریشن کے لئے سینہ کو چیرا تو حرکت قلب کے ساتھ جو عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ دل قرآن پاک پڑھ رہا ہے۔ بڑے حیران ہوئے اور اپنی بیٹی جو کہ ڈاکٹری کے شعبے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کو بلوا کر بھی دیکھایا کہ دیکھو بیٹی دل قرآن پاک پڑھ رہا ہے۔ دل سے قرآن پاک کے پڑھنے کی صاف آواز سنائی دیتی تھی۔ ڈاکٹر خان کہنے لگا کہ اس کو لے جاؤ۔ اس کو ہاتھ لگانا میرے بس کی بات نہیں۔ اس کے دل کو کچھ بھی نہیں ہوا اور یہ ۱۹۹۲ء یا ۱۹۹۳ء کا واقعہ ہے۔ سبحان اللہ۔

یہ مرشد کامل کی صحبت اور توجہ کا ثمرہ تھا کہ پروردگار عالم جل شانہ کی کرم نوازی سے دل ہر وقت قرآن پاک پڑھنے میں مصروف رہتا۔ محمد خان صاحب خود تو بے ہوش پڑے ہیں۔ سینہ چیرا ہوا ہے۔ لیکن دل سے ذکر جاری ہے۔ قرآن پاک پڑھا جا رہا ہے۔

ان کی ایک صفت اور بھی سنی ہے وہ یہ کہ ماہ رمضان میں نماز تراویح میں بڑے

Marfat.com
Marfat.com

خلوص اور جذبے کے ساتھ قرآن پاک پڑھتے اور ٢٧ رمضان المبارک کی رات قرآن پاک پڑھنا اس وقت شروع نہ کرتے جب تک ان کے استاد حافظ رحیم بخش صاحب نہ آ جاتے۔ محمد خان صاحب اپنے استاد حافظ رحیم بخش صاحب کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیتے۔ استاد ان کو بڑے پیار سے تھپکی دیتے اور قرآن پاک کو مکمل کرنے کیلئے فرماتے۔ تب جا کر یہ قرآن پاک پڑھنا شروع کرتے۔

جب ان کا وصال ہو گیا تو قبلہ و کعبہ محترم مولوی عطا محمد صاحب نے خلیفہ میاں تاج الدین صاحب کو عالم رویا میں فرمایا کہ ان کو میری طرف سے دستار خلافت دو۔ چنانچہ دستار خلافت ان کو پہنا کر لحد میں اتارا گیا۔

دل کا درود شریف پڑھنا:

(راوی، ملک اللہ ڈوایا صاحب)

قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے وصال سے پہلے ملک محمد رمضان صاحب عرف ملک اللہ ڈوایا زیادہ تر رائے ونڈ میں وقت گزارتے تھے اور سالانہ عرس مبارک ماہ صفر حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی کا ہو یا ربیع الثانی میں سرکار غوث اعظم سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی کا دونوں موقع پر تقریباً تمام مریدین اور معتقدین رائے ونڈ میں حاضر ہوتے تھے۔ عرس مبارک کے موقع پر بالخصوص ملتان کے مریدین کو عرس مبارک کے ختم ہونے پر بھی واپس جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ ملتان کے مریدین ایک دن بعد واپس جایا کرتے تھے۔ معمول کے مطابق قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب نماز فجر کے بعد محفل خانے کے باہر کرسی پر بیٹھا کرتے تھے۔

جب مریدین نے دیکھا کہ سرکار محفل خانے کے باہر کرسی پر تشریف فرما ہیں تو باری باری آ کر جو ذکر واذکار اور درود شریف پڑھا ہوتا۔ یہ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کرتے کہ سرکار میں نے ایک لاکھ درود شریف پڑھا۔ اس کا ثواب

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے ملک کیا۔ کوئی ڈیڑھ لاکھ کرتا اور کوئی سوا لاکھ درود شریف کا ثواب ملک کرتا۔

ملک اللہ ڈوایا صاحب فرماتے ہیں کہ میں چونکہ حضرت صاحب کے قریب بیٹھا ہوتا تھا۔ اس لیے جب مریدین آتے اور درود شریف کا ثواب ملک کرتے۔ تو میں خاموشی کے ساتھ کچھ عرصہ سنتا رہا۔ لیکن ایک مرتبہ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر اسی طرح درود شریف کا ثواب ملک کرنے کیلئے محترم خلیفہ محمد ذوالفقار خان صاحب آئے اور عرض کی سرکار سوا لاکھ درود شریف کا ثواب آپ کے ملک کیا۔ محمد نواز شاہ صاحب آئے۔ سرکار ایک لاکھ درود شریف کا ثواب آپ کے ملک کیا۔ محترم خلیفہ زین العابدین صاحب آئے اور عرض کی سرکار ڈیڑھ لاکھ درود شریف کا ثواب آپ کے ملک کیا۔ میں نے سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کی۔

سرکار مجھ سے پانچ تسبیح پوری نہیں پڑھی جاتی۔ رات دیر تک قوالی ہوتی ہے۔ سونے میں دیر ہو جائے تو صبح کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ یہ کیسے اور کب لاکھ، سوا لاکھ اور ڈیڑھ لاکھ درود شریف پڑھتے ہیں۔ سرکار یہ سب جھوٹ بولتے ہیں۔

سرکار قبلہ مولوی عطا محمد صاحب میری بات سن کر بہت خوش ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ملک اللہ ڈوایا تو بات بہت کھری کرتا ہے۔ بیٹا یہ واقعی نہیں پڑھتے۔ تو میں کھڑا ہو گیا اور عرض کی سرکار اگر یہ نہیں پڑھتے تو میری بات درست ہے۔ تو قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب نے مجھے پکڑ کر محترم خلیفہ محمد ذوالفقار خان صاحب رحمہ اللہ کے سینے سے لگایا۔ تو مجھے ان کے اندر سے درود شریف پڑھنے کی آواز آئی۔ تو قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ سن لو۔ درود شریف پڑھنے کی آواز آ رہی ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا سرکار درود شریف پڑھنے کی آواز آ رہی ہے۔ تو فرماتے ہیں اب کیا خیال ہے۔ میں نے عرض کیا سرکار یہ پڑھتے ہیں۔ تو سرکار فرماتے ہیں بیٹا تمہاری بات درست ہے کہ یہ نہیں پڑھتے۔ بیٹا یہ پڑھتا ہے جس

Marfat.com
Marfat.com

کی تم نے آواز سنی ہے۔ مطلب یہ کہ ان کا دل درود شریف پڑھتا ہے۔

کوئٹہ جانا:

(راوی: ملک اللہ ڈوایا صاحب)

رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ/مئی ۱۹۵۲ء کا واقعہ ہے کہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ نے ملتان کے مریدین کو ایک خط ارسال کیا جس میں ذکر کیا کہ فقیر اپنے مریدین سے ملنے کوئٹہ جا رہا ہے۔ جس جس نے جانا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے۔ ملتان کے مریدین میں سے ملک اللہ ڈوایا اور ملک الٰہی بخش صاحبان قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ کے ساتھ کوئٹہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ کوئٹہ میں بہت سارے واقعات ہوئے لیکن سب سے پہلے واقعہ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک دن ایک حسین و جمیل ۱۸ سالہ نوجوان لڑکی جس کی خوبصورتی کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اپنی بوڑھی والدہ کے ہمراہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی حالت یہ تھی کہ اس کا ماتھا اس کے پیٹ کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اتنی ٹیڑھی تھی۔ کوئٹہ کے مریدین میں سے دو صاحبان جن کی معرفت یہ ماں بیٹی قبلہ حضرت صاحب کے پاس آئیں۔ ان کا نام ولی محمد اور محمد رمضان تھا اور یہ دونوں صاحبان اور ماں بیٹی ایک دوسرے کے ہمسائے تھے۔ لڑکی کی والدہ کو ولی محمد اور محمد رمضان کے گھر والوں سے پتہ چلا کہ پنجاب سے ان کے پیر و مرشد آج کل کوئٹہ آئے ہوئے ہیں تو لڑکی کی والدہ نے ولی محمد اور محمد رمضان صاحب سے گزارش کی کہ آپ ہمیں اپنے پیر صاحب کے پاس لے چلیں کیونکہ غرض مند دیوانہ ہوتا ہے۔

جس پر ولی محمد اور محمد رمضان صاحب لڑکی اور اس کی بوڑھی والدہ کو لے کر قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کے پاس آ گئے اور آ کر بتایا کہ عرصہ چار پانچ سال سے اس لڑکی کی یہ حالت ہے۔ پہلے تو ڈاکٹروں سے علاج کرواتے رہے ہیں۔ جس اچھے

Marfat.com
Marfat.com

سے اچھے ڈاکٹر کا پتہ چلتا اس کے پاس علاج کی غرض سے جاتے۔ کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا تو پھر اللہ والوں کے پاس گئے۔ جس جس اللہ والے کا پتہ چلتا کہ وہ روحانی علاج اور تعویذ وغیرہ دیتا ہے۔ اس کے پاس گئے۔ لیکن کہیں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے پوچھنے پر کہ اس لڑکی کی حالت ایسے کیسے اور کیوں ہوئی ہے تو لڑکی کی بوڑھی والدہ نے بتایا کہ ہمارے گھر کے قریب ایک بنگالی ہے جو اس لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ لڑکی کے عشق کی گرفتاری پر وہ لڑکی کا رشتہ مانگتا تھا۔ لیکن ہم نے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ ہم اپنی برادری کے سوا اور کہیں بھی اپنی بچیوں کی شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ جب بنگالی کو مایوسی ہوئی اور چونکہ وہ جادو اور کالا علم جانتا ہے اور جادوگری کا کام کرتا ہے۔ اس نے جادو کے ذریعے اس لڑکی کی یہ حالت کر دی ہے۔ جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ نے سارا ماجرا سن لیا تو ملک اللہ ڈویا کو فرمایا کہ بیٹا جاؤ اور ایک ٹھیکری لے کر آؤ۔ ملک اللہ ڈوایا صاحب فرماتے ہیں کہ میرا بھی اس وقت بچپن کا زمانہ تھا۔ میں نے ادھر اُدھر ٹھیکری کی تلاش کی۔ ٹھیکری کہیں نہ ملی چونکہ کوئٹہ میں جس جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کے اردگرد پتھریلے پہاڑ تھے۔ آخر کار میں ولی محمد صاحب کے گھر گیا ان کے گھر کے صحن میں ایک نیا مٹی کا مٹکا رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو توڑا اور اس میں سے ایک ٹھیکری لے کر سرکار کے پاس آ گیا۔ ولی محمد صاحب کے گھر والے ہنستے تھے۔ جب میں نے مٹکا توڑا لیکن انہوں نے مجھے کچھ نہ کہا۔ اس لیے کہ وہ سمجھتے تھے کہ میں قبلہ سرکار حضرت صاحب کا بیٹا ہوں اور قبلہ حضرت صاحب بھی مجھے اپنا بیٹا ہی کہتے تھے۔ جب میں ٹھیکری لے کر قبلہ حضرت صاحب کے پاس آیا اس وقت آپ کے گرد کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی قبلہ حضرت صاحب ہنس پڑے اور مجھے پنجابی زبان میں فرماتے ہیں کہ گھڑا (مٹکا) توڑ آیاں اے۔ میں نے عرض کی سرکار تو میں اور کیا کرتا۔ میں ٹھیکری اور کہاں سے

Marfat.com
Marfat.com

لاتا۔ یہ ٹھیکری ہے۔ لے لیں۔ ٹھیکری کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ ذرا اس کو چھوٹی کر کے لاؤ۔ میں ٹھیکری کو چھوٹا کر کے ان کے پاس پھر لے آیا۔ جس پر قبلہ حضرت صاحب نے اس ٹھیکری پر کچھ لکھا اور ساتھ تعویذ لڑکی کی والدہ کو دیئے اور فرمایا کہ ٹھیکری لڑکی کے گلے میں ڈال دو اور تعویذ پینے کے لئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میرے پیر و مرشد کے وسیلہ سے یہ لڑکی دو تین دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے ہوا بھی ایسے ہی۔ ٹھیک ہونے پر وہ لڑکی اور اس کی بوڑھی والدہ قبلہ حضرت صاحب کے پاس آئیں۔ میں نے ان کو آتے دیکھا لیکن لڑکی کو پہچان نہ سکا۔ وہ لڑکی جو دو تین دن پہلے بالکل ٹیڑھی تھی۔ اب تو وہ اس طرح سے چل رہی تھی جیسے کوئی نوجوان صحت مند لڑکی چلتی ہے۔ لڑکی اور اس کی بوڑھی والدہ بہت خوش تھیں۔

کوچوان اور تانگہ:

(راوی: ملک اللہ ڈوایا صاحب)

یہ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ بمطابق ۱۹۵۲ء کا واقعہ ہے۔ جب ملک اللہ ڈوایا اور اس کا بڑا بھائی ملک الٰہی بخش صاحب کوئٹہ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ گئے تھے۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کو تھا اور عید الفطر آنے والی تھی۔ تو ملک اللہ ڈوایا کے والدین نے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمہ اللہ کو خط لکھنے شروع کیے کہ ہمارے چھوٹے بیٹے ملک اللہ ڈوایا کو ملتان واپس بھیج دیں کیونکہ ہم چھوٹے بیٹے کے لئے بہت اداس ہیں۔ جب خط کوئٹہ آتا تو ملک اللہ ڈوایا ڈاکیا سے خط لے کر پھاڑ دیتا اور اس کی اطلاع قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو نہ دیتا۔ ایک مرتبہ جب ڈاکیا خط لے کر آیا تو اس وقت ملک اللہ ڈوایا کوارٹر پر موجود نہ تھا۔ ڈاکیے نے خط سیدھے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو دے دیا۔ قبلہ حضرت صاحب نے جب خط پڑھا تو اس میں پہلے خطوں کا حوالہ دیا گیا تھا اور گذارش کی تھی کہ ملک اللہ ڈوایا کو فوراً ملتان

Marfat.com
Marfat.com

بھیج دیں۔ جب ملک اللہ ڈوایا کوارٹر پر واپس آیا تو قبلہ مولوی صاحب پوچھتے ہیں کہ بیٹا کتنی چھٹیاں پھاڑیں ہیں۔ ملک اللہ ڈوایا چونکہ بچپن کا زمانہ تھا میری عمر اس وقت تقریباً ۹ یا ۱۰ سال کی تھی اور کوئٹہ میں دل لگا ہوا تھا واپس جانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس لیے جھوٹ بولا کہ سرکار میں نے تو کوئی چھٹی وغیرہ نہیں پھاڑی تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سمجھ گئے کہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن کچھ نہ کہا اور فرماتے ہیں۔ اچھا پھر ملتان واپس جانے کی تیاری کرو اور ملک الٰہی بخش صاحب کو فرماتے ہیں کہ اس کو اسٹیشن چھوڑ آؤ۔ جس پر مجھے دو کریٹ پھل ایک انگور اور ایک سیب کا ساتھ لے جانے کے لئے دیا۔ انٹر کلاس کی ٹکٹ خرید کر مجھے میرے بھائی نے ایک ڈبہ میں بیٹھا دیا۔ گاڑی اس وقت دن کے تقریباً ۴ بجے چلتی تھی۔ اب میں گاڑی میں اکیلے ڈر محسوس کرنے لگا کہ میں اکیلا ملتان کیسے جاؤں گا۔ بہرحال گاڑی میں بیٹھنے کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ گاڑی ساری رات چلتی رہی اور صبح کو جب ریل گاڑی ملتان پہنچی تو اسٹیشن پر لکھا ہوا تھا۔ ملتان چھاؤنی میں نے پڑھا اور دل میں خیال کیا کہ میں نے تو ملتان شہر جانا ہے اور یہ ملتان چھاؤنی کوئی دوسرا اسٹیشن ہے۔ اس لیے ریل گاڑی میں بیٹھا رہا۔ جس جس نے اترنا تھا وہ گاڑی سے اتر گیا۔ اتنے میں گاڑی کے اندر ایک ٹانگہ والا کوچوان آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چانٹ (چابک) بھی تھا۔ تو ٹانگے والا مجھے کہنے لگا کہ اترو۔ گاڑی سے اترو۔ میں تھوڑا سا سوچ میں تھا کہ مجھے کہنے لگا کہ تو نے ملتان نہیں جانا۔ اور فوراً اس نے پھلوں کے دونوں کریٹ اٹھائے اور سر پر رکھ لیے۔ تکیہ کو چادر میں لپیٹا اور اپنے بائیں بغل بازو کے نیچے رکھتے ہوئے مجھے بازو سے پکڑا اور گاڑی سے باہر لے آیا۔ اب وہ آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے۔ اسٹیشن سے باہر نکلے تو آگے ایک تانگہ کھڑا تھا۔ اب میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کوچوان ہے اور شائد مجھے جانتا ہے۔ سامان اس نے ٹانگے میں رکھا اور مجھے پکڑ کر ٹانگے میں بیٹھا کر گھر لے آیا۔ کوئی

Marfat.com
Marfat.com

دوسری سواری اس نے ٹانگے میں نہیں بیٹھائی۔ جب میں اپنے گھر کے قریب سڑک پر پہنچا تو میں سوچ رہا تھا کہ کوچوان کو دس آنے دوں گا کیونکہ سالم یعنی سپیشل مجھے لے کر آیا ہے۔ کوچوان نے میرے گھر سے تقریباً دس پندرہ گز کے فاصلے پر ٹانگہ روکا اور میرا سامان نیچے اتار کر ایک طرف کو رکھ دیا۔ گھر کے دروازے پر میری والدہ کھڑی تھی۔ لیکن مجھے پہچان نہ سکی کیونکہ کوئٹہ میں رہنے سے ایک تو میری صحت بہت اچھی ہو گئی تھی۔ دوسرے میں نے بڑا عمدہ لباس اور تلے والی جوتی پہن رکھی تھی۔ میں نے والدہ کو ایک نظر دیکھا اور دل میں خیال کیا کہ پہلے کوچوان کو کرایہ دے دوں پھر والدہ کو ملتا ہوں تو کرایہ دینے کے لئے میں نے پیچھے دیکھا تو وہاں نہ کوچوان نہ تانگہ نہ گھوڑا۔ میں حیران تھا کہ یک دم وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔

اور یہ واقعہ مجھ سے قبلہ محترم محمد ذوالفقار خان صاحب و محمد نواز شاہ صاحب اور پورے مریدین بڑی دلچسپی سے سنتے تھے۔ پھر ایک مرتبہ قبلہ حضرت صاحب نے مجھے واقعہ بیان کرنے کے متعلق روکا اور غصے سے آنکھیں دکھائیں۔ اس کے بعد میں نے واقعہ سنانا بند کر دیا۔

تشریح کوچوان اور تانگہ:

اس واقعہ کا تعلق اولیاء اللہ کے اس گروہ سے ہے جو امور تکوینی کو انجام دینے پر مامور ہوتے ہیں۔ ان کو اولیائے مستورین کہتے ہیں۔ جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں مگر یہ سب صاحب خدمت ہوتے ہیں۔ امور تکوینی کے انجام دہی کے سلسلے میں ان کو اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کو اصطلاح صوفیہ میں ''رجال الغیب'' کہا جاتا ہے۔ ان میں ایسے رجال الغیب یا مردان غیب بھی ہوتے ہیں۔ جو عام انسانی شکلوں میں ہوتے ہیں۔ عام انسانوں کی طرح اور عام انسانوں کے درمیان صبح وشام مصروف کار رہتے ہیں۔ عالم احساس میں جس انسان کی شکل چاہیں

Marfat.com
Marfat.com

اختیار کر سکتے ہیں لوگوں کو پردۂ غیب سے پیچھے کی خبریں دیتے ہیں۔ پوشیدہ امور سے بعض اوقات پردہ اٹھا دیتے ہیں۔ اور پھر ان میں ایسے حضرات بھی ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی پر پھرتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے اپنا تعارف کراتے ہیں اور پھر آناً فاناً غیب ہو جاتے ہیں۔

رجال الغیب کی اقسام:

(۱) قطب الاقطاب	(۲) قطب الارشاد	(۳) قطب المدار
(۴) غوث	(۵) ابدال	(۶) اوتاد
(۷) امامان	(۸) مفردان	(۹) مستورین
(۱۰) اخیار	(۱۱) ابرار	(۱۲) نقبا
(۱۳) نجبا	(۱۴) عمد	(۱۵) مکتوبان
(۱۶) متوکلان	(۱۷) منعمان	(۱۸) سابقان
(۱۹) مدبران	(۲۰) دستگیران	(۲۱) محسنان

یہی وہ لوگ ہیں جو رجال الغیب کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات ارضی پر لوگوں کی زندگی کے کاموں میں آسانیاں بہم پہنچانے میں مصروف رکھا ہے۔

ایک صحابی رسول محمد بن عجلان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا:

"فی کل قرن من امتی سابقون وھم البدلا الصدیقون بیھم یسقون ربھم یرزقون و بھم یرفع البلاء عن اھل الارض"

ترجمہ: میری امت میں ہر زمانہ (قرن) میں "سابقون" ہوں گے اور یہ لوگ میری امت کے ابدال ہوں گے۔ وہ صدیق ہوں گے وہی راست باز ہوں گے۔ ان کے ذریعے سے زمین پر پانی برسے گا۔ ان کی طفیل مخلوق خدا کی روزی میں برکت ہوگی۔ ان کی برکات کی وجہ سے زمین والوں سے بے شمار بلائیں ٹلیں گی۔

Marfat.com
Marfat.com

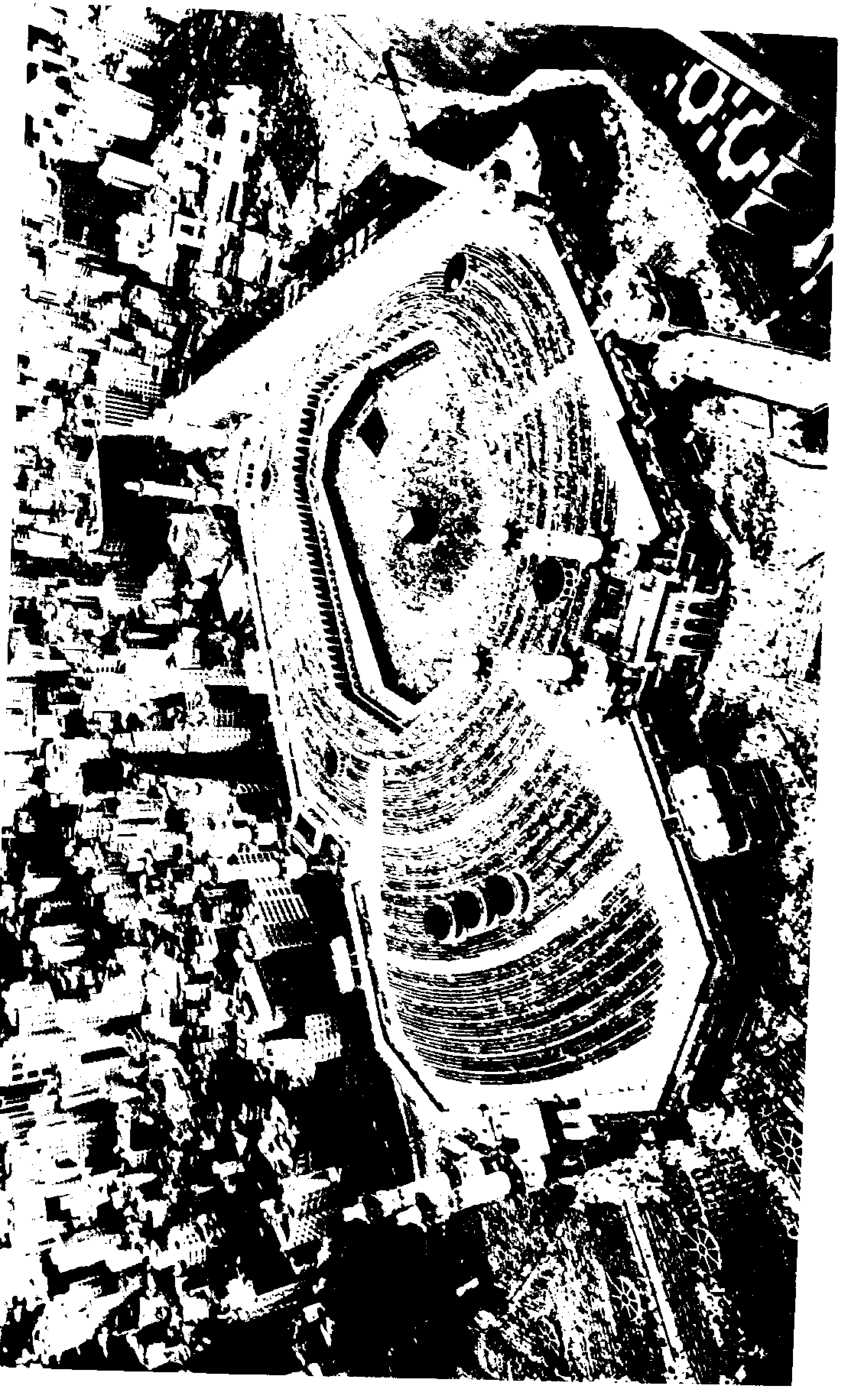

Marfat.com
Marfat.com

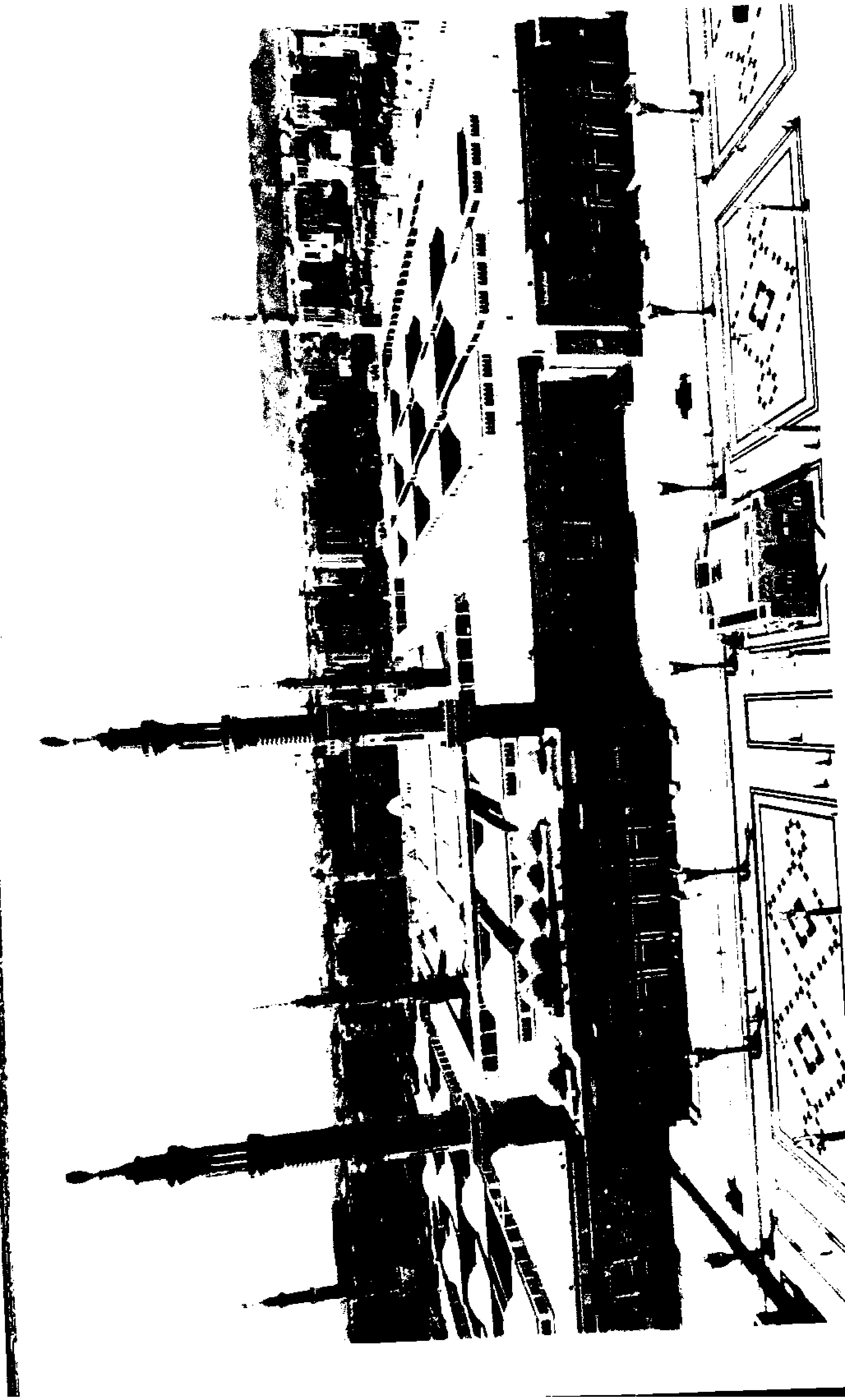

Marfat.com
Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: یقیناً ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے جب کبھی ان میں سے ایک وفات پائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو متعین فرمائے گا۔ ان کی برکت سے بادل بارش برسائیں گے اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جائے گی اور ان کے صدقے زمین والوں کی بلائیں ٹال دی جائیں گی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ بے شک انبیاء کرام زمین کے اوتاد (ستون) تھے۔ جب نبوت کا سلسلہ ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ بطور متبادل امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) میں سے ایک قوم کو مقرر فرمایا۔ جنہیں ''ابدال'' کہتے ہیں۔ انہیں کثرت صوم وصلوٰۃ کے باعث لوگوں پر فضیلت نہیں ملی بلکہ حسن اخلاق، صدق وتقویٰ، حسن نیت، عامۃ المسلمین کی خیر خواہی، اللہ کی رضا کے لئے نصیحت ووعظ، صبر وحلم، دانشمندی اور ذلت سے پاک عاجزی کے باعث انہیں یہ مقام حاصل ہوا۔

شیخ ابوالحسن بغدادی رحمہ اللہ خادم خاص جناب غوث الاعظم محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ باادائے خدمات دن رات آستانہ غوثیہ پر رہا کرتا تھا۔ ایک رات محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ آدھی رات کے وقت اپنے آستانہ فیض سے باہر نکلے اور قصد دروازہ مدرسۂ معلیٰ کیا۔ راوی پارکاب ہولیا۔ جب دروازہ پر پہنچے تو دروازہ مدرسہ جو بند تھا خود بخود کھل گیا۔ وہاں سے شہر میں ہوکر دروازہ شہر پر تشریف لائے تو وہ بھی فی الفور خود بخود کھل گیا۔ شہر سے باہر جا کر ہنوز چند قدم اٹھائے تھے کہ ایک شہر نمودار ہوا کہ کبھی راوی نے نہیں دیکھا تھا۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ شہر میں جا کر ایک مکان میں تشریف فرما ہوئے۔ جو ایک سرائے کی مانند نظر آتا تھا۔ وہاں چھ درویش بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے بعد سلام وہاں

Marfat.com
Marfat.com

اجلاس فرمایا۔ سب نے سر زمین پر جھکا دیا۔ تھوڑی دیر گذری تو اندرون حجرہ سے کچھ آواز رونے کی آئی اور ایک شخص حجرہ سے ایک دوسرے شخص کو سر پر اٹھائے ہوئے نکلا اور بعد ادائے سلام باہر کو چلا گیا۔ ایک دم ایک مرد فربہ طویل القامت ننگے سر لمبے بالوں والا وہاں بٹھالیا گیا جسے اٹھا کر حضرت سیّدنا غوث الاعظم کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس کو تلقین دین اسلام کی اور محمد نام رکھا اور ان چھ درویش حضرات سے فرمایا کہ یہ شخص اب ساتواں رفیق تمہارا مقرر ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی سمعاً وطاعۃً۔ بعد حضرت محبوب سبحانی واپس تشریف لے آئے اور جس راہ سے روانہ بمنزل ہوئے تھے۔ اسی راہ سے واپس آ کر رونق افزائے مدرسہ معلی ہوئے۔ علی الصباح بعد ادائے نماز راوی حضرت شیخ کے پاس آ بیٹھا۔ میں تھکا ہوا تھا۔ کچھ پڑھنا چاہا مگر میری زبان پر کوئی حرف نہ آیا۔ دراصل مجھے رات کے واقعہ کی ہیبت نے دہشت زدہ کر دیا تھا۔ حضرت نے فرمایا بیٹا! یہ الفاظ پڑھو تا کہ تمہیں کوئی غم وفکر نہ رہے۔ میرا ارادہ تھا کہ کیفیت احوال شبینہ دریافت کروں۔ ہنوز کچھ عرض کرنے نہ پایا تھا کہ حضرت محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ وہ شہر شہر نہاوند تھا کہ اس مقام سے بہت دور ہے۔ (شہر نہاوند ایران میں ہے) اور جن چھ درویش حضرات کو رات تم نے دیکھا تھا۔ وہ دراصل ابدال تھے۔ ان میں سے ساتواں ابدال فوت ہو گیا تھا۔ اور جس شخص نے ایک شخص کو کندھے پر اٹھا رکھا تھا وہ خواجہ خضر علیہ السلام تھے۔ اس کو واسطے تکفین وتدفین کے اٹھا لے گئے تھے۔ اور جس شخص کو ہم نے تلقین دین متین کی وہ ایک آدمی مصر کا رہنے والا نصرانی تھا۔ جس کو ساتویں ابدال متوفی کے مقرر کر دیا تھا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس شخص کی اتنی نیکیاں تھیں کہ حساب میں نہیں آتی تھیں۔ پھر اس نے ساری زندگی اللہ کی مخلوق کی خدمت میں گزار دی۔ اللہ نے اسے اسلام لانے کی توفیق دی اور مجھے حکم دیا کہ اسے ابدال کا عہدہ دے دیا جائے۔ اب وہ ابدالوں کی جماعت میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

مگر خبردار جب تک ہم زندہ ہیں کسی سے یہ راز افشانہ کرنا۔

امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کرنے والا ابدال کے مقام پر فائز ہوتا ہے:

(۱) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ہر روز یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ابدال میں لکھ دے گا۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ ○

اے اللہ امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحم فرما۔ (بحوالہ الحلیۃ کذافی المواہب صفحہ ۴۳۰ زرقانی صفحہ ۴۴۰)

(۲) حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ہر روز دس مرتبہ یہ دعا پڑھے تو وہ ابدال میں لکھا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اے اللہ امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اصلح فرما۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اے اللہ امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحم فرما۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اے اللہ امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کشادگی فرما۔

(بحوالہ الحلیۃ کذافی المواہب۔ زرقانی صفحہ ۴۰۰)

اصلاح معاشرہ:

آپ کی سوانح عمری کے حالات اور واقعات کو حسن ظن اور وسعت نظر سے اگر دیکھا جائے تو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ کی ساری زندگی مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری کے لئے وقف تھی۔ جس پہلو یا نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے آپ کا ہر لمحہ یادِ الٰہی اور اللہ کے

Marfat.com
Marfat.com

بندوں کی بہتری میں صرف ہوا۔ آپ کے فیض روحانی سے کئی بندگان خدا تصوف کی اعلیٰ میراث حاصل کر سکے۔ کئی غیر مسلم افراد کو ایمان اور اسلام کی دولت سے نوازا۔ اور کئی مسلمان مردوں اور عورتوں کو جو کسی وجہ سے برائی کی طرف مائل تھیں یا بری سوسائٹی کا حصہ بن گئی تھیں ان کو اس بری سوسائٹی سے نکال کر پاکیزہ ماحول عطا فرمایا۔ اسی سلسلہ میں ان کا ایک اس وقت کا واقعہ جب کے پیرومرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب نے آپ کو فرمایا کہ مولوی صاحب آج تم چکلے یعنی رنڈیوں کے بازار وہاں جاؤ۔ مولوی صاحب نے عرض کی۔ سرکار کس رنڈی کے پاس جاؤں سرکار قبلہ پیرومرشد نے فرمایا جو آپ کو خوبصورت لگے یا جس کے پاس آپ کا دل چاہے لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ آپ نے کوئی چیز پینے یا کھانے والی ان سے نہیں لینی اور محفل خانہ میں آ کر لنگر سے ہی کھانا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب قبلہ وکعبہ محترم مولوی عطا محمد صاحب علی گڑھ میں اپنے شیخ کی خدمت میں موجود رہتے تھے اور چشم باطن سے قبلہ وکعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی صاحب کو علی گڑھ کے بازار حسن کے متعلق معلوم ہوا کہ ان میں کچھ ایسی عورتیں بھی ہیں جو اچھے نسب وخاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور جبراً یا مجبوراً ان کو بازار حسن کی گندگی میں دھکیل دیا گیا ہے۔ باامرِ مرشد مولوی صاحب نے اپنا مصلہ اور ہاتھ میں تسبیح پکڑی بازار حسن پہنچ گئے۔ ایک طرف سے دیکھنا شروع کیا سارا بازار گھوما اور آخر کار ایک رنڈی کے کمرے میں داخل ہوئے اور مصلہ بچھا کر یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ رنڈی اپنے طریقہ واردات کے تحت بڑے ہی پیارے انداز سے پیش آئی کہنے لگی آؤ سائیں جی کیسے آئے ہو۔ خیریت تو ہے آج تو ہمارے بڑے بھاگ جاگ اٹھے ہیں سائیں جی ہمارے گھر پر تشریف لے آئیں ہیں تو آپ نے اشارتاً بتایا کہ میں گونگا اور بہرا ہوں۔ اسی طرح آپ صبح ہر روز ایک رنڈی کے پاس جاتے اور شام کو محفل خانہ واپس باحکم مرشد آ جاتے۔ عورتوں نے سمجھا کہ یہ کوئی گونگا بہرا ملنگ ہے۔ اس لئے انہوں

Marfat.com
Marfat.com

نے توجہ دینی چھوڑ دی اور وہ اپنے دھندے میں مصروف رہتیں اور یہ اپنے ذکر اذکار میں مصروف رہتے۔ لیکن آپ کے روزانہ آنے جانے اور وہاں بیٹھ کر ذکر اذکار میں مصروف رہنے سے عورتوں کے دل میں خیال پیدا ہونا شروع ہو گیا اس لیے کہ قبلہ مولوی صاحب جس رنڈی کے کمرے میں ہوتے وہاں گاہک نہ داخل ہوتا اس بات سے رنڈیاں تنگ ہوئیں۔ رنڈیوں نے سوچا کہ ایسے تو یہ یہاں سے نہیں جائیں گے ان کے ساتھ کوئی گندہ طریقہ اختیار کیا جائے جس پر چار پانچ ہمجولیاں اکٹھی ہو گئیں رات کو جانے نہ دیتیں اور ساری ساری رات آپ سے چھیڑ چھاڑ اور مذاق طرح طرح کے کرتیں بلکہ برہنہ ہو کر بھی آپ کو تنگ کرتیں۔ لیکن قبلہ مولوی صاحب ٹس سے مس نہ ہوتے۔ اور تصور شیخ کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اسی طرح جب تین ماہ گذر گئے اور رنڈیاں بھی تنگ آ گئیں تو ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ ایک نیک انسان اور درویش ہے اور کیوں نہ اس سے کہا جاوے کہ ہمیں اس گندگی سے نکالو۔ آخر کار تین ماہ کی قبلہ مولوی صاحب کی سخت محنت اور آزمائش اور صحبت کے بعد ایک دن وہ عورتیں اکٹھی ہو کر آئیں اور ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے عرض کرنے لگیں کہ آپ ہمیں اللہ کے نیک انسان اور بزرگ معلوم ہوتے ہیں ہمیں جبراً اس گندگی میں دھکیلا گیا ہے۔ اللہ کے واسطے ہمیں اس گندگی اور مصیبت سے نکالئے ہم عورتوں کا دل بھی کچھ اس کام سے اچاٹ ہو گیا ہے۔ ہم چاہتیں ہیں کہ کسی کے گھر بیٹھ جائیں اور اللہ اللہ کریں۔ اس پر آپ نے اپنی زبان کھولی اور بات کرنا شروع کی کہ الحمدللہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے اچھا اٹھو اور چلو پھر میرے ساتھ۔ سب تیار ہو گئیں۔ ان سب عورتوں کو لے کر آپ اپنے پیر و مرشد کے پاس آئے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے دیکھا اور فرمایا مولوی صاحب آپ آ گئے۔ آپ نے عرض کی جی سرکار۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے فرمایا تو آپ کے ساتھ یہ کون عورتیں ہیں۔ گو چشم باطن سے واقف تھے۔ مولوی صاحب نے عرض کی سرکار یہ آپ کی غلام اور

Marfat.com
Marfat.com

عقیدت مند شریف عورتیں ہیں جن کے پاس آپ نے بھیجا تھا یہ وہی ہیں۔ اب یہ آپ کی خدمت میں آئی ہیں کہ ان کو برائی سے بچایا جائے۔ اور مسلمان ہونا چاہتی ہیں آپ کے پیرومرشد بہت خوش ہوئے۔ اور فرمانے لگے بیٹا اسی لیے تو فقیر نے وہاں تمہیں بھیجا تھا۔ کہ ان عورتوں کو وہاں کی مصیبت سے نکالنا تھا۔ اور اس کام میں آپ کا اپنے شیخ کی طرف سے امتحان بھی تھا اس پر آپ نے حکم دیا کہ ان سب کو الگ الگ کمرہ یا حجرہ دے دو اور ان کے کھانے پینے کا سب انتظام لنگر سے کرو۔ ان عورتوں سے قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ اسلام کے طریقہ کار کے مطابق توبہ کرو۔ اور نکاح کرو جس پر ساری عورتیں راضی ہوگئیں۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ میں سرکار غلام جیلانی صاحب نے باری باری سب عورتوں کا نکاح اپنے ہی مریدین سے کر دیا اور وہ سب رخصت ہوگئیں۔ بعد میں ان عورتوں سے اللہ کے ولی پیدا ہوئے اصلاح معاشرہ کا یہ کام ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ اللہ جل شانہ' کے نیک بندے ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے نوازا ہے اور وہ چشم باطن وقوت ایمانی اور اپنی پاکیزہ صحبت سے اللہ کے بندوں کو گندگی سے نکال کر پاکیزہ ماحول دیتے ہیں۔ ایسے بندوں کی عظمت کو سلام۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ سَلَّمْ

اخلاق حسنہ:

آپ کے اخلاق حسنہ کے سلسلے میں بحوالہ کتاب ''تاریخ رائے ونڈ'' مصنف ڈاکٹر سید سلطان محمد حسین صاحب ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ صفحہ نمبر ۲۲۲ تا ۲۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

''مولانا صاحب اپنے دور میں اور اپنے علاقہ میں اچھے بزرگ اور نیک سیرت انسان گنے جاتے تھے۔ بزرگی کے ساتھ ساتھ ان کو اردو شاعری کا بھی ذوق تھا ان کی شاعری دنیاوی آلائشوں سے پاک اور اسلامی رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی۔''

Marfat.com
Marfat.com

جب آپ ڈھائی سال کی ریاضت کے بعد علی گڑھ اپنے شیخ کی خدمت میں واپس آئے تو آپ کو خلافت اور خرقہ عطا ہوا۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ العزیز اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قدس سرہ العزیز کے مزارات پر حاضری دی تو ان دونوں بزرگ ہستیوں نے بھی آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ پیرومرشد کی طرف سے آپ کو مستقل طور پر بیعت کرنے اور آبائی جگہ کی طرف جانے کا حکم ملا۔ آپ مغلپورہ گنج گلی نمبر ۷ میں اپنے چھوٹے بھائی مستری سلطان محمد صاحب جو کہ ٹھیکدار تھے ان کے ساتھ رہائش رکھ لی۔ اور یہی مغلپورہ گنج میں ہی بیعت کا سلسلہ شروع کر کے سلوک طریقت میں مخلوق خدا کی راہنمائی کرتے رہے۔

آپ کا طریقہ چونکہ درویشانہ تھا۔ اور اکثر لوگ آتے جس کی وجہ سے آپ کے بھائی کو تکلیف رہتی۔ بلکہ اس دور کے وزیراعلیٰ سر سکندر حیات ٹوانہ اور وزراء بھی آپ سے فیض یاب ہونے کے لیے آپ کے آستانہ پر حاضری دیتے۔ اپنے بھائی کی تکلیف اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے آپ مسکین پورہ میں منتقل ہو گئے۔ دو سال وہاں گذارنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں آپ مستقل طور پر رائے ونڈ تشریف لے آئے۔ یہاں آ کر اپنے لیے معمولی دو کمروں پر مشتمل ایک مکان رہائش کے لیے اور ایک محفل خانہ تعمیر کیا۔

۱۹ ذی الحج ۱۳۶۳ھ بمطابق ۶ دسمبر ۱۹۴۴ء کو عالیشانہ جامع مسجد غوثیہ جس میں ۱۴۰۰ اشخاص نماز پڑھ سکتے ہیں کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کی تعمیر کے لیے کسی سے چندہ نہیں مانگتے تھے۔

اپنے اخلاق اور باطنی توجہ سے یہاں کے رہنے والے مسلمان ہندو سکھ تمام قوموں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ چونکہ ہر ماہ چاند کی دس تاریخ کو کھانا پکوا کر غربا میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ اور ہر سال ربیع الثانی کی دس تاریخ کو پیران پیر سید شیخ عبدالقادر

Marfat.com
Marfat.com

جیلانی کی فاتحہ دلوایا کرتے تھے جس میں کبھی کبھی پندرہ سولہ اور کبھی کبھی بیس پچیس تک چاولوں کی دیگیں تقسیم کی جاتیں تھیں۔ عام لنگر ہوتا تھا۔ مسلمان ہندو سکھ کو دعوت عام ہوتی تھی۔ ایک طرف مسلمانوں کے کھانے کا انتظام اور دوسری طرف غیر مسلم ہندو سکھ و عیسائی وغیرہ کے کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔ لنگر کے معاملات پر ہزاروں روپے خرچ آ جاتے تھے۔ آپ کا شاہی طریقہ تھا۔ جو آتا خرچ کر ڈالتے۔ ابھی بھی کوئی سائل آستانے سے خالی نہیں جاتا۔ طالب حق، مریض، مصیبت زدہ ہر قسم کے لوگ آپ کے پاس آ کر فیضیاب ہو کر جاتے ہیں۔ لاہور ملتان کوئٹہ اور کراچی تک سے آپ کے پاس لوگ صرف تعویذ لینے آ جاتے تھے۔ آپ کے اخلاق حسنہ اور خلوص نے نہ صرف رائے ونڈ کے مسلمانوں پر اثر کیا بلکہ یہاں کہ غیر مسلم ہندو اور سکھ بھی آپ کو دل و جان سے چاہنے لگے۔ ہندوستان اور پاکستان بننے کے بعد بھی ہندوستان سے ہندوؤں کے خطوط آتے۔ اور اپنی ضرورت کے تحت وظیفہ پڑھنے کے لیے مانگتے۔ آپ ہندوؤں کو آیت کریمہ اور درود شریف پڑھنے کے لیے دیتے۔ جس کے پڑھنے سے ان کے کام ہو جاتے۔

آپ کسی مذہب پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔ حق گو اور حق بات کو فوراً تسلیم کر لیتے۔ جب بھی کبھی آپ کے سامنے بریلوی یا دیوبندی کا ذکر آیا تو آپ فرما دیتے میاں دیوبند اور بریلوی تو جگہ کا نام ہے ان سے مذہب میں تو تبدیلی نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کے مل جل کر رہنے اور مسلمانوں کا اتحاد آپ کو زیادہ عزیز ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ جو بھی عالم حق پر ہے۔ اور جس نے افراط و تفریط سے کام نہیں لیا وہ اہل سنت والجماعت سے ہے۔

بیشمار روحانی مریض آ کر آپ کے در دولت سے فیضیاب ہو کر جاتے تھے۔ ظاہری حکمت سے بھی لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ سینکڑوں قسم کی دوایاں آپ کے

Marfat.com
Marfat.com

پاس جمع رہتیں۔ تمام قسم کے کشتہ جات سونے چاندی تک آپ کے پاس موجود رہتے۔ بخار اور درد بلکہ ہر قسم کے مریض کا علاج کیا جاتا۔ اور لطف یہ کہ دوائی بالکل مفت دیتے۔ کسی سے ایک پیسہ بھی نہ لیتے۔ سونے کے کشتے تک مفت دے دیتے۔ لیکن مریض سے کچھ نہ لیتے۔ فی سبیل اللہ علاج کرتے۔ آپ کو اعزازی طور پر طبیہ کالج دہلی سے طب کی سند بھی ملی ہوئی تھی۔ ہر سال اعلیٰ قسم کا سرمہ جس میں کشتہ پارہ ڈالا جاتا تھا۔ مفت تقسیم کر دیا جاتا۔ جس کو پتہ چلتا وہی آ کر لے جاتا۔ اخلاقی طور پر اگر کوئی منت سماجت سے آ کر لے جاتا تو چلے جاتے۔ ورنہ خود کسی کے پاس تشریف نہ لے جاتے۔ اکثر مرید آپ کے مقروض رہتے۔ چار چار پانچ پانچ سو روپے آپ سے ادھار لے جاتے اور کئی سالوں تک واپس نہ کرتے۔ رائے ونڈ میں ہی کئی ایسے واقعات گذر چکے ہیں کہ کوئی غریب آدمی آیا۔ اور آ کر کہا حضرت صاحب میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے اور وہ جوان ہے۔ ہمارے پاس خرچ نہیں ہے۔ تو آپ اپنی اہلیہ سے فرماتے سنو یہ کیا کہتے ہیں۔ ماشاءاللہ آپ کی اہلیہ محترمہ مہتاب بی بی صاحب جو اماں جی سرکار کے نام سے علاقہ میں مشہور تھیں۔ اور سخاوت کا ہاتھ کھلا تھا۔ پس اسے کپڑے اور کھانے وغیرہ کا خرچ دے کر روانہ کرتیں۔

پیرومرشد حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی سروری سرمدی کے وصال کے بعد ہر سال عرس مبارک کے لیے علی گڑھ جاتے اور جو کچھ میسر ہو سکا کھانے پکوا کر غرباء اور مساکین کو کھلاتے۔ وہاں کے غیر مسلم اور مسلمان سبھی بڑے پرتپاک طریقہ سے پیش آتے۔ ختم شریف اور وعظ و تبلیغ کی محفل ہوتی۔ سلسلہ کے تمام لوگ قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے قائم مقام آپ کو تصور کرتے۔

قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے وصال کے بعد ان کی زوجہ محترمہ چار سال زندہ رہیں۔ آپ گاہے بگاہے سرکار سلطان پیر شاہ غلام

Marfat.com
Marfat.com

جیلانی رحمہ اللہ کی زوجہ محترمہ مائی صاحبہ کی خدمت میں جایا کرتے۔ مائی صاحبہ کے وصال کے بعد صرف عرس مبارک پر جاتے۔ پاک وہند کے پارٹیشن کے بعد چونکہ ویزا کے حصول کے لیے تکلیف درپیش آتی۔ جس کی وجہ سے رائے ونڈ میں ہی اپنے پیرومرشد کا عرس ۹۔۱۰ صفر کو کرتے جو ابھی تک جاری ہے۔

ہر ماہ کی نوچندی جمعرات کو بعد نماز فجر فیض عالم قطب الاقطاب مخدوم سخیاں سیّد علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے دربار مبارک پر ختم دلواتے اور لنگر تقسیم کرتے۔ جو ابھی بھی سلسلہ کے مریدین اس کا اہتمام کرتے ہیں۔

مقام مرشد وعطاءِ مرشد

اصلاح معاشرے کا واقعہ جو علیگڑھ کے بازار حسن میں طوائفوں کو بُری سوسائٹی سے نکالنے کا تھا بیان کیا جا چکا ہے اس واقعہ کے تیرہ سال بعد قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اور ان کی زوجہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ جب کہ علی گڑھ میں خدمت شیخ میں موجود تھے۔ ایک رات دونوں میاں بیوی حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے پاس بالائی منزل پر بیٹھے ہوئے تھے

قبلہ غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں: مولوی صاحب اس وقت کیا ٹائم ہوگا؟

مولوی عطا محمد صاحب: سرکار رات کے ساڑھے بارہ بجے ہیں۔

قبلہ سرکار: بڑا وقت ہوگیا ہے۔ جاؤ بیٹا آرام کرو۔

مولوی صاحب اور اماں جی سرکار دونوں میاں بیوی باامر مرشد نیچے گراؤنڈ فلور پر آنے کے لیے ابھی سیڑھیوں میں ہی تھے کہ قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے آواز دی مولوی صاحب۔

مولوی صاحب: جی حضور!

Marfat.com
Marfat.com

سرکار غلام جیلانی صاحب: واپس آ ؤ۔

جب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے سنا کے سرکار واپس بلا رہے ہیں تو زوجہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ کو فرمایا کہ آپ نیچے حجرہ میں جائیں میں سرکار کی بات سن کر آتا ہوں۔ اس پر مہتاب بی بی صاحبہ نیچے حجرہ میں آ گئیں اور قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس آ کر بیٹھ گئے تو مولوی صاحب کو فرماتے ہیں! بیٹے پان لگاؤ۔

اس پر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے پان لگا کر اپنے مرشد سلطان غلام جیلانی صاحب کو پیش کیا۔ آپ فرماتے ہیں: کہ مولوی صاحب آپ بھی پان کھائیں۔ باحکم مرشد آپ نے بھی پان کھایا اور قبلہ سرکار کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب بھی خاموش رہے اور تھوڑی دیر کے بعد فرماتے ہیں مولوی صاحب اس وقت کیا ٹائم ہوگا۔

مولوی صاحب نے عرض کی سرکار اس وقت رات کا ایک بج گیا ہے سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں: اُھو۔ بڑا وقت ہو گیا ہے جاؤ بیٹا جا کر آرام کرو۔

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ جب فقیر سیڑھیوں سے اتر رہا تھا قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب نے دوبارہ آواز دی مولوی صاحب میں نے عرض کیا جی حضور! آپ فرماتے ہیں: واپس آ ؤ۔ میں پھر سرکار غلام جیلانی صاحب کے پاس واپس جا کر بیٹھ گیا آپ فرماتے ہیں کہ بیٹے پان لگاؤ میں نے پان لگا کر پیش کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ بھی پان کھائیں۔ میں نے بھی آپ کے ارشاد پر پان لگایا اور کھایا۔ اس کے بعد آپ پھر خاموش بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ فرماتے ہیں: مولوی صاحب: میں نے عرض کی جی حضور۔ آپ فرماتے ہیں: اس وقت کیا بجا ہو گا؟ عرض کی سرکار: اس وقت تو رات کے دو بجنے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com
Marfat.com

'اوھو۔ بڑا وقت ہو گیا جاؤ بیٹا آرام کرو۔ بحکم مرشد نیچے حجرہ میں جانے کے لئے جب سیڑھیاں اتر رہا تھا تو آپ نے پھر آواز دے دی مولوی صاحب: میں نے عرض کیا جی حضور۔ آپ فرماتے ہیں کہ واپس آؤ۔ فقیران کے پاس واپس چلا گیا لیکن تھوڑی تشویش سی ہوئی کہ سرکار ایسا کیوں بار بار بلاتے ہیں اور واپس بھیجنے کے ساتھ پھر واپس بلاتے ہیں۔ اس تشویش پر میں نے عرض کی سرکار آپ خیریت سے تو ہیں! کیا آپ کا وقت تو قریب نہیں آ گیا۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں۔ نہیں بیٹا! ابھی ہمارا بڑا وقت ہے۔ ابھی ہمارا جانے کا وقت نہیں آیا۔ تو قبلہ مولوی صاحب نے عرض کی تو سرکار کیا وجہ ہے کہ آپ بار بار بلاتے ہیں اور واپس بھیجتے ہیں۔ اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیٹے دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو انعام دینا چاہتے ہیں آج آپ ہم سے مانگیں کیا مانگتے ہیں؟ آپ جو مانگیں گے وہ آپ کو ملے گا۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے عرض کی سرکار میں نے کیا مانگنا ہے آپ کی نظر عنایت ہی کافی ہے۔

اس پر سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں نہیں بیٹے آج مانگو جو مانگو گے وہ ملے گا جیسا مقام چاہتے ہو ویسا مقام ملے گا۔ بولو! ولی کامل بناؤں۔ ابدال بناؤ۔ غوث بناؤں۔ قطب بناؤں۔ سارے مقام آپ نے فرمادیئے۔ جو مقام چاہو گے تمہیں ملے گا قبلہ مولوی عطا محمد صاحب عرض کرتے ہیں کہ سرکار میں کچھ بھی نہیں مانگتا مجھے کسی مقام کی ضرورت نہیں۔ میرے لیے سب سے بڑا مقام یہی ہے کہ میں آپ کے قدموں میں بیٹھا ہوں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں بیٹے ہم اپنی مرضی سے نہیں کہہ رہے ہم سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور مرضی پر آپ کو انعام دینا چاہتے ہیں۔

آپ کی طوائفوں والی مثل (اصلاح معاشرہ) سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com
Marfat.com

کی بارگاہ سے منظور ہو کر آئی ہے اس کا اجر ہم دینا چاہتے ہیں جب آپ کو یہ علم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم اور مرضی پر انعام مل رہا ہے تو سوچنے لگے کہ جس سے ساری عمر فیض حاصل کیا اور جس نے ہر مشکل گھڑی میں مدد گیری کی۔ کیوں کہ اچھا دوست دوستی کے تقاضے بھی پورے کرتا ہے تو دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ دوست کا ہر حال میں ساتھ رہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے: جب ملک الموت حضرت عزرائیل، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام کی روح قبض کرنے لگا تو جناب خلیل اللہ نے فرمایا کہ کبھی تم نے دیکھا ہے کہ دوست دوست کی جان لے۔ وحی آئی کہ کبھی تو نے دیکھا ہے کہ دوست دوست کے دیدار سے کراہت کرے۔ پس حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا اب جان نکالو کہ اے عزرائیل میں نے اجازت دی۔

جناب سید المرسلین کی دعاؤں میں یہ دعا شامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ حُبَّ مَا یُقَرِّ بُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدْ

ترجمہ: اے اللہ عطا کر مجھے اپنی محبت اور اپنے محبوبوں کی محبت اور اس چیز کی محبت جو مجھے تیری محبت سے قریب کر دے اور اپنی محبت کو مجھ پر اس سے زیادہ غالب کر جتنی پیاسے کو ٹھنڈے پانی کی محبت ہوتی ہے۔

ایک اعرابی حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا: اے اعرابی اس دن کے واسطے تو نے کیا رکھا ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ نماز روزہ تو میں بہت نہیں رکھتا مگر خدا اور رسول کو میں دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا اے فرد قیامت کو اس کے ساتھ ہوگا جس کو دوست رکھتا ہے۔ (مسلم)

Marfat.com
Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قوم کی طرف گذرے اسے ایسا نزار اور ضعیف دیکھا اور پوچھا کہ تمہیں کیا آفت پہنچی ہے انہوں نے عرض کیا کہ عذاب الٰہی کے خوف سے ہم گل گئے ہیں۔ فرمایا کہ خدا پر تمہارا حق ہے کہ تمہیں عذاب سے بے خوف کر دے۔ اور ایک قوم کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ہوا وہ اس قوم سے بھی زیادہ نزار اور ضعیف تھی ان سے پوچھا کہ تم پر کیا بلا نازل ہوئی ہے۔ عرض کیا کہ بہشت کی آرزو نے ہمیں گلا رکھا ہے۔ فرمایا: کہ خدا پر تمہارا حق ہے کہ تمہاری آرزو بر لائے۔ اور ایک قوم کی طرف گذر ہوا وہ دونوں قوموں سے زیادہ نزار اور ضعیف تھی اس کے چہرے آئینے کی مانند چمکتے تھے پوچھا تمہاری کیا حالت ہے عرض کیا ہمیں اللہ کی محبت نے گلا رکھا ہے آپ ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تم مقرب لوگ ہو تمہارے پاس بیٹھنے کا مجھے حکم ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر ایک فرد کو انبیاء کے نام کے ساتھ پکاریں گے اور کہیں گے یا امت موسیٰ۔ یا امت عیسیٰ۔ یا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مگر خدا کے دوستوں کو اس طرح پکاریں گے اے اولیاء! اللہ تعالیٰ کے پاس آؤ پس اولیاء کے دل خوشی سے بھر جائیں گے۔

اس لیے آپ نہیں چاہتے تھے کہ اپنے شیخ سے کوئی مقام حاصل کر کے اپنے محسن اور دوست سے الگ ہو جائیں قبلہ مولوی عطا محمد صاحب عرض کرتے ہیں سرکار میں کچھ بھی بننا نہیں چاہتا مجھے آپ اپنے پاؤں کی جوتی بنا لیں سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹے کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کبھی کسی نے اپنے بیٹے کو پاؤں کی جوتی بنایا ہے۔ سرکار مولوی عطا محمد صاحب عرض کرتے ہیں سرکار تو پھر مجھے اپنا کرتہ یا تہبند بنا لیں اپنے تن کا حصہ بنا لیں اپنے تن سے جدا نہ کریں۔

قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نہیں چاہتے تھے کہ سرکار سے جدا ہوں لیکن سرکار

Marfat.com
Marfat.com

غلام جیلانی صاحب بھی ایک ہی بات فرماتے تھے کہ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے آخر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب عرض کرتے ہیں سرکار میرا جسم کثیف ہے اور آپ کا جسم مبارک لطیف ہے۔ کثیف لطیف میں نہیں سما سکتا۔ لطیف کثیف میں سما سکتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ میں نہیں چاہتا کہ مخلوق خدا مجھے دیکھے جو دیکھے وہ آپ ہی کو دیکھے میں آپ سے زیادہ بڑا مقام حاصل کرنا نہیں چاہتا آپ اپنا مقام عطا فرما دیں۔ مقام مرشد مانگ لیا۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو بھئی! پنجابی جو ہیں سر کے بل گرتے ہیں۔ ہندوستانیوں کو کیا خبر کہ مقام مرشد کیا ہے۔ سرکار غلام جیلانی صاحب فنا فی اللہ باقی باللہ کے مقام پر فائز ہیں۔

تصوف میں جو صادق الیقین پہلا مقام حاصل کرتا ہے وہ فنا فی المرشد ہے اور اس کے بعد فنا فی الرسول کا مقام ہے آخری مقام فنا فی اللہ باقی باللہ کا مقام ہے اس پر قبلہ سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ بیٹے! آپ نے جو مانگ لیا تو آؤ پھر! آپ نے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا۔ دونوں بزرگ اور برگزیدہ ہستیاں بغلگیر ہوگئیں۔ دو جسم ایک جان ہو گئے۔ دو قالب ایک جان میں سما گئے۔ کرم کر دیا۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب پنجابی بولتے تھے اردو بولنا شروع ہو گئے۔ زبان ایک ہوگئی۔ چہرہ انور ایک ہو گیا۔ درمیان کی دوئی ختم ہوگئی سیاہ بال تک سفید ہو گئے۔ قد کا فرق تک باقی نہ رکھا۔ بھرپور منزل عطا فرما دی۔ اس کے بعد آپ نے قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو اجازت دی کہ بیٹے جا کر آرام کرو جب آپ نیچے حجرہ میں تشریف لائے تو ان کی زوجہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑی ہوگئیں اور سلام عرض کیا وہ سمجھیں کہ ان کے پیر و مرشد آ گئے ہیں ادب سے کھڑی ہوگئیں قبلہ مولوی عطا محمد صاحب نے سلام کا جواب دیا اور تھوڑی سی گفتگو میاں بیوی میں ہوئی چونکہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب اردو بولنا شروع ہو گئے تھے اس

Marfat.com
Marfat.com

لیے شک کو تقویت ملی جب قبلہ مولوی عطا محمد نے دیکھا کہ زوجہ محترمہ میرا ادب بحیثیت پیر و مرشد کے کر رہی ہیں زوجہ محترمہ کو فرمایا کہ میں تمہارا خاوند مولوی عطا محمد ہوں۔ مہتاب بی بی صاحبہ اس بات کو تسلیم نہ کریں اور فرماتی ہیں سرکار آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں۔

جب کسی طرح آپ کی زوجہ محترمہ اماں جی سرکار نے بات نہ مانی تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب ان کو لے کر قبلہ سلطان غلام جیلانی صاحب کے پاس بالائی منزل پر لے آئے۔ اماں جی سرکار دیکھتی ہیں کہ دونوں ہستیوں کی ایک ہی صورت ہے کبھی سرکار غلام جیلانی صاحب کو دیکھتی ہیں اور کبھی اپنے خاوند کو۔ ادھر دیکھتی ہیں تو سرکار غلام جیلانی صاحب نظر آتے ہیں۔ دوسری ہستی کی طرف دیکھتی ہیں تو سرکار غلام جیلانی صاحب ہی کھڑے نظر آتے ہیں۔ حیران اور پریشان کے کیا ماجرا ہے اس پر قبلہ سلطان غلام جیلانی صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب بیٹی کیا کہتی ہے آپ نے عرض کی سرکار یہ پہچان نہیں کر پا رہی میں ان کو کہتا ہوں کہ میں تمہارا خاوند مولوی عطا محمد ہوں یہ کہتی ہیں کہ نہیں آپ میری سرکار میرے پیر و مرشد ہیں۔ یہ غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہیں۔ سرکار غلام جیلانی صاحب نے چونکہ اپنا مقام دے دیا تھا۔ اس لیے آپ کو بات درست لگی اور آپ نے توجہ دی اور فرمایا کہ دیکھو مولوی صاحب آپ کی زبان آپ کی رہے گی آپ کا قد بھی آپ کا رہے گا چونکہ قد میں تقریباً دو تین انچ کا فرق تھا۔ قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب کا قد ذرا چھوٹا تھا۔

اس توجہ اور فرق ڈالنے کے باوجود جب کبھی سرکار غلام جیلانی صاحب کی آمد ہوتی تو آپ اردو بولنا شروع کر دیتے تھے اکثر پنجابی زبان میں ہی گفتگو کرتے تھے تب جا کر مہتاب بی بی صاحبہ نے تسلیم کیا کہ واقعی یہ منزل تھی اور انعام آپ کو عطا ہوا ہے۔ اور بہت خوش ہوئیں۔

Marfat.com
Marfat.com

تیرہ سال کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا کرم فرمادیا اور اس نیک کام کا اجر عطا فرمایا جو آپ بازار حسن غلام جیلانی صاحب شریف میں جا کر ان شریف عورتوں کو جو جبراً بازار حسن کی گندگی مین دھکیل دی گئی تھیں اس بری سوسائٹی سے نکال کر اپنے مرشد کے پاس لے آئے تھے۔

کتنا بڑا اعزاز عطا فرمادیا۔ عطائے مرشد ہو تو ایسی ہو۔ پیر ہو تو ایسا ہو کہ اپنا سب کچھ مرید پر نچھاور کر دے اور مرید ہو تو ایسا ہو کہ جو کسی بھی مقام کی طلب نہ کرے اپنے آپ کو مرشد کی ذات میں گم کر دے۔ جو دیکھتا وہ یہی سمجھتا کہ قبلہ سلطان پیر غلام جیلانی صاحب ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ بعد وصال قبلہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے جب کبھی قبلہ مولوی عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ غلام جیلانی صاحب جاتے تو اکثر علیگڑھ کے لوگ آپ کو کسی بازار میں ملتے تو حیران ہو کر آپ سے سلام و آداب اور حال احوال پوچھنے کے بعد عرض کرتے کہ قبلہ ہم نے تو سنا تھا کہ آپ دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں تو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سمجھ جاتے کہ یہ مجھ کو ہی سرکار غلام جیلانی صاحب سمجھ رہے ہیں آپ ان کی غلط فہمی دور کرتے اور فرماتے کہ یہ درست ہے کہ قبلہ وکعبہ سلطان غلام جیلانی صاحب قدس سرہ دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں فقیر انہی کا خادم اور خلیفہ مولوی عطا محمد ہوں۔

اکثر سلسلے کے تمام احباب میں یہ بات مشہور ہے کہ قبلہ جناب سلطان غلام جیلانی صاحب نے تصویر نہیں بنائی۔ ہاں ہاں یہ بات درست ہے کہ کیمرے کی تصویر نہیں بنائی۔ علیگڑھ میں جب سلسلہ میں معتقدین اور مریدین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی اور مخلوق خدا آپ کے آستانہ سے فیض یاب ہونے لگے اور اخبارات میں آپ کی مشہوری ہو چکی تھی عقیدت مند مریدین کوشش کرتے کہ قبلہ جناب سلطان غلام جیلانی قدس سرہ کی تصویر اتارنے کی ایک دو مرتبہ علیگڑھ کے مشہور اور ماہر فوٹو گرافر کو

Marfat.com
Marfat.com

تصویر اتارنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ فوٹو گرافر کیمرے کا بٹن دباتا مگر کیمرے کی آنکھ جناب سلطان غلام جیلانی صاحب قدس سرہ تک رسائی نہ کر پاتی۔ فلم کے نیگٹو (Negative) کو دیکھا جاتا تو وہ خالی۔ تصویر موجود نہ ہوتی۔ بالآخر مریدین نے سوچا کہ سرکار کو دعوت دیں اور فوٹو گرافر کو بھی بلایا گیا کہ سرکار جب دعوت کے بعد کمرہ سے باہر تشریف لائیں تو ٹھیک اس وقت چونکہ آپ کیمرے کے سامنے ہوں گے تصویر اتار لی جائے اسی طرح کیا گیا سرکار جناب سلطان غلام جیلانی صاحب قدس سرہ کمرے سے باہر تشریف لائے کیمرے کے بالکل آپ سامنے تھے۔ فوٹو گرافر نے موقع کو غنیمت جانا اور کیمرے کا بٹن تصویر اتارنے کے لیے دبا۔ لیکن پھر بھی ناکامی ہوئی۔ قبلہ سرکار سلطان غلام جیلانی صاحب چونکہ چشم بصیرت والے تھے دل کے اندر کی بات بھی سن لیتے تھے ارادہ سے واقف ہو جاتے تھے فرمانے لگے کہ دیکھو بھائی دونو ں میں سے ایک تصویر مل سکتی ہے جو چاہو لے لو۔ کیمرے کی تصویر چاہیے تو کیمرے کی تصویر مل جائے گی اور اگر دوسری تصویر جو دل میں اتر جاتی ہے وہ چاہیے تو وہ دے دیتے ہیں لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ دوسری تصویر کبھی خراب نہیں ہوتی کاغذ پر بنی ہوئی تصویر وقت گذرنے کے ساتھ مدہم ہو جاتی اور کاغذ پرانا ہو جاتا ہے خراب ہو سکتا ہے دوسری تصویر کبھی خراب نہ ہونے والی ہے آنکھیں بند بھی ہوں تو وہ نظر آ جائے گی اس تصویر کا کمال بھی یہ ہے کہ آنکھیں کھلی ہوں یا بند دونوں صورتوں میں چاہنے والوں کو نظر آ جائے گی۔ مریدین اور محبین نے اپنی غلطی کی معافی چاہی اور دوسری تصویر کی خواہش ظاہر کی کہ سرکار ہمیں وہ تصویر دے دیں کہ جب چاہے دیکھ لیں۔

آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور آج تک آپ نے کوئی ایسی بات یا وعدہ نہیں کیا جس کو پورا نہ کیا ہو یہ درست ہے کہ آپ نے کیمرے کی تصویر نہیں بنائی لیکن کون کہتا ہے کہ آپ نے تصویر نہیں بنوائی آپ کا اتنا کرم کہ انسان کی سوچ بھی کام نہیں کرتی

Marfat.com
Marfat.com

اتنا بڑا کرم اپنے مریدین پر کر دیا ایسی تصویر دے گئے کہ قیامت تک وہ ضائع نہ ہونے والی ہے کیمرے کی آنکھ بھی وہ تصویر نہ بنا سکتی جو آپ قبلہ سرکار غلام جیلانی صاحب قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کی شکل میں اپنے چاہنے والوں کو دے گئے۔ دنیا میں کون سا ایسا کیمرہ ہے جو تصویر بنائے تو سیاہ بال سفید بن جائیں کون سا ایسا کیمرہ ہے کہ قد کا فرق بھی مٹا دے کون سا ایسا کیمرہ ہے کہ پنجابی بولنے والی زبان اردو میں بولتی ہوئی نظر آئے۔ کرم ہو تو ایسا ہو عطاءِ مرشد ہو تو ایسی ہو جو دیکھے مرشد کو ہی دیکھے۔

تشریح مقام مرشد و عطاءِ مرشد:

قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے مقام مرشد کی چاہت کی آپ کو مقام مرشد مل گیا لیکن کیا کوئی مرید اپنے پیر کے درجے پر یا پیر سے زیادہ درجے پر پہنچ سکتا ہے یہ سوال ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگوں کے ذہن میں آئے اس لیے اس کی تشریح کرنا ضروری ہے۔

قطب الاقطاب، فیض عالم، مخدوم سخیاں، شہنشاہ ولیاں سید علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش صاحب قدس سرہ العزیز اپنی کتاب کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے لوگوں نے پوچھا کہ کسی مرید کا درجہ اپنے پیر سے بلند ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اس کی دلیل بالکل واضح ہے جنید رحمہ اللہ کا درجہ میرے درجہ سے اوپر ہے اور آپ کا قول تواضع کی وجہ سے تھا اور جو کچھ آپ نے فرمایا وہ بصیرت سے فرمایا ہے ورنہ کوئی شخص اپنے سے اوپر نہیں دیکھ سکتا دیکھنا نیچے سے تعلق رکھتا ہے آپ کا یہ فرمانا اس امر کی دلیل واضح ہے کہ آپ نے جنید رحمہ اللہ کو اپنے سے اوپر کے درجے میں دیکھا جب دیکھا اگرچہ اپنے سے اوپر دیکھا لیکن وہ درجہ دراصل نیچے ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی زندگی میں مریدوں نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے عرض کی کہ اے شیخ! ہمیں کوئی ایسی نصیحت

Marfat.com
Marfat.com

۱.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳.....حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

۴.....حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ

۵.....حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

۶.....حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

۷.....حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۸.....حضرت سعد رضی اللہ عنہ

۹.....حضرت سعید رضی اللہ عنہ

۱۰.....حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

اوران دس میں سے چار خلفاء راشدین پسندیدہ خصال نیکوکار افضل تر ہیں اور ان چاروں میں بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عثمان غنی ان کے بعد حضرت علی المرتضٰی شیر خدا کرم اللہ وجہہ ان سے اوپر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات درجہ بدرجہ ہیں اور سب مخلوق سے اوپر بہتر سرور کائنات فخر موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین امام الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک ہے جن کی تعریف وتوصیف بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ حافظ شیرازی شمس الدین محمد رحمہ اللہ نے کیا خوب عرض کیا ہے:

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر

اے صاحب جمال اور اے تمام انسانوں کے سردار

Marfat.com
Marfat.com

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر

آپ کے چہرہ انور کی روشنی سے چاند منور ہوا

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ

آپ کی ثناء خوانی کا جو حق ہے وہ ممکن ہی نہیں بس

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قصہ مختصر یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ہی بزرگ و برتر ہیں

شہنشاہ ولیاں مخدوم سخیاں سید علی ہجویری سرکار داتا گنج بخش صاحب سے عالم بیداری میں ملاقات:

قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کی زوجہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ (اماں جی سرکار) کے بھانجے مستری محمد ابراہیم صاحب رحمہ اللہ اکثر قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کے ساتھ دربار داتا گنج بخش صاحب جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب سرکار داتا گنج بخش صاحب کی حاضری دے کر دربار شریف سے باہر نکلے تو مستری ابراہیم صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کروں کہ سرکار داتا صاحب دیکھنے میں کیسے لگتے ہیں۔ دل میں خیال آنے پر مولوی عطا محمد صاحب سے عرض کی! سرکار داتا صاحب دیکھنے میں کیسے لگتے ہیں۔ ابھی سوال ہی کیا تھا اور سرکار داتا صاحب کو دیکھنے کی تمنا دل میں پیدا ہوئی تھی کہ دیکھتا ہوں کہ سامنے سے ایک بزرگ ہستی سبز رنگ کا لمبا جبہ زیب تن ہے۔ پاؤں میں لکڑی کے کھڑائیں ہیں اور ان کے گرد نورانی دائرہ ہے۔ اور وہ بزرگ ہستی اس نورانی دائرے کے ساتھ ہماری طرف چلی آ رہی ہے۔ جب وہ بزرگ ہستی میرے قریب آئی تو باقاعدہ کندھے سے کندھا ٹکرایا اور اسلام علیکم کہتے ہوئے میرے قریب سے گذر گئی۔ میں

Marfat.com
Marfat.com

کھاتے پیتے ہیں۔نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں۔مٹی ان کو نہیں کھا سکتی،اللہ تعالیٰ ان کو حیات ابدی کے ساتھ زندگی بخش دیتا ہے یعنی ان کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔

(بحوالہ ملفوظات اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ صفحہ ۳۲ جلد سوم)

علامہ سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ شہید کو نبی سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ وارفع مرتبہ حاصل ہو سکے نیز شہداء کو یہ مرتبہ بلند (یعنی حیات جسمانی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور ملت کی حفاظت میں جانبازی اور سرفروشی کے صلے میں ملا ہے۔پس قیامت تک جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید ہو گا تو ان تمام شہداء کا امیر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ اعمال میں ثبت ہو گا اور آپ کا مقام ان تمام شہداء سے باعتبار حیات سب سے اعلیٰ وارفع ہو گا اس لیے کہ دین کا سنگِ بنیاد رکھنے والے حضور نبی الامی فداہ ابی وامی صلوٰت اللہ علیہم ہیں۔لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنہا حیات تمام شہدائے عالم کی حیات سے زیادہ قوی اور بلند ہو گی۔(بحوالہ شفاء السقام صفحہ ۱۴۰)

اللہ رب العزت نے اپنی رحمت خاص سے اپنے انبیاء علیہم السلام کو یہ طاقت فرما دی ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے جسم روحی کو جسم عنصری میں تبدیل کر لیں اور جب چاہیں جسد عنصری کو جسد روحی میں بدل لیں۔یہی نہیں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کے بے شمار صدیقین،صالحین،شہداء،قطب،غوث،ابدال اور بلند پایۂ اولیائے کرام کو بھی حاصل ہے۔س کے ثبوت میں لاتعداد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ نے محترم مستری ابراہیم صاحب سے کندھے سے کندھا ٹکرایا۔اُس وقت سرکار داتا صاحب جسدِ عنصری میں تھے جسد روحی میں ہوتے تو ٹکراؤ پیدا نہ ہوتا۔مگر یہ تمام کرامات باذن اللہ ہیں کہ وہی اصل ہے۔از خود کسی کا کچھ نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سن وصال (۱۹۴۳ء)

Marfat.com
Marfat.com

سے قریب دو سال قبل دانت درست کرانے لاہور تشریف لائے۔ واپسی سے ایک روز پہلے آپ نے لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کی۔ سلاطین اور مساکین دونوں کی قبور پر فاتحہ پڑھی اور ایصال ثواب کیا۔ قطب الاقطاب شہنشاہ ولیاں سیّد علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے مزار پر پہنچ کر بہت دیر مراقب رہے۔ مولانا وصل بلگرامی رحمہ اللہ ساتھ تھے۔ مولانا بلگرامی صاحب نے یہ واقعہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کو تھانہ بھون (یوپی۔ بھارت) میں سنایا کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ جب حضرت سیّد علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار سے لوٹے تو فرمایا کہ کوئی بہت بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ہزار ہا ملائکہ کو ان کے سامنے صف بستہ دیکھا۔ یہ بھی فرمایا کہ سلاطین کو مساکین کی صورت میں دیکھا جیسے کوئی ان کا پرسان حال نہ ہو۔ اور مساکین کو سلاطین کی صورت میں پایا وغیرہ۔

(بحوالہ عالم برزخ از حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صفحہ ۲۴)

خلیفہ تاج الدین صاحب کی بیعت کا واقعہ:

محترم خلیفہ تاج الدین صاحب کی زبانی:

آپ فرماتے ہیں کہ لڑکپن سے ہی اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے اٹھنے کا شوق تھا۔ کھیتی باڑی کے کام کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا۔ ازل سے جو شعلہ حقیقی دل میں موجزن تھا اس کی آگ ابھی بھڑکی نہ تھی۔ جب ذرا شعلے بلند ہوئے تو دل میں مرشد ولی کامل سے بیعت کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ دو ڈھائی سال اسی بیقراری اور تلاش میں گذر گئے۔ وہاڑی کے نزدیک ایک رب راکھا قصبہ ہے۔ وہاں بیعت کرنے کے لیے اپنے عزیزوں سے مشورہ کیا۔ تو میرے بہنوئی محترم فضل دین صاحب اللہ ان کی مغفرت فرمائے مجھے بیعت کے لئے قبلہ و کعبہ پیر و مرشد شیخ بدرالدین صاحب قدس سرہ سے ملاقات کا مشورہ دیا۔ میری بھانجی جو اس وقت ملا

Marfat.com
Marfat.com

ئیشیا میں رہتی ہے نے بتایا کہ ماموں جی وہاں ختم شریف میں ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ میں حیران ہوا کہ ختم شریف جس میں چند قرآن کریم کی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور جس کو پنجائیت کہتے ہیں۔ پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ لگتے ہیں۔ وہ کونسا ختم شریف ہے جس میں ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ بالآخر اپنے بہنوئی کے ساتھ قبلہ شیخ بدرالدین صاحب قدس سرہ کی خدمت اور زیارت کے لیے آئے تو دل میں سکون اور ذکر الٰہی میں اور زیادہ شوق اور جذبہ پیدا ہوا۔ اب میں مسلسل قبلہ شیخ صاحب کی خدمت میں آنا جانا شروع ہو گیا۔ اور عرصہ دو ڈھائی سال کی مسلسل حاضری کے بعد بیعت کے لیے عرض کیا تو قبلہ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹا ابھی تو مجھے بیعت کی اجازت نہیں ہے۔ حالانکہ آپ کو خلافت عطا ہو چکی تھی۔ بیعت کر سکتے تھے۔ ایک روز جب میں زیارت اور حاضری کے لیے ان کی خدمت میں پہنچا تو آپ فرماتے ہیں کہ بیٹا آج ہمارے حضرت قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ تشریف لا رہے ہیں اگر تمہارا بیعت کرنے کا خیال ہو تو آجانا۔ میں نے عرض کی کہ کب حضرت صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں آج تقریباً ۳ بجے جو ٹرین رائے ونڈ سے وہاڑی آتی ہے۔ اس ٹرین سے آرہے ہیں۔ میں گھر سے تیار ہو کر ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا۔ کافی عقیدت مند بھی ہمراہ قبلہ شیخ صاحب کے ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے لیے موجود تھے۔ میرا قبلہ سرکار عطا محمد صاحب سے ملاقات کا پہلا موقعہ تھا۔ جب ٹرین وہاڑی اسٹیشن پر پہنچی اور قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ ٹرین سے باہر نکلے تو سب سے پہلے ناچیز نے مصافحہ کیا اور آپ کے قدموں پر گر گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور ایک گہری تجسس بھری نگاہ سے مجھے بغور دیکھا۔ اس کے بعد دوسرے تمام معتقدین سے مصافحہ کرنے کے بعد قبلہ شیخ بدرالدین صاحب سے فرماتے ہیں شیخ صاحب یہ بیٹا کون ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے مجھے کبھی آپ نے دیکھا نہیں تھا۔ تعارفی

Marfat.com
Marfat.com

نقطہ نگاہ سے پوچھا۔ شیخ صاحب نے عرض کی کہ تاج دین ان کا نام ہے۔ اور قریب کے چک میں رہتے ہیں اور عرصہ سے بیعت کے لیے دیرینہ خواہش رکھتے ہیں۔ یوں بات چیت جاری تھی کہ سڑک عبور کرنے کے بعد گھر آ گئے قبلہ شیخ بدرالدین صاحب کا گھر ریلوے اسٹیشن کے قریب ہی تھا۔ گھر آ کر بیٹھک میں بیٹھے ہوئے پھر میری بیعت کے متعلق تذکرہ شروع ہو گیا۔ جس پر قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ صاحب آپ تاج دین کو بیعت کیوں نہیں کرتے جبکہ آپ کو کافی عرصہ سے بیعت کرنے کی اجازت ہے۔ قبلہ شیخ صاحب عرض کرتے ہیں کہ سرکار یہ آپ کا غلام ہے آپ اسے بیعت کرلیں۔ عرصہ ڈھائی سال سے یہ بیعت ہونے کے لیے کوشش کررہے ہیں۔ قبلہ سرکار عطا محمد صاحب مجھے فرماتے ہیں کہ بیٹا کیا آپ نے والدین سے بیعت ہونے کی اجازت لی ہے۔ میں نے عرض کی سرکار بالکل میں نے اجازت لی ہوئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیٹا دوبارہ اجازت لے کر آئیں۔ گھر رات کے وقت میں نے اپنے والدین سے بیعت ہونے کی اجازت چاہی جس پر میرے والدین نے رضامندی ظاہر کی۔ صبح میں اپنے بڑے بھائی شاہ دین صاحب کے ہمراہ قبلہ شیخ صاحب کی رہائش گاہ کی طرف آ رہا تھا کہ قبلہ شیخ صاحب راستے میں سبزی لیتے ہوئے ملے۔ میرے بڑے بھائی شاہ دین صاحب اور میں نے سلام عرض کیا اور پوچھا کہ سرکار کیا آپ گھر جا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بیٹا گھر تو جا رہا ہوں لیکن آج آپ کو بیعت نہیں کرسکتا۔ میں تھوڑا سا پریشان سا ہوا کہ مجھے پھر انکار کر رہے ہیں۔ مجھے پریشان دیکھ کر فرماتے ہیں بیٹا آپ گھر تو چلیں میں اس راستے سے آ رہا ہوں آپ اُس راستے سے گھر پہنچیں۔ آپ کے فرمان کے مطابق ہم دونوں بھائی قبلہ سرکار شیخ صاحب کے گھر آ گئے۔ وہاں قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب تشریف فرما تھے ہم دونوں بھائیوں نے سلام عرض کیا اور بیٹھک میں دوسرے اور بھی دوست

Marfat.com
Marfat.com

احباب کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔

قبلہ سرکار عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ صاحب کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ سرکار شیخ صاحب سبزی منڈی میں سبزی خریدتے ہوئے ہمیں ملے تھے تھوڑی دیر کے بعد قبلہ شیخ صاحب بھی آجاتے ہیں ان سے سرکار عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ صاحب آئیں اور میرے سامنے بیٹھ کر تاج دین کو بیعت کریں۔ اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ بیٹے! والدین سے اجازت لے لی تھی میں نے عرض کی سرکار آپ کے ارشاد کے مطابق رات میں نے والدین سے اجازت لے لی تھی اور میرے ساتھ میرے بھائی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بطور گواہ آپ پوچھ سکتے ہیں۔ آپ دوبارہ قبلہ شیخ صاحب کو بیعت کرنے کے لیے فرماتے ہیں جس پر قبلہ شیخ صاحب عرض کرتے ہیں کہ سرکار میرا تو کچہری جانے کا وقت ہو گیا ہے سرکار آپ بیعت کرلیں۔ قبلہ شیخ صاحب کی خواہش تھی کہ مجھے قبلہ سرکار عطا محمد صاحب بیعت کریں۔ ناز والے تھے اس لیے اپنے اوپر سے بات کو ٹالنے کی کوشش کر رہے تھے سرکار عطا محمد صاحب قبلہ شیخ صاحب کے رویئے کو دیکھتے ہوئے تھوڑے سے جوش میں فرماتے ہیں کہ شیخ صاحب آپ نہیں جاسکیں گے جب تک اسے بیعت نہیں کریں گے ہم جو آپ کو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے سامنے بیٹھ کر اس کو بیعت کرو آپ کو کیا خبر کہ ہم پہلے پہل آپ کو تاج دے رہے ہیں قبلہ شیخ صاحب مجبور ہو گئے اور بیٹھ کر روبرو مجھے بیعت کیا تو سرکار قبلہ عطا محمد صاحب نے انہیں کچہری جانے کی اجازت دی۔

محترم خلیفہ تاج الدین صاحب کی دو مرتبہ روحانی تجدید بیعت:

محترم خلیفہ تاج الدین صاحب کی زبانی:

محترم خلیفہ تاج الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ بدر الدین صاحب قدس سرہ وہاڑی خود بیان کرتے ہیں اپنی دستار بندی سے قبل مجھے ایک بشارت ملی۔ اور

Marfat.com
Marfat.com

اس بشارت کے متعلق میں نے آج تک صرف محترم خلیفہ زین العابدین صاحب اور محترم خلیفہ محمد علی صاحب کو بتایا تھا۔ یا آج آپ کو راقم الحروف کو بتا رہا ہوں۔

میرے پیرو مرشد قبلہ شیخ بدرالدین صاحب کا وصال ہو چکا تھا۔ جو بشارت ملی تھی اس کے پورے ہونے کی ابتداء وہاڑی کے نزدیک بارہ یا چودہ میل کے فاصلے پر چک نمبر ۴۷ سے ہوئی۔ وہ اس طرح کہ قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ نے مجھے ایک وظیفہ برائے علاج بواسیر پڑھنے کے لیے دیا۔ اور فرمایا کہ بواسیر کے لیے تعویذ لکھا کرو۔ اور یہ وظیفہ چالیس دن ۳۱۲۵ مرتبہ اس کی تائید میں پڑھنا ہے۔ اور اس پڑھائی کے دوران گوشت تناول نہ کرنا۔ اور کسی مریض یا شخص پر دم بھی نہ کرنا۔ چالیس دن کے بعد گوشت کھا سکتے ہو گھر واپس آ کر میں نے وظیفہ شروع نہ کیا۔

اس خیال سے کہ ختم شریف کی پانی والی بوتل پر پڑھائی کے بعد پھونک مارتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ وہاڑی اپنے ایک مرید صادق محترم اللہ لوگ حوالدار کے انتقال پر فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی قل شریف کے لیے تشریف لائے۔ فاتحہ خوانی کے لیے ہم سب اکٹھے اس کے گھر دوپہر کے وقت پہنچے۔ محترم اللہ لوگ حوالدار کی زوجہ محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ نے کھانے کا انتظام کرنا چاہا۔ جس پر قبلہ سرکار عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹی کچھ بھی پکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ دوسرے مریدین ہمراہ تھے سب کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ اس لیے سرداراں بی بی صاحبہ سے فرماتے ہیں کہ مرچوں والی دوری لے آؤ۔ دوری میں صرف سرخ مرچ پسی ہوئی تھیں۔ سرداراں بی بی صاحبہ نے تندور سے روٹیاں منگوائیں۔ ساتھ ثابت آم کا اچار اور شکر بھی مرچوں والی دوری کے ساتھ لا کر رکھ دی۔ تندور کی روٹیوں پر گھر کا مکھن لگا دیا۔ قبلہ سرکار عطا محمد صاحب قدس سرہ نے دو چار لقمے لیے مگر میرے ساتھ تھانیدار رفیق بخش صاحب وحکیم صاحب وخلیفہ شاہ

Marfat.com
Marfat.com

صاحب خلیفہ محمد علی صاحب اور باؤ عطا محمد صاحب تقریباً چودہ اشخاص نے کھانا کھایا۔ سب بتاتے ہیں کہ جو لطف اس وقت اس کھانے میں آیا۔ آج تک ایسا لطف دوبارہ زندگی میں نہیں ملا۔ شام کے کھانے کی دعوت قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی ایک عقیدت مند مریدنی عاشق علی صاحب کی زوجہ کے گھر پر تھی۔ اس کے گھر کے صحن پر ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے قبلہ سرکار عطا محمد صاحب سے عرض کی کہ سرکار آپ نے مجھے بواسیر کے لیے ایک چلّہ کرنے کے لیے فرمایا تھا۔ میں نے اس کو ابھی شروع نہیں کیا۔ کیونکہ آپ نے ہر قسم کا دم پھونک مارنے کے لیے منع کر دیا تھا میں چونکہ ختم شریف کی پانی والی بوتل پر پڑھائی کے بعد دم (پھونک) کرتا ہوں۔ اس لیے اس مغالطہ میں چلّہ شروع نہیں کیا۔ جس پر قبلہ سرکار عطا محمد صاحب نے فرمایا کہ بیٹا کوئی بات نہیں آپ ختم شریف والی بوتل پر پھونک مار لیا کریں۔ باقی اور کسی پر دم (پھونک) نہ کرنا اور اگلے ماہ ربیع الاول کی یکم تاریخ سے چلّہ شروع کر دینا۔ مجھے پھر خیال پیدا ہوا کہ اگر ربیع الاول میں شروع کروں تو ۳۸ دن ہوں گے کیونکہ ربیع الثانی کی آٹھ تاریخ کو بڑی گیارہویں شریف سرکار غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے عرس مبارک میں شرکت کے لیے رائے ونڈ جانا ہوتا ہے۔ اس خیال کو پھر قبلہ سرکار عطا محمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ سرکار باقی دو دن کے لیے کیا کروں۔ آیا بقایا دو دن کی پڑھائی واپس پیر خانہ آ کر کر سکتا ہوں یا قضا کے طور پر پڑھوں۔ جس پر آپ نے فرمایا: بیٹا! ابھی کافی وقت ہے اس کو پھر کسی وقت دیکھیں گے۔ چھوڑو۔ ابھی مت پڑھو۔ اور مجھے فرمایا کہ بیٹا وضو کے لیے پانی لے کر آؤ۔ میں پانی لینے کے لیے چلا گیا۔ میرے واپس آنے سے پہلے محترم شاہ صاحب کو فرماتے ہیں کہ شاہ جی اس مرتبہ سرکار غوث پاک کے عرس کے موقع پر ہمیں تین قلّے چاہئیں۔ خلافت دینے کے لیے۔ دو تو لازمی ہیں اور تیسری خلافت کے متعلق فرمایا شاید۔

Marfat.com
Marfat.com

شاہ صاحب کے دل میں خیال آیا کہ عرض کروں کہ وہ خوش قسمت حضرات کون ہیں۔ابھی خیال ہی آیا تھا کہ سرکار قبلہ مولوی عطامحمد صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ جی ہمیں ان کے ناموں کے متعلق پتہ نہیں ہے اگر پتہ ہوتا تو ان سے ہی کہہ دیتا کہ اپنے اپنے قلعے لے کر آؤ۔ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میں وضو کے لیے پانی لے کر آ گیا اور مجھے اس وقت تک کچھ علم نہیں تھا کہ دستار بندی کیا ہوتی ہے۔خلافت کیسے اور کس لیے ہوتی ہے۔کلمات سنے ہوئے تھے۔لیکن ان کی تفصیل معلوم نہیں تھی۔جس بشارت کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ ملتان شہر گیا ہوں اور میرے کانوں میں سلسلے کا شجرہ پڑھنے کی آواز آتی ہے۔تو میں اپنا چہرہ آواز کی سمت کر کے دیکھتا ہوں کہ قبلہ وکعبہ پیر و مرشد شیخ بدرالدین صاحب کا پوترا (بیٹی کا بیٹا) نیاز احمد (تین چار سال عمر) ایک کمرے کے باہر اونچی جگہ پر کھیل رہا ہے۔تو میں نے محسوس کیا کہ ختم شریف یا شجرہ جو اندر کمرے میں پڑھا جا رہا ہے۔وہ ہمارے سلسلے سے تعلق رکھتا ہے۔مجھے شوق ہوا کہ میں کمرے میں دیکھوں کہ اندر کون بیٹھا ہوا ہے۔جب میں کمرے کے قریب ہوا تو دیکھتا ہوں کہ قبلہ وکعبہ سرکار مولوی عطامحمد صاحب ختم شریف پڑھنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔

دعا کے اختتام پر میں نے سلام عرض کیا تو قبلہ سرکار مولوی عطامحمد صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹے تاج الدین آپ ادھر ملتان آ گئے ہو۔ہم تو وہاڑی جانے والے تھے۔میں نے عرض کیا کہ سرکار مجھے تو آپ کی آمد کا علم نہیں تھا۔تو آپ فرماتے ہیں کہ اچھا بیٹا جلدی جلدی واپس وہاڑی جاؤ اور اپنی والدہ صاحبہ کو جا کر بتاؤ کہ سرکار آ رہے ہیں۔اور ختم شریف کے لیے تیاری کرو۔سجادہ بچھاؤ۔میں وہاڑی پہنچ جاتا ہوں۔رات کے تقریباً تین بجے کا وقت معلوم ہوتا ہے اور میں کیسے اور کس سواری سے وہاڑی اتنی جلدی پہنچتا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی وہاڑی آ کر قبلہ سرکار اماں جی کو بتاتا

Marfat.com
Marfat.com

ہوں کہ سرکار آرہے ہیں۔ جلدی جلدی قبلہ سرکار بدرالدین رحمہ اللہ کی بیٹھک کی صفائی کرتا ہوں۔ قالین بچھانے کے بعد سجادہ بچھاتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ قبلہ سرکار عطا محمد صاحب کے ہمراہ ان سب صاحبان کو جن کو ملتان میں دیکھا تھا۔ باہر تشریف لے آئے ہیں۔ سب صاحب اکھٹے کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں۔ سجادہ پر قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب بیٹھ جاتے ہیں۔ اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ شیخ صاحب کہاں ہیں۔ میں دل میں خیال کرتا ہوں کہ سرکار قبلہ شیخ صاحب تو دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں۔ ان کے متعلق کیسے پوچھ رہے ہیں۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ قبلہ وکعبہ پیرومرشد شیخ بدرالدین صاحب گھر کے اندر سے تشریف لے آئے ہیں آپ نے مشدی (پگڑی) پہن رکھی ہے میں اپنے پیرومرشد کو سلام عرض کرتا ہوں۔ آپ میرا بازو پکڑ کر قبلہ وکعبہ سرکار عطا محمد صاحب کے آگے کر دیتے ہیں جس کے بعد قبلہ سرکار عطا محمد صاحب مجھے دوبارہ بیعت کرتے ہیں۔ اور کلمات پڑھواتے ہیں۔ بیعت کرنے کے بعد آپ مجھے ایک سموسہ کھانے کے لیے دیتے ہیں پہلے خود ایک دو لقمے سموسے سے کھاتے ہیں اس کے بعد میں سموسہ کھالیتا ہوں۔ اور میری نیند کھل جاتی ہے۔ میں حیران سا ہوتا ہوں کہ یہ کیا ماجرا ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد عرس مبارک ربیع الثانی کے موقع پر رائے ونڈ گیا تو سب احباب (مریدین) ایک دوسرے سے استفسار کر رہے ہیں کہ وہ کون تین صاحبان ہیں جن کو خلافت عطا کی جانی ہے۔ اپنے اپنے تخیل کے مطابق کوئی کسی کا نام لیتا ہے اور کوئی کسی کا۔ نماز عصر کے بعد جب ختم الانبیاء پڑھا گیا تو قبلہ وکعبہ سرکار عطا محمد صاحب نے محترم زین العابدین صاحب کی دستار بندی کی۔ قبلہ سرکار رائے ونڈ عطا محمد صاحب کے دور میں محمد علی قوال ہوتے تھے۔ تقریباً رات کے دو بجے محفل سماع ختم ہوئی۔ بڑے ذوق وشوق سے مریدین قوالی سنتے۔ ساری ساری رات ذکر اذکار میں

Marfat.com
Marfat.com

گذار دیتے۔ کئی کئی دن نیند نہ آتی اور نہ ہی نیند کا خیال کرتے۔ جب اپنے گھر ہوتے اس وقت بھی تعویذ لکھتے رہتے۔ اور گلدستے بنا کر قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی خدمت میں پیش کرتے رہتے۔ محفل سماع کے بعد جب باقی مریدین آرام کے لیے چلے گئے۔ اس وقت قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب صحن میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ کہ میں اور محترم زین العابدین صاحب سرکار کے پاؤں دبانے کے لیے ان کے پاس بیٹھ گئے۔ قبلہ سرکار میری طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں بیٹا تاج دین صبح جو لوگ بیعت ہوں گے بڑے خوش قسمت ہوں گے میں نے عرض کی سرکار آپ کے سارے مریدین خوش قسمت ہیں وہ کیوں خوش قسمت ہوں گے۔ سرکار اس کی وجہ کیا ہے آپ سرکار پھر فرماتے ہیں کہ صبح جو لوگ بیعت ہوں گے بڑے خوش قسمت ہوں گے میں نے پھر عرض کر دی کہ سرکار وہ کیوں اور کس وجہ سے خوش قسمت ہوں گے آپ کے تو سارے مریدین خوش قسمت ہیں۔ قبلہ سرکار فرماتے ہیں کہ صبح جو لوگ بیعت ہوں گے وہ حضوری غوث پاک میں بیعت ہوں گے۔ جب ختم شریف پڑھا جائے گا ہم نہیں ہوں گے۔ حضوری غوث پاک شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہوں گی اور کھلے الفاظ میں کہہ دیا کہ وہ حضوری غوث پاک میں بیعت ہوں گے ہم نہیں ہوں گے۔ مجھے اس وقت یہ بھی علم نہ تھا کہ حضوری کا مطلب کیا ہے ابھی میرے ساتھ بات چیت جاری تھی کہ باورچی سراج آ کر قبلہ سرکار سے عرض کرتا ہے کہ سرکار صبح کتنی دیگیں پکانی ہیں۔ قبلہ سرکار فرماتے ہیں کہ تیرہ (۱۳) دیگیں پکانی ہیں۔ وہ عرض کرتا ہے کہ سرکار میرے پاس تو پیاز کاٹنے کے لیے بھی کوئی آدمی نہیں ہے۔ قبلہ سرکار میری طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں بیٹا! تاج الدین اب تم نے کیا کرنا ہے میں نے عرض کی سرکار جو آپ کا حکم میرے لائق ہو۔ قبلہ سرکار فرماتے ہیں کہ اچھا جاؤ سراج کے ساتھ پیاز کاٹنے میں اس کی مدد کرو۔ باقی ساری رات میری پیاز کاٹنے میں گذر جاتی ہے۔ اس

Marfat.com
Marfat.com

وقت تک میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ صبح مجھے دستار بندی کی سعادت نصیب ہو گی۔ صبح صادق ہوئی تو قبلہ سرکار عطا محمد صاحب محترم ابراہیم صاحب جو کہ میرے پیرومرشد کے صاحبزادہ ہیں اندر بلا کر ان کو کچھ بتاتے ہیں۔ کہ جب سے آپ کے والد محترم شیخ صاحب کا وصال ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ سال سے تاج دین کی دستار بندی کی تجویز ہو چکی ہے۔ وہاڑی ان کی دستار بندی کرنا چاہتے تھے لیکن کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا۔ لہذا آج ان کی دستار بندی کرنی ہے۔ محترم ابراہیم صاحب باہر آ کر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تاج دین آپ کے پاس کوئی نیا کپڑوں کا جوڑا ہے۔ میں نے عرض کی جی میرے پاس نیا جوڑا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آؤ پھر غسل کر آئیں۔ غسل کرنے کے لیے ان کے ساتھ چرخی والے ریلوے کے کنویں پر چلے گئے میں نے احتراماً ان کو پہلے غسل کرنے کے لئے چادر دی مگر ابراہیم صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے آپ غسل کریں میرا دل چاہتا ہے بیٹا پہلے تم غسل کرو۔ بالآخر مجھے غسل کے لیے چادر پہنا دی۔ خود چرخی پکڑ کر پانی نکالنے لگ گئے۔ غسل کے بعد میں نے نیا جوڑا پہنا۔ محترم ابراہیم صاحب نے اپنی جیب سے عطر کی شیشی نکالی اور خوب میرے کپڑوں کو معطر کیا۔ میں دل میں پریشان اور پشیمان کہ بندے تم کہاں اور قبلہ سرکار پیرومرشد کی اولاد کہاں۔ لیکن سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ جس میں ارشاد پاک ہے کہ امر ادب پر فوقیت رکھتا ہے کہ تحت ان کی حکم عدولی نہ کر رہا تھا اور محترم ابراہیم صاحب کو میری خلافت کا علم ہو چکا تھا۔ وہ اس لحاظ سے مجھے فوقیت دے رہے تھے کہ ان کے والد محترم کی گدی پر بیٹھ رہا ہوں۔

لیکن مجھے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ بھائی ابراہیم صاحب آج ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ حق تو یہ تھا کہ ان کی خدمت کی جاتی۔ اور مریدین خادم کھڑے ہیں کسی کو بھی کہا جا سکتا تھا۔ لیکن بھائی ابراہیم صاحب نے کسی کو میرے غسل کے واسطے آگے نہ آنے

Marfat.com
Marfat.com

دیا۔ خود اپنے ہاتھوں سے چرخی چلا کر پانی نکالا۔ اور میرے کپڑوں کو خوب معطر کیا لیکن جب بھائی ابراہیم صاحب غسل کرنے لگے اور میں نے چرخی پکڑی تو آپ نے مجھے روک دیا۔ تا کہ میرے اوپر چھینٹیں نہ پڑیں۔ میں نے کوشش کی یہ کہہ کر کہ آپ کی چھینٹیں تو پاک ہیں لیکن فرماتے ہیں نہیں بھئی۔ اور صوفی صاحب اور الٰہی بخش صاحب کو آواز دی کہ ادھر آئیں اور غسل کے لیے پانی نکالیں۔ بہر حال غسل کے بعد محفل خانہ میں آ گئے۔ اس وقت تک ابھی میں نے داڑھی نہیں رکھی تھی۔ ختم شریف کی تیاری شروع ہو گئی۔ عقیدت مند اور مریدین کافی تعداد میں تھے اس لیے محفل خانہ کے باہر صحن میں سجادہ بچھایا گیا۔ سجادہ سے تقریباً سات اصحاب چھوڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔ ختم شریف کے اختتام پر سبز کپڑا جو گٹھلیوں کے لیے بچھایا جاتا ہے اٹھا دیا گیا قبلہ سرکار عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ سب حضرات بیٹھ جائیں اور مجھے آواز دی تاج دین میں نے عرض کی جی حضور۔ قبلہ سرکار فرماتے ہیں کہ بیٹے میرے پاس آ جاؤ۔ میں ان کے پاس چلا گیا آپ نے فرمایا رومال اتار دو۔ میں نے رومال اتار دیا آپ نے دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر مجھے پہنا دی۔ اور فرمایا بیٹا شیخ صاحب تمہیں اپنا خلیفہ مقرر کرتے ہیں۔ شدت جذبات کی وجہ سے میرے آنسو نکل آئے۔ میری برداشت سے معاملہ باہر ہو گیا۔ آپ نے کھینچ کر پکڑ کر بغلگیر کیا۔ جب آپ نے مجھے کھینچا چونکہ آپ تو اپنے مقام پر کھڑے تھے۔ آپ کے کھینچنے کی وجہ سے میرے پاؤں سجادہ پر چلے گئے۔ جب میرے پاؤں سجادہ پر لگے تو قبلہ سرکار عطا محمد صاحب کی رات کی بات یاد آ گئی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ صبح بیعت ہوں گے حضوری غوث پاک میں بیعت ہوں گے۔ بغلگیر ہونے کے بعد مجھے بہت ساری دعائیں اور تسلی دی اور فرماتے ہیں کہ جو دیتا ہے وہی سنبھالتا بھی ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ اللہ بہتر کرے گا۔

Marfat.com
Marfat.com

شاعرانہ کلام:

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کو اردو اور پنجابی شاعری کا بھی ذوق تھا۔ ان کی شاعری صوفیانہ کلام کے طرز پر دنیاوی آلائشوں سے پاک اور اسلامی رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کا عارفانہ اور صوفیانہ کلام پیش خدمت ہے۔

مناجات

بدرگاہ قاضی الحاجات

بزبان اردو

ارے دل اٹھا ہاتھ بہر دعا
طلب کر خدا سے تو درد لقا
ذرا نیند سے چونک ہوشیار ہو
بہت سو لیا اب تو بیدار ہو
رہی رات تھوڑی سی اے بے خبر
ہوئی جاتی ہے کوئی دم میں سحر
ارے تیری عمر جوانی گئی
بہت سی گزر زندگانی گئی
نکما رہا کچھ نہ تو نے کیا
نہیں تجھ کو خوفِ روز جزا
لیا کچھ نہ توشہ سفر کے لیے
نہ ہے کچھ خدا کی نذر کے لیے

Marfat.com
Marfat.com

یہاں سے تہی دست جائے گا تو
بتا کیا وہاں منہ دکھائے گا تو
چلا یہاں سے تو کورا اے بے شعور
وہاں بھی تو اندھا اٹھے گا ضرور
تو اب تک رہا کھیل اور کود میں
نہ بیٹھا کبھی یادِ معبود میں
الٰہی تو ہے پاک اور بے نیاز
عطا کر میرے دل کو سوز و گداز
نہ زر مانگتا ہوں نہ کچھ تجھ سے زور
میرے دل میں دے درد اور لب پہ شور
تو اپنی محبت کا دے غم مجھے
پھر اس غم میں کر چشم پرنم مجھے
تو کر دے میرے دل کا روشن چراغ
کہ کافور ہو جائے ظلمت کا داغ

نہ جاؤں تیرے در سے میں تشنہ کام
پلا دے مے عشق کا مجھ کو جام
مجھے جلد دیدار اپنا دکھا
حجاب دوئی درمیاں سے اٹھا
کھڑا ہے تیرے در پہ عاصی فقیر
اسے بھیک دے اے شہ دستگیر

Marfat.com
Marfat.com

غزل

یہ دنیا نہیں دل لگانے کے قابل
زباں پر نہیں نام لانے کے قابل
سگِ دنیا کہلاتے ہیں اس کے طالب
ہے مردار ٹھوکر لگانے کے قابل
خدایا جو دل میں ہے راز نہانی
نہیں دوسرے کو سنانے کے قابل
یہ بندہ نہیں لائق امتحاں ہے
یہ دل ہے نہیں آزمانے کے قابل
ہے غافل اسی میں ہے رازِ حقیقت
یہ نقشِ دوئی ہے مٹانے کے قابل
الٰہی گرانباری عصیاں نے مجھ کو
نہ رکھا مجھے سر اٹھانے کے قابل
عزیزو نہ بندِ کفن کھولنا
یہ بندہ نہیں منہ دکھانے کے قابل
وہاں جاؤں گا ہاتھ خالی یہاں سے
نہیں پاس کچھ منہ چھپانے کے قابل
تو غفار ہے بخش دے میرے عصیاں
خدایا میں ہوں رحم کھانے کے قابل

Marfat.com
Marfat.com

سوا آپ کے شافع روز محشر
نہیں دوسرا بخشوانے کے قابل
عطا آپ کے در کا شاہا گدا ہے
یہ عاصی نہیں بھول جانے کے قابل

☆☆☆

مناجات

(نمبرا)

تیرے در سے جو نہ مانگیں تو کہاں سے مانگیں
عام یا رب تیری بخشش غفار بتا ہے کہ نہیں
بندہ تجھ پہ نہ کرے ناز تو پھر کس پہ کرے
یہ تو بتلا دے کہ آخر تو خدا ہے کہ نہیں
میں گنہگار سیاہ کار خطا وار سہی
تو مگر عفی و غفار بتا ہے کہ نہیں

(نمبر۲)

میرا اللہ جو مشہور ہے غفاری میں
میں بھی یکتائے زمانہ ہوں گنہگاری میں
آج میں جو اپنے گناہوں سے توبہ کر لوں
داغ آجائے گا مولا تیری غفاری میں
خدا پوچھے مجھ سے کہہ دوں گا صاف اس سے
ہاں ہاں گناہ کئے ہیں تیری رحمت کے زور پر

Marfat.com
Marfat.com

(نمبر۳)

رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے
خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی امت سے ہیں

☆☆☆

فریادغلام

بارگاہ مرشد حق قبلہ حضرت سلطان شیخ غلام جیلانی رحمہ اللہ

(علی گڑھ شریف)

کشتی شکستہ گانیم اے باد شرط برخیز
اے ہوا! میں نے اپنی ٹوٹی ہوئی کشتی کو لہروں کے حوالے کردیا ہے

باشد کہ باز بینم آں یار آشنا را
اب تو اس کشتی کو اس طرح آگے بڑھا کہ میں اپنے محبوب کا دوبار دیدار حاصل کرلوں

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندارند
ہم نیک بننا چاہتے ہیں مگر کوئی ہمیں نیکی کے راستے کی طرف جانے ہی نہیں دیتا

Marfat.com
Marfat.com

گر تو نمے پسندی تغیر کن قضا را

اے مالک اگر تجھے پسند نہیں کہ میں برائی میں رہوں تو میری تو ہمت جواب دے گئی ہے اب تو میری بری منزل کو بدل دے اور مجھے نیکی کے راستے پر گامزن فرما۔ آمین

تیرے در پہ فریاد میں لایا ہوں آقا
مصیبت کا مارا میں آیا ہوں آقا
در پہ غیر کے جاتے ہوئے شرماتا ہوں
شرم اتنی ہے کہ بندہ تیرا کہلاتا ہوں آقا
در در پھرا خراب لئے اپنی التجا
پایا نہ کہیں منزل مقصود کا پتہ
آخر در حضور پہ میں آ ہی گیا
آخر کرم نے تیرے پکارا ادھر تو آ
تو کس لئے پھرتا ہے در در ماجرا تو سنا
میں نے بے ساختہ اس وقت یہ کہا
عبد جیلاں شاہا تیرا فیض عالی ہے
مفرور تیرا در پہ تیرے سوالی ہے

ہوئی مجھ سے سرزد خطا عبد جیلاں
مجھے ہو معافی عطا عبد جیلاں
تصدق میں اپنے خلیفوں کے آقا
مجھے جام الفت پلا عبد جیلاں

Marfat.com
Marfat.com

۵۔ محترم جناب خلیفہ صاحبزادہ یسین صاحب کی دستار بندی کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

۶۔ محترم جناب خلیفہ چچا عمر دین صاحب کی دستار بندی کی گئی۔

۷۔ محترم جناب خلیفہ ڈاکٹر سراج دین صاحب کی دستار بندی کی گئی۔

۸۔ ناچیز راقم الحروف جاوید احمد بٹ جو کہ قبلہ وکعبہ محترم جناب خلیفہ محمد ذوالفقار احمد خان صاحب آفریدی کے خلیفہ مجاز ہیں کی دستار بندی اور خرقہ خلافت پیرو مرشد سرکار خان صاحب نے اپنے دست مبارک سے رائے ونڈ میں کی تھی۔ مجھ کو بھی محترم جناب خلیفہ تاج الدین صاحب نے خرقہ خلافت سالانہ عرس مبارک قبلہ وکعبہ شیخ بدرالدین صاحب کے موقع پر وہاڑی میں عطا فرمایا۔ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے سجادہ نشین محترم خلیفہ زین العابدین صاحب نے قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے مرید صادق عبد الرزاق صاحب کو دستار خلافت عطا فرمائی۔

مریدین:

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے مریدین بہت تعداد میں تھے بلکہ پاکستان کا کوئی شہر ایسا نہ ہوگا جس میں قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کے مریدین نہ ہوں۔ آپ کے مریدین نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان میں آپ کے مریدین کا جو سلسلہ پھیلا اس کی شروعات راقم الحروف کے پیرومرشد قبلہ وکعبہ سرکار محمد ذوالفقار خان صاحب سے شروع ہوتی ہیں۔ قبلہ سرکار خان صاحب کسی کام کے سلسلے میں ہندوستان گئے ہوئے تھے۔ اور قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب غلام جیلانی صاحب شریف سے لاہور تشریف لا رہے تھے۔ دونوں بزرگ ہستیوں کی ملاقات دہلی ریلوے اسٹیشن پر ہوئی۔ آپس کی ملاقات اور گفت وشنید نے ایک

Marfat.com
Marfat.com

دوسرے کے دل میں محبت پیدا کی۔ اور قبلہ سرکار خان صاحب آپ سے بہت متاثر ہوئے۔ اور آپ سے آپ کا ایڈریس معلوم کر کے دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ قبلہ سرکار خان صاحب بیعت ہونے سے پہلے حضرت شاہ رکن عالم قدس سرہ العزیز کے دربار میں مسلسل حاضری دیتے تھے۔ اور آپ کو حضرت شاہ رکن عالم قدس سرہ العزیز کی حضوری حاصل تھی۔ اور آپ کی حضوری کے بارے میں قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب بخوبی واقف تھے۔ بلکہ بیعت ہونے کے بعد کئی مرتبہ سرکار قبلہ عطا محمد صاحب مختلف سوالات یا مسائل کے حل کے بارے میں سرکار خان صاحب کو فرماتے کہ حضرت شاہ رکن عالم قدس سرہ العزیز سے مشورہ کر کے ان کے بارے میں بتائیں۔ جب قبلہ خان صاحب کے دل میں کسی روحانی سلسلہ سے تعلق پیدا کرنے اور بیعت ہونے کا خیال پیدا ہوا تو حضرت شاہ رکن عالم قدس سرہ نے آپ کو قبلہ مولوی عطا محمد صاحب سے بیعت ہونے کے لیے ارشاد فرمایا۔ فرمان کے مطابق قبلہ سرکار خان صاحب قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب سے ۲۸ شعبان ۱۳۶۱ھ میں بیعت ہوئے۔

تھوڑے عرصے کے بعد قبلہ سرکار خان صاحب کی زوجہ محترمہ مقصود بیگم صاحبہ بھی ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۶۵ھ میں بیعت ہوئیں۔ قبلہ سرکار خان صاحب کی رہائش اس وقت ملتان شہر کے محلّہ شاہ شکور کوٹلہ تولے خاں میں تھی۔ قبلہ سرکار خان صاحب نے اپنے پیر و مرشد قبلہ مولوی عطا محمد صاحب کو ملتان آنے کی دعوت دی۔ اور اپنے ایک دوست ملک کریم بخش صاحب زمیندار کو فرمایا کہ ملک صاحب میرے پیر و مرشد راولپنڈی سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ان کی زیارت ضرور کریں۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی ملتان تشریف آوری پر محلّہ شاہ شکور کوٹلہ تولے خاں کے تقریباً چالیس پچاس اشخاص عقیدت مند ہوئے اور سلسلہ خاندان عالیہ قادریہ خانوادۂ رزاقیہ مصطفائیہ جیلانیہ میں بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملک کریم بخش صاحب

Marfat.com
Marfat.com

کھڑا ہے یہ نادار در پہ تمہارے
کہ للہ اسے کچھ دلا عبد جیلاں
زباں پر رہے نام ہر دم تمہارا
رہو دل میں جلوہ نما عبدجیلاں
کہیں خواب میں آکے اے شاہ والا
مجھے اپنا جلوہ دکھا عبد جیلاں
اس سائل غلام حزین مضطرب کو
نہ محروم در سے پھرا عبد جیلاں

غزل

میں آقا نہیں ہوں ستانے کے قابل
نہیں رنج وغم ہوں اٹھانے کے قابل
شہ عبد جیلاں میں ہوں تیرا مفرور
ہے حالت میری رحم کھانے کے قابل
مصیبت کا مارا ہوا ہوں میں آقا
نہیں تاب صدمے اٹھانے کے قابل
خلیفے مرید آپ کے ہیں جو آقا
ہیں سب جام کوثر پلانے کے قابل
عطائے محمد ہے بروز محشر
طریقت کا جھنڈا پھڑانے کے قابل
علی گڑھ روضے پہ تیرے شاہا
کہ مسکین غلام ہے بلانے کے قابل

Marfat.com
Marfat.com

خلفاء صاحبان:

مندرجہ ذیل خلفاء صاحبان وہ ہیں جن کی قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے دستار بندی کی اور خلافت نامہ عطا فرمایا۔ آپ کے چند مریدین ایسے بھی ہیں جن کو آپ کے وصال کے بعد خلافت نامہ اور خرقہ خلافت عطا کیا گیا۔ ان کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ آپ نے جس ترتیب سے دستار بندی کی اور خلافت نامہ عطا فرمایا۔ اسی ترتیب سے تحریر کیا گیا ہے۔

۱۔ محترم جناب خلیفہ غلام نبی صاحب۔ گوہاوا۔ لاہور
۲۔ محترم جناب خلیفہ محمد نواز شاہ صاحب۔ ملتان
۳۔ محترم جناب خلیفہ محمد ذوالفقار خاں صاحب آفریدی۔ ملتان
۴۔ محترم جناب خلیفہ زین العابدین صاحب۔ شاہدرہ۔ لاہور
۵۔ محترم جناب خلیفہ رحمت علی صاحب۔ قصور
۶۔ محترم جناب خلیفہ احمد بخش صاحب۔ فیصل آباد
۷۔ محترم جناب خلیفہ عبداللہ صاحب۔ لاہور

خلفاء صاحبان صاحب خرقہ:

قبلہ وکعبہ مولوی عطا محمد صاحب کے وہ خلفاء صاحبان اور مریدین جن کو آپ کے وصال کے بعد خرقہ خلافت یا دستار مبارک قبلہ وکعبہ شیخ بدرالدین صاحب کے سجادہ نشین محترم جناب خلیفہ تاج الدین صاحب نے عطا فرمایا۔ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ محترم جناب خلیفہ زین العابدین صاحب۔
۲۔ محترم جناب خلیفہ محمد ذوالفقار خان صاحب آفریدی
۳۔ محترم جناب خلیفہ محمد علی صاحب کی دستار بندی کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔
۴۔ محترم جناب خلیفہ صوفی قادر بخش صاحب کی دستار بندی کی۔

Marfat.com
Marfat.com

قادریہ سلسلہ روحانی میں قبلہ حضرت موسیٰ پاک شہید قدس سرہ کے سجادہ نشین پیر مخدوم صدر الدین صاحب کے مرید تھے۔ جب ملک کریم بخش صاحب نے دیکھا کہ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کا سلسلہ مریدین بہت تیزی سے پھیل رہا ہے تو بہت زیادہ متاثر ہوئے اور جب بھی قبلہ سرکار عطا محمد صاحب ملتان تشریف لاتے آپ ان کی زیارت اور ملاقات کے لیے ضرور حاضری دیتے۔ مریدین کی تعداد بڑھنے پر قبلہ سرکار عطا محمد صاحب نے مریدین کو محفل خانہ بنانے کے لیے فرمایا۔ جس پر معتقدین اور مریدین نے مل کر ایک گھر دو روپے ماہوار کرایہ پر لے کر اس میں محفل خانہ بنالیا۔ مگر کسی وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے یہ محفل خانہ کامیاب نہ ہوسکا۔

جب قبلہ سرکار عطا محمد صاحب دوبارہ ملتان تشریف لائے تو آپ نے مریدین کو کسی دوسری جگہ محفل خانہ بنانے کے لیے ارشاد فرمایا۔ جس پر ملک کریم بخش صاحب نے عرض کی کہ سرکار میری زمین حاضر ہے۔ آپ چل کر دیکھ لیں اور جس جگہ محفل خانہ تعمیر کروانا چاہیں اس جگہ محفل خانہ بنا دینگے۔ آپ نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے انشاء اللہ چل کر زمین دیکھ لیتے ہیں۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ جس جگہ آپ نے محفل خانہ تعمیر کروایا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ ملک کریم بخش صاحب کے والد محترم ملک پیر بخش صاحب سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ فقیر نور محمد صاحب مہاروی کے مرید تھے۔ خواجہ فقیر نور محمد مہاروی صاحب رحمہ اللہ سلسلہ نقشبندیہ میں درویش کامل ہوئے ہیں اور خواجہ فقیر نور محمد صاحب قدس سرہ جب بھی ملتان ملک پیر بخش صاحب کے ہاں تشریف لاتے۔ ملک پیر بخش صاحب کو فرماتے کہ اپنی قبر یہاں بنوانا۔ اور گلستان (قبرستان) میں نہ جانا۔ بلکہ یہاں تک کہ اپنی چھڑی سے نشان لگا دیا کہ اپنی قبر یہاں بنوانا۔ آخر کار ایک مرتبہ ملک پیر بخش صاحب نے اپنے پیرومرشد قبلہ خواجہ فقیر نور محمد صاحب قدس سرہ سے عرض کی کہ سرکار آپ جب بھی میرے غریب خانہ پر

Marfat.com
Marfat.com

جناب محترم خلیفہ محمد نواز شاہ صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 14 نومبر 1975ء، بمطابق ذوالقعدہ 1395ھ

Marfat.com
Marfat.com

جناب قبلہ وکعبہ سیدی وآقائی پیر طریقت ومرشد کامل خلیفہ
محمد ذوالفقار خاں صاحب آفریدی جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ بمقام: جنت المعلیٰ مکہ المکرّمہ
تاریخ وصال: 5 اپریل 1994ء بمطابق 23 شوال 1414ھ

Marfat.com
Marfat.com

سجادہ نشین: محترم جناب خلیفہ غلام زین العابدین صاحب جیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 28 مئی 2007ء 11 جمادی اول 1428ھ بمقام رائے ونڈ لاہور

Marfat.com
Marfat.com

جناب قبلہ وکعبہ سیدی وآقائی پیر طریقت ومرشد کامل
خلیفہ میاں تاج الدین صاحب جیلانی قادری بمقام وہاڑی۔ پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

جناب محترم خلیفہ محمد علی صاحب جیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 4 جنوری 2004ء 11 ذوالقعد 1424ھ بمقام وہاڑی - پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

جناب محترم خلیفہ محمد عبداللہ جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 29 مئی 1988ء بمطابق 13 شوال 1408ھ بمقام راولپنڈی پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

صاحبزادہ جناب محترم خلیفہ محمد یٰسین صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ وصال: 14 مئی 2004ء بمقام: وہاڑی پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

جناب محترم خلیفہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب جیلانی قادری ملتان ۔ پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

تشریف لاتے ہیں۔ مجھے اپنی قبر یہاں پر جہاں پر آپ نے نشان لگایا ہے بنانے کے لیے ارشاد فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے قبلہ خواجہ صاحب نے جواب دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک ولی اللہ درویش کامل بزرگ ہستی آئے گی۔ اور ملتان میں اس کے بہت تعداد میں مریدین ہوں گے۔ وہ اس جگہ آ کر تمہاری قبر کے پاس محفل خانہ بنائے گی۔ اور صبح و شام اس محفل خانہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا۔ گیارہویں شریف کا اہتمام کیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اس جگہ پر انوار و تجلیات ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص برگزیدہ ہستیوں کا یہاں آنا ہوگا۔ اور یہ سب کچھ تمہیں قبرستان میں کہاں ملے گا۔

جب ملک پیر بخش صاحب کا انتقال ہوا۔ تو ان کے بیٹے ملک کریم بخش صاحب نے اپنے والدمحترم کی وصیت کے مطابق اسی جگہ قبر بنائی۔ جہاں پر ان کے پیرومرشد قبر کا نشان لگا گئے تھے۔

جب قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کو ملک کریم بخش صاحب نے محفل خانہ کے لیے زمین دکھائی تو آپ نے اسی جگہ کو پسند فرمایا۔ جہاں ان کے والد ملک پیر بخش صاحب کی قبر تھی۔ قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی پسندیدہ جگہ پر محفل خانہ بنا دیا گیا۔ اور سلسلہ کے طریقہ کار کے مطابق صبح و شام وہاں ختم الامامین اور ختم الانبیاء پڑھا جانے لگا۔ گیارہویں شریف کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا اور آج تک سلسلہ کے خلفاء اور مریدین اسی طرح پر کرتے چلے آرہے ہیں۔ جس طرح قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کے ہوتے ہوئے کرتے تھے۔

ملک پیر بخش صاحب کا وصال ۱۹۴۳ء میں ہوا۔ اور محفل خانہ ۱۹۴۴ء میں تعمیر کیا گیا۔ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ ایک بزرگ برگزیدہ ہستی خواجہ فقیر نور محمد صاحب قبلہ سرکار مولوی عطا محمد صاحب کی ولایت اور ولی کامل ہونے کی ۲۰ سال قبل پیشن گوئی فرما گئے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے پوری ہوئی۔

Marfat.com
Marfat.com

مقامات فیض سلسلہ قادریہ:

یہ مقامات فیض سلسلہ قادریہ وہ ہیں کہ جہاں پر خاندان عالیہ قادریہ خانوادہ رزاقیہ جیلانیہ عطائیہ و جیلانیہ بدریہ کے مقامات سے فیضان الٰہی کا چشمہ آب کوثر مدینہ جاری وساری ہے۔ اور مخلوق خدا و خاصان خدا اس چشمے سے فیض حاصل کرتے ہوئے اپنی منزلوں کو رواں دواں ہیں۔ یہ سلسلہ خاندان عالیہ قادریہ جو سرکار غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے نام سے منسوب ہے۔ کو ہندوستان اور پاکستان میں اپنے معتقدین کو روشناس کروانے کا سہرہ قبلہ و کعبہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ العزیز کے سر پر جاتا ہے۔

جنہوں نے انتھک اور کڑی آزمائشوں سے گذر کر اس سلسلے کو نہ صرف ہندوستان بلکہ پاکستان میں بھی پھیلایا۔ اپنے خلفاء حضرات مقرر فرمائے۔ تاکہ دین اسلام کی خدمت صحیح معنوں میں کی جاسکے۔ ان کے خلفاء صاحبان نے کئی مسجدیں اور محفل خانے تعمیر کیئے۔ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی قدس سرہ کے تمام خلفاء صاحبان جنہوں نے پاکستان میں سلسلے کو جاری و ساری رکھا۔ ان میں آپ کے خلیفہ اول محترم جناب عبدالغنی صاحب جو ککرالی۔ ضلع گجرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں پر ان کے صاحبزادے خلیفہ محترم مقبول جیلانی صاحب اس وقت سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضرت سلطان غلام جیلانی صاحب قدس سرہ کے خلفاء میں سے ولی کامل خلیفہ جناب محترم قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ جو بابا جی جھنڈے والی سرکار کے نام سے مشہور ہیں راولپنڈی میں ان کا دربار مبارک خاص و عام ہے۔ انہوں نے مغلپورہ گنج و لاہور راولپنڈی اور ملتان میں سلسلہ قادریہ کے شجر کو آب حیات بخشا۔ اور پاکستان کے ہر شہر میں مریدین کیے۔ ہندوستان سے بھی مخلوق خدا اس سلسلے میں داخل ہوئی۔

اور ان کے خلفاء میں محترم زین العابدین صاحب جو دربار سرکار راولپنڈی قبلہ

Marfat.com
Marfat.com

مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشین رہے۔ سلسلے کی لگاتار دن رات خدمت کی اور اپنی ذمہ داریوں کو خلیفہ محترم جناب بشیر احمد صاحب اور خادم دربار خلیفہ محترم عبدالرحمٰن صاحب کو سونپ کر دار فانی سے کوچ فرما گئے۔

حضرت سلطان غلام جیلانی صاحب کے خلیفہ جناب محترم شیخ بدر الدین صاحب پیر کامل ہوئے ہیں۔ جنہوں نے میلسی اور وہاڑی میں سلسلے کی باگ ڈور سنبھالی ان کے خلیفہ محترم میاں تاج الدین صاحب جو تاج مرشد اور تاج سلسلہ جیلانیہ بدریہ ہیں جن کے زیر سایہ ان کے صاحبزادے و جانشین خلیفہ جناب محترم محمد اسحٰق صاحب اپنے والد محترم میاں تاج الدین صاحب کے شانہ بشانہ سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں اور سلسلے کو سندھ تک پھیلایا اور قبلہ محترم میاں تاج الدین صاحب کے خلیفہ محترم لعل احمد شاہ صاحب جو گراں قدر گوہر لاال سلسلہ جیلانیہ قادریہ بدریہ ہیں۔ داجل و گردنواح میں سلسلہ کی خدمت فرما رہے ہیں۔

قبلہ سرکار رائے ونڈ مولوی عطا محمد صاحب کے خلیفہ محترم جناب محمد ذوالفقار خان صاحب آفریدی جو صادق الیقین و کامل الیقین درویش کامل ہوئے ہیں جنہوں نے ملتان اور لاہور میں سلسلہ کی مزید شجر کاری کی اور سلسلہ کو بڑھایا۔ اور اپنا جانشین راقم الحروف کو مقرر فرمایا اور سلسلے کی نشو ونما کی ذمہ داری سونپی اس وقت بھی لاہور اور ملتان میں راقم الحروف سلسلہ کی خدمت کر رہا ہے۔

سرکار رائے ونڈ قبلہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ کے خلیفہ جناب محترم صوفی قادر بخش ہیں جو ملتان میں اور خانیوال میں سلسلے کی خدمت کر رہے ہیں۔

مقامات فیض سلسلہ جیلانیہ قادریہ کے جن بزرگ ہستیوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان سے رابطہ کے لیے فون نمبر مندرجہ ذیل ہیں:

Marfat.com
Marfat.com

(۱) محترم خلیفہ مقبول جیلانی صاحب۔ سجادہ نشین بمقام دربار عالیہ قبلہ و کعبہ شیخ عبدالغنی صاحب۔ ککرالی ضلع گجرات

موبائل: 0333-4372477

گھر: 056-3811369

رہائش: شیخوپورہ

(۲) محترم خلیفہ بشیر احمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ رائے ونڈ [illegible]

موبائل: ~~0300-4500278~~ 03334358542

فون نمبر دربار عالیہ: 042-5069648

خادم دربار عالیہ: خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب

(۳) محترم خلیفہ محمد اسحٰق صاحب جانشین دربار عالیہ قبلہ و کعبہ شیخ بدرالدین صاحب۔ وہاڑی

موبائل: 0321-7736852

(۴) محترم خلیفہ لال احمد شاہ صاحب۔ بمقام محفل خانہ۔ داجل

موبائل: 0333-64659131

گھر: 0307-7995133

(۵) راقم الحروف و خادم الفقراء: جاوید احمد بٹ

خلیفہ الجیلانی قادری۔ لاہور

موبائل: 0322-4005808

گھر: 042-7845929

Marfat.com
Marfat.com

شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء

شجرہ شریف

خاندان عالیہ قادریہ خانوادہ رزاقیہ جیلانیہ فیضان الٰہی عطیہ مرشد برحق ہادی مطلق حضرت عبدالغنی خلیفہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی خلیفہ حضرت سید مصطفےٰ جیلانی کلیدار حضرت القادریہ سجادہ نشین جدی بارگاہ دارین پناہ مظہر لمعات یزدانی حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث اعظم قطبِ ربانی محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز فیض بنیاد از علی گڑھ شریف فیض بنیاد نمبر ۸ بزبان فارسی معہ ترجمہ اردو ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ۔

(۱) مندرجہ ذیل شجرہ دربار عالیہ قادریہ قبلہ وکعبہ خلیفہ اول عبدالغنی صاحب قدس سرہ کگرالی ضلع گجرات کے مقام پر جاری وساری ہے۔

بآں شان سبحان ستار و غافر

شروع کرتا ہوں پاک ذات کے نام سے جو عیبوں کو چھپانے اور

ز وحدت بکثرت برآمد بظاہر

بخشش کرنے کائنات کو پیدا کرنے والا ہے

چوں از نورِ حق گشتہ کونین روشن

جب اللہ تعالیٰ کے نور سے دو جہاں روشن ہوئے تو

شد احمد محمد بظاہر مظاہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک احمد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور میں جلوہ گر ہوئی

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ و سلام' بہ یٰسٓ و طٰہٰ

خدا کی رحمت اور سلامتی آپ کی ذات پر جو یٰسٓ اور طٰہٰ

بہ آل آل و اصحاب طاہر مطاہر

کے نام سے مشہور اور آپ کی آل اور اصحاب پاک پر بھی

پئے اہل بیت نبی مکرم

آپ کی آل کے صدقے جو کہ حسنین اور حضرت

بہ حسنین و زہرا وہم شان حیدر

فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں

بہ شاہ شہیداں حسین و حسیں آں

آپ کے نواسے حسین جو کہ شہیدان کربلا ہیں

بہ عابد بہ باقر بہ جعفر مقرر

اور حضرت عابد اور حضرت باقر اور حضرت جعفر کے صدقے سے

بہ آں کاظم و ابن موسیٰ رضا را

حضرت کاظم جو موسیٰ رضا کے صاحبزادے ہیں

شہ حسن بصری بخاصان رہبر

اور حضرت حسن بصری جو کہ خاص بزرگوں کے رہبر ہیں ان کے صدقے سے

حبیب عجم ہم بداوٗد طائی

حضرت حبیب عجم حضرت داؤد طائی

بمعروف کرخی سری سقطی اطہر

حضرت معروف کرخی اور سری سقطی پاک ذات کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بخواجہ جنید و بہ شبلیؒ آں مہ

حضرت خواجہ جنید حضرت شبلی

بہ آں عبدِ واحد بہ بوالفرح اشہر

عبدواحد اور حضرت ابوالفرح کے واسطے سے

باآں بوالحسن معدنِ فیضِ عرفاں

حضرت ابوالحسن جو کہ علم و عرفاں کے خزانہ ہیں

باآں بو سعید بپاکانِ سرور

حضرت بوسعید جو کہ پاک لوگوں سے ہیں کے صدقے سے

چوں آں شانِ رب سید عبد قادر

سید عبدالقادر جیلانی جو کہ رب جلالی کے مظہر ہیں

شدہ غوث اعظم و محبوب داور

اور غوث اعظم جو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوئے ہیں

کہ او فیض وز ہرا و حسنین و حیدر

جنہوں نے حضرت زہرا سے حضرت علی اور حسن حسین سے فیض حاصل کیا

ازو روشنی یافتِ دین پیمبر

جن سے پیمبر کے دین نے روشنی حاصل کی

چو او محی الدین دین ختم رسالت

آنحضرت کے دین پاک کو زندہ کرنے والے

شریعت طریقت کزو شد منور

جن سے شریعت اور طریقت کی شمع روشن ہوئی کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بآں عبد الرزاق شمس المعارف

پیر عبدالرزاق جو کہ معرفت کے سورج ہیں اور

بہ بونصر شہاب وشرف شمسِ اطہر

ابونصر شہاب اور شرف الدین شمس کے صدقے سے

بخواجہ علی بدرالدین محی الدین آں

خواجہ علی بدرالدین جو کہ دین کے زندہ کرنے والے ہیں

بحضرت شہاب وشرف الدین یاور

اور حضرت شہاب اور حضرت شرف دین کے صدقے سے

بآں حضرتِ شمس و سید محمد

حضرت شمس اور سید محمد اور فرج اللہ اور

بفرج اللہ و خواجہ محمود خوشتر

خواجہ محمود جو کہ خوشتر ہیں کے صدقے سے

بآں عبدالرزاق و شہ عبدقادر

پیر عبدالرزاق شاہ عبدالقادر اور خواجہ

بآں خواجہ سلطان و پاک ومعنبر

سلطان جو کہ پاک اور خوشبو بدن ہیں کے صدقے سے

بآں عبدقادر و عبداللہ سرور

پیر عبدالقادر وعبداللہ سرور پیر عبدالعزیز

بہ عبدالعزیز و محمد غضنفر

اور محمد غضنفر کے طفیل اور صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بشہ مصطفےٰ فیض ساقیٔ کوثر

سید مصطفےٰ جو حوض کوثر کے ساقی ہیں

ازو مستفیض عبد جیلانی مظہر

اور جن سے پیر عبد جیلانی مستفیض ہوئے ہیں کے صدقے سے

غلام شہ عبد جیلانی غنی را

جو عبد جیلاں کا غلام عبد الغنی ہے

دوامی بہ سایۂ شود پاک سرور

ہمیشہ کے لیے اپنی بزرگی کا سایہ ان پر رکھ

بحق گراں قدر مرغوب یاربّ

یارب اس گراں قدر ہستی کے صدقہ میں مرغوب پر

کہ آں معتمد شد بدرگاہ داور

کہ وہ تیری بارگاہ کا معتمد ہے

مرا رغبت ذکر مولا عطا کن

مجھے اپنے ذکر کی رغبت عطا فرما

بریں اعتماد آمدم زاور مضطر

یہ اعتماد لے کر روتا ہوا تیرے پاس آیا ہے

خادم در باباجی مقبول را

باباجی کے در خادم مقبول جیلانی کو

ز لطف و کرم پاک شد صدر

اپنے لطف و کرم سے اس کا سینہ پاک کر دے

Marfat.com
Marfat.com

بپا کان خاصان رب بارگاہ

پروردگار کی درگاہ کے پاس اور خاص الخاص بزرگوں کو

می آرم شفیع بمیدانِ محشر

قیامت کے میدان میں شفیع ہوں

کہ من عاصیم خاطیم پر گناہم

کہ میں عاصی جو کہ گناہوں سے پر ہوں یا اللہ

بخاصاں بہ بخشم و آلِ پیمبر

ان خاص لوگوں اور پیغمبر کی آل کے صدقے سے مجھے بخش دے

دعا مے کنم سلسلہ قادری را

میں سلسلہ قادریہ کے لیے دعا کرتا ہوں

کہ سرسبز شاداں شود تا بہ محشر

کہ یہ قیامت تک سرسبز رہے

صلوٰۃ دوامی بہ نورِ رسالت

اس نور رسالت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ آں آل و اصحاب شوظل گشتر

ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ رحمت نازل ہو اور ہم پر ان کا سایہ رہے

الٰہی پئے عبد جیلانی سرور

اے اللہ پیر عبد جیلانی کے صدقے سے

دل از نورِ عرفاں مرا کن منور

میرے دل کو معرفت سے منور کر دے

Marfat.com
Marfat.com

شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء

شجرہ شریف

خاندان عالیہ قادریہ خوادوزاقیہ جیلانیہ عطائیہ فیضان الٰہی عطیہ مرشد برحق ہادی مطلق مولوی عطا محمد خلیفہ حضرت سلطان پیر شاہ غلام جیلانی خلیفہ حضرت سید مصطفےٰ جیلانی کلیدار حضرت القادریہ سجادہ نشین جدی بارگاہ دارین پناہ مظہر لمعات یزدانی حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث اعظم قطب ربانی محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز فیض بنیاد از علی گڑھ شریف فیض بنیاد نمبر ۸ بزبان فارسی معہ ترجمہ اردو الجمادی الثانی ۱۳۴۸ھ۔

(۲) مندرجہ ذیل شجرہ دربار عالیہ قادریہ قبلہ وکعبہ خلیفہ مولوی عطا محمد صاحب قدس سرہ رائے ونڈ کے مقام پر جاری وساری ہے۔

بآں شان سبحان ستار و غافر

شروع کرتا ہوں پاک ذات کے نام سے جو عیبوں کو چھپانے اور

ز وحدت بکثرت برآمد بظاہر

بخشش کرنے کائنات کو پیدا کرنے والا ہے

چوں از نورِ حق گشتہ کونین روشن

جب اللہ تعالیٰ کے نور سے دو جہاں روشن ہوئے تو

شد احمد محمد بظاہر مظاہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک احمد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور میں جلوہ گر ہوئی

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ و سلام" بہ یٰسٓ و طٰہٰ

خدا کی رحمت اور سلامتی آپ کی ذات پر جو یٰسٓ اور طٰہٰ

بہ آں آل و اصحاب طاہر مطاہر

کے نام سے مشہور اور آپ کی آل اور اصحاب پاک پر بھی

پئے اہل بیت نبی مکرم

آپ کی آل کے صدقے جو کہ حسنین اور حضرت

بہ حسنین و زہرا وہم شان حیدر

فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں

بہ شاہِ شہیداں حسین وحسیں آں

آپ کے نواسے حسین جو کہ شہیدان کربلا ہیں

بہ عابد بہ باقر بہ جعفر مقرر

اور حضرت عابد اور حضرت باقر اور حضرت جعفر کے صدقے سے

بہ آں کاظم و ابن موسیٰ رضا را

حضرت کاظم جو موسیٰ رضا کے صاحبزادے ہیں

شہ حسن بصری بخاصان رہبر

اور حضرت حسن بصری جو کہ خاص بزرگوں کے رہبر ہیں ان کے صدقے سے

حبیب عجم ہم بداؤد طائی

حضرت حبیب عجم حضرت داؤد طائی

بمعروف کرخی سری سقطی اطہر

حضرت معروف کرخی اور سری سقطی پاک ذات کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بخواجہ جنید و بہ شبلی آں مہ

حضرت خواجہ جنید حضرت شبلی

بہ آں عبدِ واحد بہ بوالفرح اشہر

عبد واحد اور حضرت ابوالفرح کے واسطے سے

باآں بوالحسن معدنِ فیضِ عرفاں

حضرت ابوالحسن جو کہ علم وعرفاں کے خزانہ ہیں

باآں بو سعید بپاکانِ سرور

حضرت بوسعید جو کہ پاک لوگوں سے ہیں کے صدقے سے

چوں آں شانِ رب سید عبد قادر

سید عبدالقادر جیلانی جو کہ رب جلالی کے مظہر ہیں

شدہ غوث اعظم و محبوب داور

اور غوث اعظم جو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوئے ہیں

کہ او فیض و زہرا و حسنین و حیدر

جنہوں نے حضرت زہرا سے حضرت علی اور حسن حسین سے فیض حاصل کیا

ازو روشنی یافتِ دین پیمبر

جن سے پیمبر کے دین نے روشنی حاصل کی

چو او محی الدین دین ختم رسالت

آنحضرت کے دین پاک کو زندہ کرنے والے

شریعت طریقت کزو شد منور

جن سے شریعت اور طریقت کی شمع روشن ہوئی کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بآں عبد الرزاق شمس المعارف

پیر عبدالرزاق جو کہ معرفت کے سورج ہیں اور

بہ بونصر شہاب و شرف شمسِ اطہر

ابونصر شہاب اور شرف الدین شمس کے صدقے سے

بخواجہ علی بدرالدین محی الدین آں

خواجہ علی بدرالدین جو کہ دین کے زندہ کرنے والے ہیں

بحضرت شہاب و شرف الدین یاور

اور حضرت شہاب اور حضرت شرف دین کے صدقے سے

بآں حضرتِ شمس و سید محمد

حضرت شمس اور سید محمد اور فرج اللہ اور

بفرج اللہ و خواجہ محمود خوشتر

خواجہ محمود جو کہ خوشتر ہیں کے صدقے سے

بآں عبدالرزاق و شہ عبدقادر

پیر عبدالرزاق شاہ عبدالقادر اور خواجہ

بآں خواجہ سلطان و پاک و معنبر

سلطان جو کہ پاک اور خوشبو بدن ہیں کے صدقے سے

بآں عبدقادر و عبداللہ سرور

پیر عبدالقادر و عبداللہ سرور پیر عبدالعزیز

بہ عبدالعزیز و محمد غضنفر

اور محمد غضنفر کے طفیل اور صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بشہ مصطفےٰ فیض ساقیِ کوثر

سید مصطفیٰ جو حوض کوثر کے ساقی ہیں

ازو مستفیض عبد جیلانی مظہر

اور جن سے پیر عبد جیلانی مستفیض ہوئے ہیں کے صدقے سے

غلام غلامان غوث معظم

غوث پاک کے غلاموں کے غلام پیر عطا محمد

عطاءِ محمد شہ جیلی مظہر

جو کہ شاہ جیلاں کے مظہر ہیں کے صدقے سے

خلف شاہ خوباں عطاءِ محمد

حضرت پیر عطا محمد شاہ خوباں کے خلیفہ

پئے زین عابد بہ بخاصان رہبر

پیر زین العابدین جو خاص بزرگوں کے رہبر ہیں

غلام عطاء ذوالفقارِ محمد

عطاء کے غلام ذوالفقار محمد ہیں

بہ نسبت علی شاہ مردان حیدر

جو نسبت علی اور مردان حیدر رکھتے ہیں

بپا کان خاصان رب بارگاہ

پروردگار کی درگاہ کے پاس اور خاص الخاص بزرگوں کو

می آرم شفیع بمیدانِ محشر

قیامت کے میدان میں شفیع ہوں

Marfat.com
Marfat.com

کہ من عاصیم خاطیم پر گناہم

کہ میں عاصی جو کہ گناہوں سے پر ہوں یا اللہ

بخاصاں بہ بخشم و آلِ پیمبر

ان خاص لوگوں اور پیغمبر کی آل کے صدقے سے مجھے بخش دے

دعا مے کنم سلسلہ قادری را

میں سلسلہ قادریہ کے لیے دعا کرتا ہوں

کہ سرسبز شاداں شود تا بہ محشر

کہ یہ قیامت تک سرسبز رہے

صلوٰۃ دوامی بہ نورِ رسالت

اس نور رسالت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ آں آل و اصحاب شوظل گشتر

ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ رحمت نازل ہو اور ہم پر ان کا سایہ رہے

الٰہی پئے عبد جیلانی سرور

اے اللہ پیر عبد جیلانی کے صدقے سے

دل از نورِ عرفاں مرا کن منور

میرے دل کو معرفت سے منور کر دے

Marfat.com
Marfat.com

شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فى السماء

شجرہ شریف

خاندان عالیہ قادریہ خانوادہ رزاقیہ جیلانیہ عطائیہ'' وجیلانیہ بدریہ'' فیضان الٰہی عطیہ مرشد برحق ہادی مطلق مولوی عطا محمد وشیخ بدر الدین خلفاء حضرت پیر شاہ غلام جیلانی خلیفہ حضرت سیّد مصطفٰے جیلانی کلیدار حضرات القادریہ سجادہ نشین جدی بارگاہ دارین پناہ مظہر لمعات یزدانی حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث اعظم قطبِ ربانی محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز فیض بنیاد از علی گڑھ شریف فیض بنیاد نمبر ۸ بزبان فارسی معہ ترجمہ اردو ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ۔

(۳) مندرجہ ذیل شجرہ شریف دربار عالیہ قادریہ جیلانیہ عطائیہ بدریہ قبلہ وکعبہ شیخ بدر الدین صاحب قدس سرہ وہاڑی کے مقام پر جاری وساری ہے۔

بآں شان سبحان ستار و غافر

شروع کرتا ہوں پاک ذات کے نام سے جو عیبوں کو چھپانے اور

ز وحدت بکثرت برآمد بظاہر

بخشش کرنے کائنات کو پیدا کرنے والا ہے

چوں از نورِ حق گشتہ کونین روشن

جب اللہ تعالٰی کے نور سے دو جہاں روشن ہوئے تو

شد احمد محمد بظاہر مظاہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک احمد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور میں جلوہ گر ہوئی

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ و سلام' بہ یٰسؔ و طٰہٰ
خدا کی رحمت اور سلامتی آپ کی ذات پر جو یٰسؔ اور طٰہٰ

بہ آں آل و اصحاب طاہر مطاہر
کے نام سے مشہور اور آپ کی آل اور اصحاب پاک پر بھی

پئے اہل بیت نبی مکرم
آپ کی آل کے صدقے جو کہ حسنین اور حضرت

بہ حسنین و زہرا و ہم شان حیدر
فاطمۃ الزہراء اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں

بہ شاہ شہیداں حسین و حسیں آں
آپ کے نواسے حسین جو کہ شہیدان کربلا ہیں

بہ عابد بہ باقر بہ جعفر مقرر
اور حضرت عابد اور حضرت باقر اور حضرت جعفر کے صدقے سے

بہ آں کاظم و ابن موسیٰ رضارا
حضرت کاظم جو موسیٰ رضا کے صاحبزادے ہیں

شہ حسن بصری بخاصان رہبر
اور حضرت حسن بصری جو کہ خاص بزرگوں کے رہبر ہیں ان کے صدقے سے

حبیب عجم ہم بداؤد طائی
حضرت حبیب عجم حضرت داؤد طائی

بمعروف کرخی سری سقطی اطہر
حضرت معروف کرخی اور سری سقطی پاک ذات کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بخواجہ جنید و بہ شبلی آں مہ

حضرت خواجہ جنید حضرت شبلی

بہ آں عبدِ واحد بہ بوالفرح اشہر

عبد واحد اور حضرت ابوالفرح کے واسطے سے

بآں بوالحسن معدنِ فیضِ عرفاں

حضرت ابوالحسن جو کہ علم و عرفاں کے خزانہ ہیں

بآں بو سعید بپاکانِ سرور

حضرت بوسعید جو کہ پاک لوگوں سے ہیں کے صدقے سے

چوں آں شانِ رب سید عبد قادر

سید عبدالقادر جیلانی جو کہ رب جلالی کے مظہر ہیں

شدہ غوث اعظم و محبوب داور

اور غوث اعظم جو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوئے ہیں

کہ او فیض و زہرا و حسنین و حیدر

جنہوں نے حضرت زہرا سے حضرت علی اور حسن حسین سے فیض حاصل کیا

ازو روشنی یافتِ دین پیمبر

جن سے پیمبر کے دین نے روشنی حاصل کی

چو او محی الدین دین ختم رسالت

آنحضرت کے دین پاک کو زندہ کرنے والے

شریعت طریقت کزو شد منور

جن سے شریعت اور طریقت کی شمع روشن ہوئی کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بلطف دعا بزرگان عالی

بزرگان عالی کی دعاؤں کے لطف وکرم سے

شدہ بطل اسحاق بہ مرغوب سرور

بطل اسحاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے بنے

پئے شمس الدین آں کہ شمس ولایت

شمس الدین کے صدقے سے جو شمس ولایت ہیں

تنویر دلم کم بنظر تنور

اپنے نورو الی نظر کے ساتھ ہمارے دلوں کو روشن کرتے ہیں

بپا کان خاصان رب بارگاہ

پروردگار کی درگاہ کے پاس اور خاص الخاص بزرگوں کو

می آرم شفیع بمیدانِ محشر

قیامت کے میدان میں شفیع ہوں

کہ من عاصیم خاطیم پر گناہم

کہ میں عاصی جو کہ گناہوں سے پر ہوں یا اللہ

بخاصاں بہ بخشم و آلِ پیمبر

ان خاص لوگوں اور پیغمبر کی آل کے صدقے سے مجھے بخش دے

دعا مے کنم سلسلہ قادری را

میں سلسلہ قادریہ کے لیے دعا کرتا ہوں

کہ سرسبز شاداں شود تا بہ محشر

کہ یہ قیامت تک سرسبز رہے

Marfat.com
Marfat.com

صلوٰۃ دوامی بہ نورِ رسالت

اس نور رسالت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ آں آل و اصحاب شوظل گشتر

ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ رحمت نازل ہو اور ہم پر ان کا سایہ رہے

الٰہی پئے عبد جیلانی سرور

اے اللہ پیر عبد جیلانی کے صدقے سے

دل از نورِ عرفاں مرا کن منور

میرے دل کو معرفت سے منور کر دے

Marfat.com
Marfat.com

بخواجہ جنید و بہ شبلی آں مہ

حضرت خواجہ جنید حضرت شبلی

بہ آں عبدِ واحد بہ بوالفرح اشہر

عبدواحد اور حضرت ابوالفرح کے واسطے سے

باآں بوالحسن معدنِ فیضِ عرفاں

حضرت ابوالحسن جو کہ علم وعرفاں کے خزانہ ہیں

باآں بو سعید بپاکانِ سرور

حضرت بوسعید جو کہ پاک لوگوں سے ہیں کے صدقے سے

چوں آں شانِ رب سید عبد قادر

سید عبدالقادر جیلانی جو کہ رب جلالی کے مظہر ہیں

شدہ غوث اعظم و محبوب داور

اور غوث اعظم جو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوئے ہیں

کہ اوفیض و زہرا وحسنین وحیدر

جنہوں نے حضرت زہرا سے حضرت علی اور حسن حسین سے فیض حاصل کیا

ازو روشنی یافتِ دین پیمبر

جن سے پیمبر کے دین نے روشنی حاصل کی

چواو محی الدین دین ختم رسالت

آنخضرت کے دین پاک کو زندہ کرنے والے

شریعت طریقت کزو شد منور

جن سے شریعت اور طریقت کی شمع روشن ہوئی کے صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بآں عبد الرزاق شمس المعارف

پیر عبدالرزاق جو کہ معرفت کے سورج ہیں اور

بہ بونصر شہاب وشرف شمسِ اطہر

ابونصر شہاب اور شرف الدین شمس کے صدقے سے

بخواجہ علی بدرالدین محی الدین آں

خواجہ علی بدرالدین جو کہ دین کے زندہ کرنے والے ہیں

بحضرت شہاب وشرف الدین یاور

اور حضرت شہاب اور حضرت شرف دین کے صدقے سے

بآں حضرتِ شمس و سید محمد

حضرت شمس اور سید محمد اور فرج اللہ اور

بفرج اللہ و خواجہ محمود خوشتر

خواجہ محمود جو کہ خوشتر ہیں کے صدقے سے

بآں عبدالرزاق و شہ عبدقادر

پیر عبدالرزاق شاہ عبدالقادر اور خواجہ

بآں خواجہ سلطان و پاک ومعنبر

سلطان جو کہ پاک اور خوشبو بدن ہیں کے صدقے سے

بآں عبدقادر و عبداللہ سرور

پیر عبدالقادر وعبداللہ سرور پیر عبدالعزیز

بہ عبدالعزیز و محمد غضنفر

اور محمد غضنفر کے طفیل اور صدقے سے

Marfat.com
Marfat.com

بشہ مصطفےٰ فیض ساقیءِ کوثر

سید مصطفیٰ جو حوض کوثر کے ساقی ہیں

ازو مستفیض عبد جیلانی مظہر

اور جن سے پیر عبد جیلانی مستفیض ہوئے ہیں کے صدقے سے

غلام غلامان غوث معظم

غوث پاک کے غلاموں کے غلام پیر عطا محمد

عطاءِ محمد شہ جیلی مظہر

جو کہ شاہ جیلاں کے مظہر ہیں کے صدقے سے

خلف شاہ خوباں عطاءِ محمد

حضرت پیر عطا محمد شاہ خوباں کے خلیفہ

پئے زین عابد بہ بخاصان رہبر

پیر زین العابدین جو خاص بزرگوں کے رہبر ہیں

غلام عطاء ذوالفقارِ محمد

عطاء کے غلام ذوالفقار محمد ہیں

بہ نسبت علی شاہِ مردان حیدر

جو نسبت علی اور مردان حیدر رکھتے ہیں

مراد شہہ ذوالفقار ولایت

مراد شاہ ذوالفقار جو دنیا ولایت میں بحیثیت ذوالفقار ہیں

جاوید احمد بہ محبوب سرور

ان کی مراد جاوید احمد اللہ تعالیٰ کے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

بپا کان خاصان رب بارگاہ

پروردگار کی درگاہ کے پاس اور خاص الخاص بزرگوں کو

می آرم شفیع بمیدانِ محشر

قیامت کے میدان میں شفیع ہوں

کہ من عاصیم خاطیم پر گناہم

کہ میں عاصی جو کہ گناہوں سے پر ہوں یا اللہ

بخاصاں بہ بخشم و آلِ پیمبر

ان خاص لوگوں اور پیغمبر کی آل کے صدقے سے مجھے بخش دے

دعا مے کنم سلسلہ قادری را

میں سلسلہ قادریہ کے لیے دعا کرتا ہوں

کہ سرسبز شاداں شود تا بہ محشر

کہ یہ قیامت تک سرسبز رہے

صلوٰۃ دوامی بہ نورِ رسالت

اس نور رسالت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہ آں آل و اصحاب شوظل گشتر

ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ رحمت نازل ہو اور ہم پر ان کا سایہ رہے

الٰہی بپئے عبد جیلانی سرور

اے اللہ پیر عبد جیلانی کے صدقے سے

دل از نورِ عرفاں مرا کن منور

میرے دل کو معرفت سے منور کر دے

Marfat.com
Marfat.com

رحلت:

دنیا سے پردہ فرمانے سے چند روز پہلے قبلہ و کعبہ مولوی عطا محمد صاحب بیمار ہو گئے اور سانس لینے میں دشواری محسوس کرتے تھے۔ بیماری کے دوران تمام مریدین کو بذریعہ اطلاع دے دی گئی کہ آپ بیمار ہو گئے ہیں اور انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ اور اسی ایک فقرہ میں مریدین کو باطنی طور سے آگاہ کر دیا کہ دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ گیا ہے کیونکہ موت کے بعد کوئی بیماری نہیں رہتی بلکہ موت سے قبل سب بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اور حدیث پاک میں ہے کہ موت مومن کے لئے ایک تحفہ ہے۔ موت کے بعد ایک ایسی زندگی ملتی ہے جس میں مومن کے لئے کوئی غم یا فکر نہیں ہوتا۔ اور اولیاء اللہ کو تو موت سے پہلے یا بعد بھی کوئی غم یا فکر نہیں ہوتا۔ وصال محبوب کی خوشخبری ہوتی ہے جب وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے کسی کو بھی اپنے پاس کھڑے یا ٹھہرنے نہیں دیا۔ سب کو اپنے اپنے کام پر بھیج دیا اور جو اس وقت موجود تھے ان سے فرمایا کہ باہر چلے جائیں مجھے تنہائی چاہیے۔ آپ کا وصال مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۴ء بمطابق ۲۸ ذوالحج ۱۳۸۳ھ سوموار کی صبح سات بجے کے وقت ہوا۔ مریدین آپ کی نماز جنازہ کے لئے اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ اپنے پیرومرشد قبلہ و کعبہ محمد ذوالفقار خان صاحب رحمہ اللہ کی زبانی سنا کہ جب ملتان کے مریدین رائے ونڈ پہنچے تو آپ کی چارپائی کے قریب سے کسی نے آواز دی کہ ملتان کے مریدین آ گئے ہیں تو قبلہ و کعبہ سرکار مولوی عطاء محمد صاحب نے اپنی بند دائیں آنکھ کھول لی۔ جس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو ملتان کے مریدین سے والہانہ لگاؤ تھا۔ بہر حال قریب ہی بیٹھے کسی بزرگ نے جب دیکھا کہ آپ نے آنکھ کھول لی تو کان مبارک کے قریب چپکے سے عرض کیا کہ سرکار شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی تو آپ نے اپنی دائیں آنکھ بند کر لی۔ بہت زیادہ مخلوق ہونے کی وجہ سے آپ کی نماز جنازہ رائے ونڈ

Marfat.com
Marfat.com

کی سبز منڈی میں کھلی جگہ پر بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ جہاں تک نظر جاتی تھی مخلوق خدا کھڑی نظر آتی تھی۔ رجال الغیب بھی آپ کی نماز جنازہ میں شریک تھے۔ نماز جنازہ کے بعد آپ کو جہاں آپ کا مسجد غوثیہ کے ساتھ مزار مبارک ہے سپرد خدا کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی زوجہ محترمہ اماں جی سرکار اور تمام خلفاء و مریدین پر کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

ہدیۂ سلام

بارگاہ حضرت قبلہ پیرومرشد مولوی عطا محمد جیلانی قدس سرہ (رائے ونڈ شریف)

عطاء محمد میرے پیر پیراں
ہو صدقے میری جاں سلامٌ علیکم
ہوئے در پہ حاضر ہیں خادم تمامی
سلامی ہو ہر آں سلامٌ علیکم
چلے چھوڑ کر درد فرقت میں کیونکر
بحال پریشاں سلامٌ علیکم
ذرا اپنے شیدا پہ نظر کرم ہو
میرے شاہ خوباں سلامٌ علیکم
چمن قادری کے ہو تم پھول عنبر
گلستان جیلاں سلامٌ علیکم
کئی درد مندوں کی تاریکیوں میں
ہو تم ماہ تاباں سلامٌ علیکم

Marfat.com
Marfat.com

تیرے در کا ہے آسرا پایا ہم نے
میرے دل کے ارماں سلامٌ علیکم
ہے پرواز تو رفعت لامکانی
اے شہباز ولیاں سلامٌ علیکم
شراب وصالت کا دے جام سب کو
پئے خاص عاماں سلامٌ علیکم
ظہور ولائیت عجب تیرا دیکھا
شہ شان جیلاں سلامٌ علیکم
ہے صورت تیری مظہر غوث اعظم
اے پرتوئے جیلاں سلامٌ علیکم
تیرا گھر ہے گھر غوث اعظم وراء کا
اے فخر تاج ولیاں سلامٌ علیکم

تو بغداد کی مے کا ساقی ہوا ہے
اے ساقی دوراں سلامٌ علیکم
ہیں فیضان کے چشمے تیرے در سے جاری
اے ابر عرفاں سلامٌ علیکم
ذرا نظر رحمت کی شیدا پہ کرنا
ہے تیرا ثناء خواں سلامٌ علیکم

Marfat.com
Marfat.com

دعاگو۔ محمد عارف بزمِ جمیل غلامانِ شیر ربانی

منڈی رائیونڈ ضلع لاہور 03014854736

Marfat.com
Marfat.com

غلام شہ عبدالجیلانی عطاری

اے شہنشاہ جیلاں (میرے مرشد) آپکا غلام عطاری عقیدت کے ساتھ عرض کرتا ہے

بہ محفوظ گرداں ز آفات محشر

آپ نے غلام عطاری کو روز محشر کی سختیوں سے محفوظ رکھنا

مولوی عطا محمد صاحب جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سایہ قبلہ و کعبہ خلیفہ جناب محمد ذوالفقار خان صاحب جیلانی قادری آفریدی (مکۃ المکرمہ)

قبلہ و کعبہ جناب غلام زین العابدین صاحب جیلانی قادری (راولپنڈی)

قبلہ و کعبہ خلیفہ جناب میاں تاج الدین صاحب جیلانی قادری (وہاڑی)

Marfat.com
Marfat.com